بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ط (سورۃ یوسف۔108)

(اے محمدؐ) کہدو یہ میرا راستہ (طریقہ) ہے میں اور وہ شخص جو میرا تابع ہے (دونوں) اللہ کی طرف (اُس کے بندوں کو) بصیرت پر بلاتے ہیں

نقلیاتِ

حضرت بندگی میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ

مع ترجمہ و توضیحات از

فاضل العصر اسعد العلماء حضرت ابو سعید سید محمود صاحب تشریف اللہیؒ

باہتمام : مجلسِ نوجوانانِ مہدویہ قطبی گوڑہ حیدرآباد دکن سنہ 1329 ہجری

کتابت : فقیر الحقیر سراپا تقصیر سید سعید الحق شاہینؔ تشریف اللہی ابنِ حضرت علامہؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت درشانِ خاتم النبوت علیہ السلام

ایک مشہور کلام

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرْ

مِنْ وَجْهِکَ الْمُنِیْرُ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّهٗ

بَعْدَ اَزْ خُدَا بُزُرگ تُوئی قِصَّه مُخْتِصَرْ

نعت درشانِ خاتم الولایت علیہ السلام

یَا صَاحِبَ الْوِلَایَةِ یَا هَادِیَ الْبَشَرْ

اَزْ جَلْوَهٗ تُو جُمْلَهٗ جَهَاں گَشْتَهٗ جَلْوَه گَرْ

لَا یُدْرِکُ الْعُقُوْلُ کَمَا کَانَ وَصْفَهٗ

هَمْ پَائِهِ رَسُوْلْ تُوئی قِصَّه مُخْتِصَرْ

از

استادنا خان علامہ سعادۃ اللہ خاں صاحب مندوزی سابق پرنسپل دارالعلوم کالج حیدرآباد دکن

نوٹ :- یہ نعت فرہ مبارک علاقۂ خراساں میں روضۂ امامنا علیہ السلام کے قریب لکھی گئی جب کہ 1342ھ میں

مولانا نے بغرضِ زیارت سفر کیا تھا۔

نعت درشانِ خاتمین علیہماالسلام

از

علامۃ العصر مولانا محمدؐ سعادۃ اللہ خاں صاحب ہوشؔ کامل متکلم

یہ ایک ادبی شاہکار ہے اس انوکھے قصیدہ میں تمہیدی خطابیہ اشعار کے بعد جو صفت اختیار کی گئی اس کی داد حضرت حافظِ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی غزل میں دی ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے :-

دلبر جانانِ من برد دل و جانِ من ****** برد دل و جانِ من دلبر جانانِ من

نعتِ یزداں لقبِ شمہ نعائے تو * عیسیٰ مریم کسب بندۂ آلائے تو

فلسفہ بگزاشتہ فلسفیانِ زماں * زانچہ کہ ثابت کند دیدۂ بینائے تو

مظہرِ جودِ اتم ثانیِ خیرالامم * رفت بہ برجِ عدم نیرِ ہمتائے تو

منزلِ روح القدس درگہِ بالائے اُو * مہبطِ نورِ خدا روضہِ والائے تو

نور رخِ والضحیٰ نورِ جمالش اگر * صورتِ والشمس ہم صورتِ زیبائے تو

خاکِ کفِ پائے اُو سرمۂ چشمِ ملک * سرمۂ چشمِ ملک خاکِ کفِ پائے تو

موجۂ دریائے اُو معدنِ جود و عطا * معدنِ جود و عطا موجۂ دریائے تو

جلوۂ زیبائے اُو جلوۂ نورِ خدا * جلوۂ نورِ خدا جلوۂ زیبائے تو

از رخِ سیمائے اُو رازِ ہدایت چکد * رازِ ہدایت چکد از رخِ سیمائے تو

حسنِ خود آرائے اُو عشوۂ رمزِ ہدا * عشوۂ رمزِ ہدا حسنِ خود آرائے تو

نکتۂ ایمائے اُو صیقلِ روشن گراں * صیقلِ روشن گراں نکتۂ ایمائے تو

مستیٔ صہبائے اُو نورِ دماغِ خرد * نورِ دماغِ خرد مستیٔ صہبائے تو

گوہرِ رخشائے اُو نورِ زمین و زماں * نورِ زمین و زماں گوہرِ رخشائے تو

درگہِ والائے اُو سجدہ گہِ نوریاں * سجدہ گہِ نوریاں درگہِ والائے تو

نورِ سراپائے اُو رحمتِ عالم لقب * رحمتِ عالم لقب نورِ سراپائے تو

عالمِ پیدائے تو نقشۂ پنہانِ اُو * نقشۂ پنہانِ اُو عالمِ پیدائے تو

رمز تولاّئے اُو روضۂ خلدِ بریں * روضۂ خلدِ بریں رمز تولاّئے تو

نقشِ کفِ پائے اُو نقشہ کشِ ہست ہا * نقشہ کشِ ہست ہا نقشِ کفِ پائے تو

روئے دل آرائے اُو مصحفِ ایمانِ ما * مصحفِ ایمانِ ما روئے دل آرائے تو

ارزشِ کالائے اُو ہستیِ کون و مکاں * ہستیِ کون و مکاں ارزشِ کالائے تو

زلف سمن سائے اُو کاشفِ واللیل شد * کاشفِ واللیل شد زلف سمن سائے تو

در دلِ دریائے اُو کون و مکاں قطرۂ * کون و مکاں قطرۂ در دلِ دریائے تو

ہست کہ آں جائے تو ہست ہماں جائے اُو * ہست کہ آں جائے اُو ہست ہماں جائے تو

بندۂ شیدائے اُو ہوشؔ مدیح البیان * ہوشؔ مدیح البیان بندۂ شیدائے تو

****

یہ قصیدہ (35) سال قبل 1334 ہجری میں لکھاگیا ہے۔

تشکر

اس فقیر نے بے بضاعتی کے باوجود جو کچھ بھی خدمت اس کتاب کی تیاری میں انجام دی ہے وہ صرف توفیق و تائیدِ ایزدی سے ممکن ہو سکی۔

علامۃ العصر مولوی سید شہاب الدین صاحب اور خان علامہ مولوی محمد سعادۃ اللہ خاں صاحب کا ممنون ہوں کہ انھوں نے شروع سے آخر تک کتاب کے تمام مسودات دیکھنے کے لئے وقت دیا اور بعض مقامات پر گراں قدر مشوروں سے مستفید بھی فرمایا۔

مجلسِ نوجوانانِ مہدویہ کی جانب سے اشاعت کا جو انتظام ہوا اور جن صاحبین نے جس حیثیت سے بھی اس کام میں حصہ لیا ، دعا ہے کہ اُن سب کے اِس نیک اقدام کا صلہ " احسن المحسنین " عطا فرمائے۔آمین !۔اگر ایسی ہی سرگرمی جاری رہی تو اور بھی جلیل القدر کتابیں شائع ہو سکیں گی۔ فقط

فقیر ابو سعید سید محمود غفرلہٗ

قطعۂ تاریخ

از شاعر مقبول و مشہور جناب مولوی سید علی صاحب منظورؔ

سَارَ بِالتَّقْوٰی اِلٰی عَبْدِالرَّشِیْدؓ

فَازَ بِالْخَیْرَاتِ مَسْعُوْدُالرِّجَالْ

فَاسْئَلُوْہُ اَیْنَ رَایَاتُ الْھُدٰی

جَاءَ بِالدَّعْوَاتِ مَحْمُوْدُالْخِصَالْ

(1369 ہجری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارتسامات

علامۃ العصر مولانا مولوی سید شہاب الدین صاحب

ابنِ علامۃ الزماں مولانا مولوی سید نصرت صاحب مولفِ کحل الجواہر

حامداً و مصلیاً !

جناب اسعد العلماء مولوی ابو سعید سید محمود صاحب تشریف اللہی مہدوی کی " حسنِ سعی " سے " نقلیاتِ بندگی میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ مع ترجمہ و توضیحات " طبع ہوکر قوم کے روبرو پیش ہو رہی ہے۔

یہ " نقلیات " یعنی مجموعۂ روایات حضرت امامنا مہدی ءِ موعود علیہ السلام کے طبقہ صحابہؓ امام علیہ السلام کی تالیفات سے ہے جن کو بعد کے طبقات کی تالیفات پر کئی وجوہ سے فوقیت حاصل ہے کیونکہ صحابہؓ ہی کا وہ طبقہ ہے جنھوں نے بغیر کسی واسطہ کے خلیفۃ اللہؑ کے فرامین کو اپنے کانوں سے سنا اور حضرتؑ کے عمل کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

اس مجموعۂ روایات کو طبقہ صحابہؓ کی تالیفات سے ہونے کے علاوہ اس میں خالص روایات ہی نقل کئے جانے اور دوسرے مجموعہ ہائے روایات کا ماخذ ہونے کی خصوصیت بھی حاصل ہے۔

مولوی سید محمود صاحب نے اس کتاب کو زیادہ مفید صورت میں شائع کرنے کی کوشش کی ہے۔ متعدد نسخے فراہم کرکے تصحیح کی گئی اور اختلاف نسخ کو حواشی میں ظاہر کیا گیا ہے جو نہایت ضروری تھا۔

ترجمہِ مولف (حالاتِ مولف) کا مواد اِس قدر فراہم کیا ہے کہ اِس سے پہلے کسی ایک جگہ اس قدر مواد نہیں دیکھا گیا۔ عربی، فارسی الفاظ اور عبارتوں کو سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے جس سے اردو داں ناظرین کے لئے بڑی سہولت ہوگئی۔ آخر میں توضیحات کا عنوان قائم کرکے بعض روایتوں کے مطالب و معانی کی توضیح اور اُن کے "مالہٗ وما علیہٖ" سے بحث کی گئی ہے۔ اور بعض ضروری مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔

بعض علماءِ مہدویہ نے اس سے پہلے خاص خاص روایتوں کی شرح میں ایک ایک رسالہ لکھ ڈالا ہے۔ بعض نے کسی رسالہ کی شرح کے ضمن میں اس رسالہ میں جس قدر روایتیں درج تھیں شرح و بسط کے ساتھ اُن کی شرح و توضیح کی ہے لیکن کسی کتابِ نقلیات کی حامل المتن شرح نظر سے نہیں گذری عجب نہیں کہ ایسی شرحیں لکھی گئی ہوں اور وہ ہم تک نہ پہنچی ہوں۔ اس قیاس کی اس سے تائید ہوتی ہے کہ متقدمین کی بہت سی تالیفات ایسی ہیں جو اس وقت کم یاب و نایاب ہوگئیں ہیں۔ بہت سی ایسی ہیں جن کا نام اور نوعیت مباحث کا علم ہم کو نہیں ہے۔ خود موجودہ زمانہ کی کئی تالیفیں ایسی ہیں جن کے طبع ہونے تک اُن کا کسی کو علم نہیں تھا اور نہیں معلوم ابھی کتنی غیر مطبوعہ تالیفات وتصنیفات ہیں جو ہماری نظروں سے نہیں گذری ہیں بلکہ عام طور پر ان کا علم تک نہیں ہے۔

یہ توضیحات بھی گویا شرحِ روایات ہیں اگرچہ حامل المتن شرح نہیں لیکن اس ضمن میں اتنی روایتوں کے مطالب و معانی کی توضیح ہوئی ہے جس کو شرحِ نقلیات کا ایک حصہ ضرور کہا جا سکتا ہے۔ اور مولوی صاحبِ موصوف نے بھی دیباچہ میں لکھا ہے کہ محض انتظامِ طباعت کی دشواریوں کی وجہ سے پوری شرحِ نقلیات نہیں لکھی گئی۔

کتبِ احادیث یا دوسرے علوم و فنون کی کتابوں کی جن علماء نے شرحیں لکھی ہیں وہ اپنے اپنے انداز میں شرح

کرتے آئے ہیں۔کسی نے احادیث کے سلسلہِ روایات سے زیادہ بحث کی ہے کسی نے احادیث کے الفاظ عبارتوں کی لغوی تحقیق کی زیادہ کوشش کی ہے۔کسی نے احادیث سے مستخرجہ مسائل کی تفصیلات کی طرف زیادہ توجہ دی ہے۔ دوسرے علوم و فنون کی کتابوں کی شرح کی بھی یہی حالت ہے کہ شارحین نے جن مباحث کو ضروری سمجھا انھیں کی تحقیق و وضاحت کی ہے۔

اِن توضیحاتِ نقلیات کی بھی یہی نوعیت ہے جن مسائل یا مباحث کو ضروری سمجھاگیا انہی کی توضیح کی گئی ہے کسی کو اس پر رد و قدح کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تمام ذی علم قومی اصحاب کے لئے نقلیاتِ مبارک کی اِسی قسم کی شرح یا توضیحات کا میدان کھلا ہوا ہے وہ جن اُمور کی تشریح کی ضرورت خیال کریں خود اُن کی تکمیل کرسکتے ہیں۔

توضیحاتِ نقلیات کے ضمن میں ذاتی تحقیقات کے علاوہ دوسرے علماء کی تحقیقات سے بے دریغ استفادہ کیا گیا اور اُن کے اقتباسات درج کئے گئے جو علمی و مذہبی تحقیقات کی بے لوث تبلیغی صورت ہے۔ علماء کی عادت رہی ہے کہ ایک دوسرے کی تحقیقات کو کبھی نقلِ کلام اور کبھی اقتباس و تضمین کے طور پر اخذ کیا کرتے ہیں۔ اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ ان تحقیقات کی اور نشر واشاعت ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو ان علماء کی وہ اصل کتابیں نہ ملی ہوں جنھیں پہلی مرتبہ یہ تحقیقات پیش ہوئی تھیں تو اُن اقتباسات ہی سے اُن کو یہ معلومات حاصل ہوسکتی ہیں۔
اس کتاب کی اشاعت میں جو مالی مشکلات پیش آئیں اُن کو معتمد صاحب شعبۂ نشر و اشاعت نوجوانانِ مہدویہ نے بحیثیتِ ناشر ذکر کیا ہے جو قوم کے علم دوست اصحاب کے لئے نہایت درجہ قابلِ توجہ ہیں اس وقت تک اشاعتِ کتب کا کام فرادیٰ فرادیٰ یا بے اُصولی انجام پارہاہے جو لوگ ہمت کرکے کسی کتاب کی اشاعت کا کام شروع کرتے ہیں تو سب بار انہیں پر پڑ جاتا ہے اور وہ دوبارہ اور کوئی کام انجام دینے کے قابل نہیں رہتے۔

قوم کے لئے اشاعتِ کتب کا مستقل انتظام من حیث القوم قومی ضروریات میں داخل ہے۔ایسا نظام نہ ہونے سے اشاعت کا کام حسبِ ضرورت جاری نہیں رہ سکتا۔علمائے قوم کی ایسی مفید تالیفات و تصنیفات جن کی تدوین میں ان علماء نے اپنی عمریں صرف کرکے اُن علمی جواہر پاروں کو فراہم کیا ہے سالہا سال گذرنے کے باوجود بھی طبع نہیں ہوئی ہیں اور ان علمی خزانوں کے تلف ہوجانے کا اندیشہ لگا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ قومی اصحاب کو اس طرف فوری توجہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ فقط

سید شہاب الدین غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارتسامات

علامۃ العصر جناب مولوی محمد سعادۃ اللہ خاں صاحب ہوشؔ

کامل متکلم سابق پرنسپل کلیہ دارالعلوم حیدرآباد دکن

بندگی میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے صحابیؓ ہیں آں جناب کی نقلیات چار صدی سے زاید عرصہ ہوا فقرائے کرام ، مشائخینِ عظام رحمہم اللہ اجمعین کے کتب خانوں میں رہیں جن کو یکے بعد دیگرے نقل فرماتے رہے لیکن کسی عامۃ الناس کو ان سے مستفید ہونے کا موقع نہیں ملا۔ یہ نقلیات اس حیثیت سے کہ ایک صحابیِ مہدیؑ کی مرویات ہیں۔ گروہِ مہدویہ میں ان کی بڑی اہمیت ہے۔ روایات کا اتنا ذخیرہ کسی اور صحابیِ میراں علیہ السلام سے منقول اور کتاب کی شکل میں مجتمع نہیں ہے۔ انصاف نامہ مولفہ میاں ولی جی رحمۃ اللہ علیہ بھی کثیر روایات کا حامل ہے۔ میاں ولی جی رحمۃ اللہ علیہ "تابعی" ہیں۔ اصحابِ میراں علیہ السلام سے جو سنا لکھا لیکن اس میں روایات کے علاوہ خود اُن کی تشریحات و تحریرات بھی بعض جگہ پائی جاتی ہیں۔ "نقلیاتِ میاں عبدالرشیدؓ" میں روایات ہی روایات ہیں۔ ان میں سے بعض نقلیات "انصاف نامہ" کا ماخذ بھی ہیں۔ اس طرح ان کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ مابعد کے بزرگوں نے جو بھی تالیف منقولاتِ میراں علیہ السلام سے متعلق

فرمائی ہے اس کا ماخذ اکثر و بیشتر یہی نقلیات ہیں ۔ اس حیثیت سے کہ ایک صحابیؓ نے اپنے مسموعات کو جمع فرمایا ہے ان کی صحت و سند بلند مرتبہ رکھتی ہے ۔

حضرت مہدی من اللہ ہادی الی اللہ مصداقِ " حتیٰ اتا تھیم البینۃ رسول من اللہ یتلو صحفا مطھرۃ فیھا کتب قیمۃً علیہ الف صلوات " جن کی تعلیم شریعت کے جادۂ اعتدال پر لانا اور مخلوق کو خالق کی طرف لے جانا اور وہ نسخے بتانا جو "فیہ شفاء الناس و رحمتہ العالمین" کا مظہر ہوں ، پورے رعب جلالِ باطنی و حسنِ کمالِ صوری کے ساتھ 847ھ میں رونق افروز ہوکر اپنے جمالِ جہاں آرا سے عالمِ قلوب عاشقین ، کاملین کو منور کیا۔ اور 887ھ سے لے کر 910ھ تک " بمصداق و ما علینا الا البلاغ المبین " (23) سال ہجرت میں رہ کر پیامِ حق پہنچایا۔ اس ہادیٔ برحق کے بتائے ہوئے نسخے اگر کسی کتاب میں ملتے ہوں تو وہ کتنی گراں بہا اور کس قدر عظیم الشان ہوسکتی ہے ۔

نقلیاتِ بندگی میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ میں ناظرین اُن ہدایاتِ عالیہ کو پائیں گے جو " قد افلح من زکاھا " کی بلندیوں پر پہنچاتی ہیں اور ان ارشاداتِ بالغہ کو دیکھیں گے جو " الالیعبدون" کے منتہائے کمال کا جلوہ دکھلاتی ہیں اور "مازاغ البصر و ما طغیٰ" کے مفہومِ حقیقی کے شاہدِ جمال سے ملاتی ہیں ۔

یہ اہم کتاب فارسی زبان میں ہے اس سے مستفید کرنے کے لئے ہندوستانی اردو زبان میں اس کا ترجمہ ضروری تھا کیونکہ ہندوستانی اردو زبان اس وقت ہندوستان کے ہرگوشہ میں بولی جاتی ہے ۔ خصوصاً گروہ مہدویہ کے کثیر افراد جو ہندوستان میں آباد ہیں ہندوستانی اردو بولتے ہیں ۔

یہ کام آسان نہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت اسعد العلماء مولوی ابو سعید سید محمود صاحب تشریف اللہی کے عزمِ قوی کے

ہاتھوں سے جو عالمِ باعمل فاضلِ اجل پیرِ طریقت دانائے شریعت ہونے کے علاوہ اچھے انشاء پرداز بھی ہیں اس اہم کام کی تکمیل کرائی۔ ترجمہ صاف اور سلیس زبان میں کیا گیا ہے اس سے تمام اردو خواں مستفید ہوسکتے ہیں۔ تحریر میں روانی، زبان کا مذاق اور ایک خاص قسم کی جاذبیت ہے۔ ترجمہ کے ساتھ ساتھ فاضل مترجم نے ایک بیش بہا علمی خدمت جو انجام دی وہ حصہ" توضیحات" ہے جس میں ارشاداتِ ہمایونی میراں علیہ السلام کی شرح عارفانہ اور عالمانہ طریقہ سے بسط و تفصیل کے ساتھ کی ہے۔ طرزِ تحریر و تفہیم سنجیدہ اور متین ہے حصہ" توضیحات" کے مباحث طالبِ منزل کے لئے روشن مینار، تشنہ کام کے لئے آبِ سرود شریں اور بھوکے کے لئے غذائے لطیف ہیں۔

ایک ہی باب کے تحت جتنی نقول آسکتی تھیں اُن کی فہرست مرتب کرنا بھی ضروری تھا۔ فاضل مترجم نے ایک ایسی فہرست بھی مرتب فرمائی ہے کہ اس پر سے ناظرین، ایک عنوان والی تمام نقول کو بیک وقت دیکھ سکتے ہیں۔

ایسی "گراں مایہ" کتاب کی اشاعت "مع ترجمہ و توضیحات" اِس گرانی کے دور میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جن اصحاب نے اس کی اشاعت کے مصارف میں حصہ لیا وہ اجر کے مستحق ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد اللہ رب العالمین

احقر العباد

محمد سعادۃ اللہ خاں مندوزی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ قَائِمٌ بِذَاتِہٖ لِکُلِّ شَیْءٍ مِّنْہُ الْوُجُوْدُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَدُوْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَاتُ عَلٰی اَفْضَلِ الْاَنَامِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی خَاتِمِ اَنْبِیَائِہٖ وَعَلٰی خَاتِمِ وِلَایَتِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ خَلِیْفَۃُ الرَّحْمٰنِ سَمِیُّ النَّبِیِّ الْمَوْعُوْدُ مُجِیْہُ فِیْ آخِرِالزَّمَانِ وَعَلٰی آلِھِمَا وَاَصْحَابِھِمَا اَجْمَعِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ الصَّالِحِیْنَ ھُمْ اَصْحَابُ الْیَقِیْنِ الَّذِیْنَ صَعِدُوْا ذَرْوَۃَ الدِّیْنِ *** آمین

ترجمہ :- (حقیقی اور کامل) تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو اپنی ہی ذات سے آپ قائم ہے۔ ہر چیز کا وجود اُسی سے ہے ، وہ کہ جو " حیُ " ہمیشہ ، ہمیشہ کے لئے زندہ ہے ، جو قیوم ۔ ساری کائنات کو جب تک چاہے قائم رکھنے والا ہے ، اور جو " ودود" ۔ محبت فرمانے والا ہے ۔ صَلٰوت (درود ہوں) اور تحیات (بہت سارے سلام ہوں) مخلوق کے افضل محمد مصطفٰےؐ پر جو اللہ کے سارے انبیاء کے خاتم ہوئے ۔ نیز اُن ہی کی ولایت کے خاتم پر کہ جو اپنے رب کی طرف سے بینہ (روشن دلیل) لے کر آئے ، جو اللہ کے خلیفہ اور نبیؐ کے ہم نام تھے کہ جن کے آخر زمانے

میں آنے کا وعدہ فرمایا گیا تھا ، اور آپ دونوں کی آل اور اصحاب پر بھی جو سب کے سب راشدین اور صالحین تھے ۔ جو اصحابِ یقین تھے اور جو دین کی بلندی پر فائز تھے ۔ *** آمین

فقیر حقیر ابو سعید سید محمود تشریف اللہی ابنِ پیر و مرشد حضرت فقیر سید عبدالحی عرف حافظ میاں صاحب نوراللہ مضجعہ عرض پرداز ہے کہ مجموعہ مسمٰی بہ " نقلیاتِ حضرت بندگی میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ " جو ایک مستند و مشہور و قدیم کتاب ہے قومی افادیت و مذہبی اشاعت کی غرض سے مع ترجمہ و توضیحاتِ ضروریہ شائع کیا جا رہا ہے ۔ متقدمینِ مہدویہ نے جس بے سروسامانی میں جو کچھ کتابی سرمایہ ، جماعت کے ہاتھ میں دیا بہت غنیمت ہے کیونکہ وہ ترکِ دنیا ، توکل ، ہجرت وغیرہ مذہبی احکام کے شدت سے پابند تھے ۔ " اَشَدُّ حَباً للّٰہ " کی شان اُن کے اعمال و اشغال میں جلوہ گر تھی ۔ اس پر حکومتوں اور مخالف علماء کی شدید بے رحمیاں بھی شاملِ حال رہی ہیں ۔ ان نا مساعد حالات میں تصنیف کوئی آسان کام نہ تھا ۔

بعد میں فقرائے کرام کے دائرے مختلف مقامات پر پھیلتے گئے ۔ مواصلات کی جو مشکلات تھیں محتاجِ بیان نہیں آج کی جیسی سہولتیں اُس زمانہ میں نہ تھیں ۔ ایک دوسرے سے جدا ہوکر کسی دور دراز مقام پر جانے کے بعد پھر ملنا بہت مشکل تھا ۔ اس لئے جتنی کتابیں ممکن ہوسکیں نقل کرکے ساتھ لیتے گئے ۔ اس طرح نقل در نقل ہوتے ہوتے کتابت کی غلطیاں بھی اکثر کتابوں میں رہ گئیں اور امتدادِ زمانہ کی وجہ قلمی کتابوں میں ایسے نقایص پیدا ہونا تعجب کی بات نہیں ۔

ابتدائی زمانہ میں دائرہ بندیاں تھیں جو حال تک رہی ہیں ۔ بلکہ بعض مقامات میں اب بھی باقی ہیں ۔ فقراء و کاسبین کے لئے حدودِ دائرہ (احکام) مقرر تھے جن کی پابندی ذوق و شوق اور کمالِ محبت سے کی جاتی تھی ۔ روزانہ

بیانِ قرآن ہوا کرتا تھا جس کی وجہ مرد ، عورت ، امی ، عالم ، سب کے سب مذہبی معلومات سے پورے واقف رہتے تھے ۔ اس لئے عوام کو کتابوں کی چنداں ضرورت نہ تھی ۔ فیضِ محبت اور عملِ با اخلاص سے اُن کا علم تازہ رہا کرتا تھا ۔ امی ہو یا عالم ، ہر فرد ہدایت کا ستارہ بن جاتا تھا ۔

موجودہ زمانہ میں بہرجہت انحطاط طاری ہے ۔ وہ دائرہ بندیاں نہیں رہیں ۔ فیضِ محبت سے استفادہ کے موقع نہایت محدود ہوگئے جس کی وجہ معلومات میں کمی ہوتے ہوتے زیادہ تر صرف اعتقاد کی حد تک مہدویت نظر آنے لگی ۔ وہ خصوصیت وہ شہرت باقی نہ رہی ۔ اس لئے متقدمین کا کتابی سرمایہ اُصولِ تصحیح کے تحت مزین کرکے قوم کے ہاتھ میں دینے کی شدید ضرورت ہوئی ۔ مخفی مباد کہ یہ محض معلوماتِ عامہ کے لئے ہے لیکن فیضِ محبت جو فرض ہے کوئی مومن اس سے بے نیاز نہیں ہوسکتا ۔

ہم نے یہاں جس کام کا تذکرہ کیا ہے آسان نہیں ۔ اس کتاب کے جتنے نسخے مل سکتے ہوں مشائخینِ کرام سے فراہم کرنا اور اصولِ تصحیح کے تحت کتاب تیار کرنا بجائے خود ایک اہم کام ہے جس میں تقلیدی طریقِ کار پر عمل پیرا ہونے اور تصرفی روش سے بچنے ، اختلافِ نسخ کو محفوظ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ ورنہ جو خرابیاں اور استدلال میں جو مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں اہلِ علم پر مخفی نہیں ۔

اگرچہ " نقل " کا لفظ حدیث سے امتیاز کے طور پر استعمال ہوتا ہے ۔ لیکن فرامینِ حضرت امامنا مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو ، کلامِ معصوم ہونے کی وجہ ، ازروئے اُصول و عقائد ، احادیثِ حضرت رسولِ اکرم ﷺ کی طرح واجب التعمیل اور مرجع براجتہادِ مجتہدین تسلیم کیا جاتا ہے ۔ کیوں کہ مجتہد معصوم نہیں ہوتا ۔ اس لئے نقلیاتِ مبارکہ پر مشتمل کتاب کی اہمیت و خصوصیت بہت زیادہ ہوتی ہے ۔

سببِ انتخاب و فراہمیِ کتاب :- ایسی ایک کتاب کی تیاری کا خیال عرصۂ دراز سے تھا۔ اس خیال کی بنیاد کا تاریخی واقعہ یہ ہے کہ 1347ھ میں جب کہ مقلدینِ مہدویہ کی جماعت بندی ہوئی تھی اتفاق و اتحاد اور مذہبی جذبہ سب میں موجزن تھا۔ اس وقت کو غنیمت جان کر استاذی جناب مولانا سید نجم الدین صاحب المعیَ مرحوم اہلِ کالاڈیرہ محلہ چنچلگوڑہ نے قوم کی اہم ضرورت کی تکمیل کا ارادہ کرلیا اور " انصاف نامہ " مولفہ حضرت بند گی میاں ولی جی رحمتہ اللہ علیہ کی تصحیح کا آغاز کردیا۔ متعدد مقامات سے زیادہ تعداد میں نسخے فراہم کئے گئے چونکہ عرصۂ دراز سے علیل تھے چند صفحات کا کام ہونے پایا تھا کہ علالت بڑھ گئی۔ آخر انتقال ہوگیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد جماعت

کے ممتاز اراکین کا خیال ہوا کہ اس کام کو مکمل کرلیا جائے۔ اس کے لئے برادرم جناب سید ابراہیم صاحب مرحوم محاسب رزیڈنسی کے مکان موقعہ ملک پیٹ جدید کا انتخاب کیا گیا۔ روزانہ سویرے منتخبہ افراد مثلاً جناب فقیر یعقوب میاں صاحب مرحوم اہلِ اکیلی، جناب فقیر امیر میاں صاحب مرحوم اہلِ اکیلی ، جناب فقیر سید اسمٰعیل صاحب اہلِ ہستیڑہ، جناب فقیر اشرف میاں صاحب اہلِ دائرہ نو، برادرم جناب فقیر ابجی میاں صاحب مرحوم اہلِ مسجدِ پکنٹہ، جناب سید جلال صاحب وجدیَ مہتمم رسالہ " المہدی" جناب سید اسحاق صاحب مرحوم اہلِ ہمناآباد جمع ہوجاتے ، "انصاف نامہ" کے نسخے سب پر تقسیم کردیئے جاتے تھے۔ متن سازی کا کام احقر کے سپرد تھا۔ ایک ایک فقرہ کا سب نسخوں سے مقابلہ کیا جاتا اور مشورہ کے بعد متن سازی کی جاتی۔ اختلافاتِ نسخہ حاشیہ میں مع حوالہ درج کر دیئے جاتے۔ تخمیناً چھ ماہ بلاناغہ کام جاری رہا۔ پانچواں باب قریب التکمیل تھا کہ ایسے ناموافق اسباب پیش آگئے جن کی وجہ سے کام جاری نہ رہ سکا۔ اس عرصہ میں نسخوں کی واپسی کا مطالبہ بھی شروع ہوگیا۔ سنا جاتا ہے

کہ جناب سید ابراہیم صاحب نے نسخے واپس بھی کردیئے۔ اور مصحہ متن کا حصہ احقر کے پھوپھی زاد بھائی جناب سید حسین صاحب تشریف اللہی وکیل ہائیکورٹ کے پاس محفوظ تھا کیونکہ وہ جماعتِ مقلدین کے معتمد تھے۔ بتاریخ 1364ھ اُن کا انتقال ہوجانے کے بعد وہ نسخہ احقر کے پاس آچکا ہے۔۔ متعدد نسخوں کے مطالعہ سے اختلافِ نسخ کے دلچسپ معلومات ہوئے۔ تفصیل کا یہ محل نہیں۔۔۔۔۔۔ چند سال بعد چن پٹن جانا ہوا وہاں احقر کے چچا جناب سید روشن صاحب تشریف اللہی نے ایک مجموعہ مطالعہ کے لئے دیا جس میں "نقلیاتِ حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؒ" بھی تھی۔ دیکھ کر دل کو مسرت ہوئی کیونکہ اس کتاب میں ایسی خصوصیات پائی گئیں جن کی وجہ انصاف نامہ کا کام نامکمل رہ جانے کی خلش دور ہوتی نظر آئی۔ یہ نسخہ صاحبِ موصوف کے خسر جناب فقیر اشرف میاں صاحب متولی جامع مسجد چن پٹن کے کتب خانہ کا تھا۔ میں نے چچا صاحب کی اجازت سے ساتھ رکھ لیا۔ اس کے سوائے کوئی اور نسخہ وہاں فراہم نہ ہوسکا۔

ایک موقع پر علامتہ العصر فقیر سید شہاب الدین صاحب سے احقر نے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے مولفِ کتاب کا صحابی ہونا بیان کیا اور استخراجِ احکام و مسائل کے لحاظ سے اس کتاب کی بہت اہمیت ظاہر کی۔ حیدرآباد میں بڑی جستجو سے تین نسخے حاصل ہوئے ایک جناب فقیر امیر میاں صاحب اہلِ اکیلی سے دوسرا جناب فقیر سید عبدالحئ عرف شاہ صاحب میاں صاحب اہلِ بسیط پورہ (کاچی گوڑہ) سے یہ نسخہ اُن کے مرشد حضرت فقیر غازی میاں صاحب مرحوم کے کتب خانہ کا ہے تیسرا نسخہ جناب فقیر باچھو میاں صاحب اہلِ مصدق آباد (اپل گوڑہ) سے حاصل ہوا۔ ان چاروں نسخوں پر سے ہم نے کام شروع کردیا۔ مقابلہ یعنی قراءت وسماعت کے ابتدائی کام میں جناب سید جلال صاحب وجدیَ اہلِ دائرہ نو نے چند دن مدد دی اور احقر کے خالہ زاد بھائی جناب فقیر سید محمد عرف ابجی میاں صاحب اہلِ مسجدِ پختہ مرحوم کو اس کا علم ہوا تو انھوں نے ایک اور نسخہ دکھایا۔ یہ جناب فقیر سید دلاور صاحب

ساکن بیگم بازار کا نقل کردہ تھا۔ برادرِ موصوف بہ ذاتِ خود اس نسخہ کے کام میں آخر تک شریک رہے اور اس نسخہ کا کام جلد مکمل کرکے واپس لے گئے۔ اس طرح جملہ پانچ نسخے فراہم ہوئے۔

جناب فقیر امیر میاں صاحب اور جناب فقیر شاہ صاحب میاں صاحب کے نسخے جب واپس ہوئے تو ہماری دی ہوئی رسایدبھی اُن حضرات نے واپس فرمادیں۔ اور جناب فقیر باچھو میاں صاحب کا نسخہ بہت عرصہ تک زیرِ نظر رہا۔ اس کے بعد واپس کردیا گیا۔۔ اور نظرِ ثانی کے وقت جب کہ اس نسخہ کی دوبارہ ضرورت پیش آئی تو صاحب موصوف کے مرید جناب عبدالقادر صاحب وظیفہ یاب سرکل انسپکٹر کوتوالی اضلاع ساکن قطبی گوڑہ کے توسط سے حاصل ہوئی اور انھیں کے ذریعہ واپس بھی ہوئی۔ اور نظرِ ثانی کے اس کام میں صاحبِ مذکور نے بھی صرف اس نسخہ کی حد تک قراءت وسماعت میں بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔۔ اس کے علاوہ توضیحات کے کام میں بعض کتابوں کی ضرورت پیش آئی تو برادرم جناب فقیر سید محمد صاحب اہلِ مسجدِ پختہ اور جناب فقیر شاہ صاحب میاں صاحب اہلِ بسیط پورہ اور جناب فقیر امیر میاں صاحب اہلِ اکیلی اور جناب فقیر سید حیدر صاحب اہلِ چن پٹن ، جناب مولوی فقیر سید محمود صاحب سکندرآبادی اور جناب مولانا فقیر سید شہاب الدین صاحب نے حسبِ ضرورت مطلوبہ کتب دینے سے دریغ نہیں کیا۔ ہم ان حضرات کے ممنون ہیں۔

ایک قابلِ ذکر واقعہ یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ کلمنوری تعلقہ پر بھٹی جانا ہوا۔ وہاں احقر کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر سید یوسف سلمہٗ یم-بی-بی-یس برسرِ خدمت تھے۔ اُن کا مزاج خراب ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ ریل میں مطالعہ کے لئے جناب فقیر باچھو میاں صاحب کے پاس کا نسخہ ہاتھ میں تھا۔ نانديڑ اسٹیشن پر نو (9) تعلقوں کے مسافرین اترتے اور سوار ہوتے ہیں۔ اس لئے بہت ہجوم رہا کرتا ہے۔ ریل سے اتر جانے اور ریل گزر جانے کے بعد یاد آیا کہ کتاب ریل میں چھوٹ گئی۔ قلب و دماغ پر سخت صدمہ ہوا۔۔۔۔ کیونکہ برادری سے مستعار

لی ہوئی کتاب تھی۔ نسخہ قدیم تھا، عبارت درست کرنے میں اس سے بہت زیادہ مدد مل رہی تھی۔۔۔۔ریلوے کے جس ملازم سے تذکرہ کیا جاتا مایوس کن جواب ملتا رہا۔اسٹیشن ماسٹر سے پریشانی کا اظہار اور بہت اصرار کیا۔ انھوں نے " پورنا" اسٹیشن پر ٹیلیفون کیا دو گھنٹے بعد جواب آیا کہ کتاب نہیں ملی۔ بے حد اضطراب ہوا ، ریلوے ماسٹر نے قیمت دریافت کی میں نے کہا لاقیمت ہے وہ ہماری مذہبی کتاب ہے۔ ہمارے لئے نہایت اہم ہے۔ دوسرے کواس سے دلچسپی کا کوئی ایسا تعلق نہیں ہوسکتا۔ اس وقت میرے پاس جتنے روپئے موجود تھے اُن میں سے ناندیڑ تا کلمنوری چالیس میل کے کرایہ موٹر کے سوائے سب میں نے ماسٹر کے حوالے کردیئے۔ اس وقت انھوں نے سرکاری کام چھوڑکر ریل کے وقت کے لحاظ سے آگے کے اسٹیشن پر پوری نشاندہی کے ساتھ تفصیلی تار دیا۔ اور۔۔۔

مجھ سے کہا۔ "کتاب مل جائے تو دوسرے دن کی ریل سے یہاں آجائے گی"۔

اللہ تعالٰی سے اس وقت جو قلبی تعلق قائم ہوا تھا ناقابلِ بیان ہے۔ اور حضرت شاہِ یعقوب حسنِ ولایتؓ کی طرف جن کا مزار مقدس دولت آباد میں ہے متوجہ ہوکر عرض کیا گیا کہ آپ کے جدِ امجد حضرت مہدی ءِ موعود علیہ السلام کے فرامینِ مبارک کی کتاب آپ ہی کے راستہ میں ہے وہ بحفاظت واپس ہاجانا چاہیئے۔!!میں نے کلمنوری کا سفر ملتوی کردیا۔ حالانکہ بھائی کی کیفیت بھی ضرور قابلِ لحاظ تھی۔ غرض دوسرے دن ریل تو آئی لیکن کتاب نہ آئی۔ ماسٹر نے کہا ، جہاں جانا ہے جایئے ، کتاب آجائے تو واپسی میں مل ہی جائے گی۔ بھائی کے چچا خسر جناب سید محمود صاحب مرحوم سابق مہتمم آبکاری اہلِ کالا ڈیرہ اُن دنوں وہیں بر سرِخدمت تھے۔ اُن کو خبر رکھنے کے لئے اطلاع دے کر کلمنوری چلاگیا۔ بھائی روبصحت تھے۔ دوسرے دن واپس ہوگیا۔ اسٹیشن پر آیا تو ماسٹرنے خوشخبری سنائی کہ کتاب آچکی

ہے ، اخراجات جو عاید ہوئے ادا کرنے کے بعد کتاب ہاتھ میں آئی۔ دیکھا تو کتاب پیکنگ کی ہوئی ہے اور اورنگ آباد اسٹیشن ریلوے پولیس کی مہر لاک سے لگائی ہوئی ہے۔!!!

ناظرین جانتے ہیں کہ ناندیڑ تا اورنگ آباد آٹھ گھنٹے سے زیادہ مسافت ہے درمیان میں بڑے بڑے اسٹیشن ہیں ۔ جہاں سے بہت زیادہ لوگ اترتے اور سوار ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود ریل کی سیٹ پر علانیہ رکھی ہوئی کتاب کا بحفاظت واپس آنا معمولی واقعہ نہیں۔بے شک حضرت بندگی میاں شاہِ یعقوب حسنِ ولایتؓ کی روحِ پر فتوح ہی کا طفیل تھا جو مستجاب الدعوٰت کی بارگاہِ بے نیاز سے اس فقیر کی التجا کو شرفِ قبولیت حاصل ہوا۔

نوعیتِ کتاب :- غرض پانچ نسخے جو فراہم ہوئے اُن کا باہم مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کتاب کی ارتقائی تین منزلیں ہیں۔ ایک منزل تو وہ ہے جو جناب فقیر امیر میاں صاحب اہلِ اکیلی اور جناب فقیر سید دلاور صاحب ساکنِ بیگم بازار کے نسخے میں پائی جاتی ہے۔ یہ دونوں نسخے ایک سو تہتر (173) روایات پر ختم ہوگئے ہیں۔ صحت و سہو میں یہ دونوں بہت زیادہ متحد اور حال کے نقل شدہ ہیں ۔ ممکن ہے کہ یہ ایک دوسرے کی نقل ہو۔۔۔ دوسری منزل وہ ہے جو جناب سید اشرف صاحب اہلِ چن پٹن اور جناب فقیر غازی میاں صاحب اہلِ بسیط پورہ کے نسخوں میں موجود ہے۔ ان دونوں میں پہلا نسخہ (173) کے سوائے مزید (84) روایات پر مشتمل ہے اور دوسرے نسخہ میں درمیان کی روایات بعض مقامات پر چھوٹ گئی ہیں۔ یہ سہوِ کاتب کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ تتمہ تک یہ دونوں نسخے ایک ہی نوعیت رکھتے ہیں۔ان دونوں میں مقامی دوری تو ظاہر ہے ۔ ان کی قدامت بھی اُن کے کاغذ کی کیفیت سے معلوم ہوسکتی ہے ۔ سنہِ کتابت درج نہیں ہے ورنہ زمانی فرق معلوم ہو جاتا۔ بہرحال یہ دونوں نسخے حال کے نہیں ہیں۔۔تیسری منزل کے نسخے میں پہلی منزل کی (173) روایات اور دوسری

منزل کی مزید (84) روایات کے علاوہ مزید (45) روایات درج ہیں۔اور اس نسخہ سے روایات کی عبارت درست کرنے میں بہت مدد ملی ہے۔اور بعض ناتمام روایات مکمل ہوئی ہیں۔اس نسخہ کے آخر میں، نامِ کاتب و سنہ و مقامِ کتابت ان الفاظ میں درج ہے۔

" تمت الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب بیدہ الفقیر معیوب کثیرآثم کبیر ملاء تقاصیر اشرف عرف شہصاحب جی میاں ولد میاں سید محمد عرف مکہ میاں صاحب مرحوم بصدقہ خواہاں غازی و اسحاق (یہاں ایک لفظ مسخ ہوگیا ہے)سید عبد الطیف بن تشریف اللہ صاحب قدس سرہٗالعزیز در مقلدانِ بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ بجین تین نماز پیشِ بیم السبت فی شہر ربیع الاول سنہ 1216(یہاں ایک لفظ مسخ ہوگیا ہے) دربلدہ کڑپہ تحریر شد۔"

بہرحال موخرالذکر تینوں نسخے چند روایات کی کمی بیشی کے ساتھ ہمرنگ ہیں۔ اور ابتداء انتہا میں متحد ہیں۔ حاصل یہ کہ ہم نے پانچوں کا مکمل مواد فراہم کردینے کی کوشش کی ہے۔جن نسخوں کی عبارت ہمارے متن میں نہیں لی گئی اس کو حاشیہ میں مع حوالۂ نسخ درج کر دیا ہے اور یہ اُصولِ تصحیح کے لحاظ سے ضروری بھی تھا تاکہ علماء کو اختلافِ نسخ سے استدلال میں مدد مل سکے ۔کیوں کہ جن نسخوں کی جن عبارتوں کو ہم نے اپنی دانست کے لحاظ سے درجِ حاشیہ کیا ہے ممکن ہے کہ کسی اور کی دانست میں وہی قابلِ استدلال ثابت ہوں۔اس لئے اعانت کا اقتضاء یہی تھا کہ زیرِ نظر نسخوں کے اختلافات کو بھی ناظرین کے لئے محفوظ کر دیا جائے۔اس سے ہر خاندان کے نسخہ کی نوعیت معلوم ہوسکتی ہے اور ناظرین کو اس امر کا اندازہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم نے متن درست کرنے میں کس حدتک احتیاط برتی ہے۔اور اختلافِ نسخ میں سے کس معیار کی عبارت کو متن کے لئے منتخب کیا ہے۔ ہم یہ دعویٰ تو نہیں کرسکتے کہ جن عبارتوں کو ہم نے متن کے لئے ترجیح دی ہے اور جن کو حاشیہ میں درج کردیا ہے اس

کام میں ہم سے غلطی نہیں ہوئی ۔ بہت ممکن ہے کہ اہلِ علم و نظر ہماری غلطیوں کو محسوس کریں ۔ اگر علمائے مخلصین ایسی غلطیوں سے ہم کو آگاہ کریں تو ہم اُن کے ممنون ہوں گے ۔ تاہم ایسی غلطیوں سے اہلِ علم کے کام میں رکاوٹ پیش نہیں آسکتی کیونکہ وہ چاہیں تو حاشیہ کی عبارت کو متن کی جگہ مع حوالہ استعمال کرسکتے اور اس پر سے استدلال کرسکتے ہیں ۔۔۔ مقامِ غور ہے کہ پانچوں نسخوں کا مواد اس طرح محفوظ کرکے ہدیۂ ناظرین نہ کیا جاتا تو اس امر کا پتہ چلنا دشوار ہوتا کہ کس نسخہ میں کیا تھا اور ہم نے کیا لیا ۔ کیا چھوڑا ۔

بڑی مشکل یہ ہوئی کہ اس کے نسخے کمیاب ہیں اور بعض لوگ دینے میں تامل کرتے ہیں ۔ خدائے تعالٰی کا فضل و احسان ہے کہ اپنی نوعیت کے حامل نسخے مل گئے ۔ اگر اور مل جاتے تو افادیت بھی زیادہ ہوجاتی ۔ تاہم جو مل گئے اُن سے کافی مدد حاصل ہوئی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں باب بندی کے ساتھ روایات جمع کی جانے لگیں لیکن اس نوعیت کا کام آٹھ باب سے زیادہ نہ ہونے پایا ۔ آٹھوں باب کی چند روایات کے بعد ممکن ہے باب بندی کا موقع نہ ملا ہو ۔ اس لئے حسبِ سہولت صرف روایات جمع کی جاتی رہیں یا یہ کہ بعد میں تنظیم کرچکے ہوں گے لیکن وہ نسخہ ہم تک نہ پہنچ سکا اور ممکن ہے کہ ایسا " منظم " نسخہ کہیں موجود ہو ۔ بہرحال ہم نے اس غیر منظم حصہ پر " متفرقات " کا عنوان لگا دیا ہے ۔

" نقلیات " اور " انصاف نامہ " کا فرق :- البتہ " انصاف نامہ " میں ابواب کی تنظیم کی گئی ہے اور اس کی ترتیب سے ظاہر ہوتا ہے کہ " انصاف نامہ "، " نقلیاتِ حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؒ " کے بعد کی مرتبہ کتاب ہے ۔۔۔ احادیثِ شریفہ کی کتابوں کا بھی یہی حال ہے ۔ موطا امام مالکؒ کو پہلے " اصح الکتب " کہا جاتا تھا اس کے بعد امام بخاریؒ نے کتاب تیار کی تو اس کی ترتیب و تنظیم کو ترجیح دی جانے لگی ۔ اس کے بعد امام مسلمؒ نے جو کتاب تیار کی اس کو بعض علماء و متشرقین " بخاری " پر ترجیح دیتے ہیں لیکن کتبِ نقلیاتِ مذکور الصدر کی خصوصیت یہ

ہے کہ صحابہِ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ہی مرتب ہوچکی ہیں۔ مجموعہ "نقلیات" اور "انصاف نامہ" میں ایک فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں کتبِ احادیث کی طرح صرف روایات جمع کی گئی ہیں لیکن "انصاف نامہ" میں دیگر قصص و اقوال کے علاوہ خود مولفؒ کے ذاتی استدلال کا حصہ بھی موجود ہے۔ "انصاف نامہ" کی روایات کی مکمل تعداد بتلانا دشوار ہے کیونکہ زیادہ تعداد میں جو نسخے جمع ہوئے تھے اُن کا کام مکمل نہ ہوسکا۔ خصوصاً پانچواں باب بہت زیادہ متفرق پایا گیا۔ تاہم اندازہ ہے کہ "انصاف نامہ" کا کام مکمل ہوجاتا تو (375) سے زیادہ روایات ہوتیں۔ "نقلیاتِ میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ" کے موجودہ تیار شدہ نسخہ میں (302) روایات ہیں جن میں سے تخمیناً (220) سے زیادہ ایسی ہیں جو "انصاف نامہ" میں بھی پائی جاتی ہیں۔ لیکن اکثر روایات کے الفاظ و عبارتوں میں کچھ فرق بھی ہے ان مشترکہ روایات کو الگ کردیا جائے تو نقلیات کے نسخہ کی مخصوص روایات تخمیناً (82) اور انصاف نامہ کی تخمیناً (155) قرار پاتی ہیں اور انصاف نامہ میں مکررات بھی ہیں۔ متعدد مستند کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ نے جو روایات بیان کی ہیں وہ دوسرے طریقوں (راویوں) سے انصاف نامہ حاشیہ شریف، مولودِ میاں عبدالرحمٰنؒ وغیرہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایسی روایات بہت ہی کم ہیں جو کسی دوسری کتاب میں نہ پائی جاتی ہوں۔ بلحاظِ اُصول، سند و ثقالت کے لئے یہ بھی بات ہے حالانکہ کتاب بجائے خود مستند و متداول ہے۔ چونکہ کتاب کی باب بندی نامکمل ہے اس لئے مطالعہ اور مواد نکالنے میں سہولت کی خاطر روایات پر نمبرات لگا دیئے گئے ہیں۔ اور ایک فہرستِ جدید عنوان بندی کے تحت مع خلاصہ علٰحدہ مرتب کی گئی ہے۔ جس سے روایت کے مسائل بآسانی معلوم ہوجاتے ہیں۔ اس کام میں بخاری شریف کی فہرست کے اُصول کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور حاشیہ کے اختلافِ نسخ میں ہر جگہ صاحبِ نسخہ کا نام لکھنا مشکل تھا اس لئے نام و

مقام کا سرِ حرف اشارۃً استعمال کیا گیا ہے ۔ مثلاً

(1) جناب فقیر امیر میاں صاحب اہلِ اکیلی (ا-ا)

(2) جناب فقیر باچھو میاں صاحب اہلِ اپل گوڑہ (ب-ا)

(3) جناب فقیر سید اشراف صاحب اہلِ چن پٹن (ا-چ)

(4) جناب فقیر سید دلاور صاحب اہلِ بیگم بازار (د-ب)

(5) جناب فقیر غازی میاں صاحب اہلِ بسیط پورہ (غ-ب)

تذکرۂ حضرت مولف :- یہ جلیل القدر کتاب ایک متقی العصر مشہور بزرگ کی اہم یادگار ہے جن کی نسبت صاحبِ تاریخِ سلیمانی نے لکھا ہے کہ :-

بندگی میاں عبدالرشیدؓ بسیار دیندر عالی اقتدار و متقی العصر بودند و آبا و اجداد آنحضرت از مدتے طویل در بلدہ نہروالہ اقامت داشتند از عمدہ مشایخ و اجلۂ ساداتِ علوی و از اولادِ امام محمد حنیف [1] بودند و میاں عبد الرشیدؓ درعلمِ کسبی و وہبی و درشغلِ مراقبہ و مشاہدہ جید بودند و ازحسنِ اوصافِ ستودہ کردار و حمیدہ اخلاق الوالانہال [2] رطب اللسان بودند ۔ وقتیکہ میراں علیہ السلام سعادت لزوم علی الراس العیون مصدقانِ نہر والہ نبا دند ایشان نیز از ادراک اقبال ملازمتِ بندگانِ حضرت میراںؑ سرفراز شدہ بشرفِ کرامت تصدیق ممتاز شدند۔ اما از اتفاق صحبتِ میراںؑ صورت نہ بست بقولے مہاجر اند ۔ اما اصح آنست کہ در صحبتِ بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ اکبرؓ حصولِ فیض کردہ اند و بروایتے تصدیقِ آنحضرت بودند (جلد سوم چمن 4 گلشن 9)

ترجمہ :- بندگی میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ بہت دیندار عالی اقتدار اور متقی العصر تھے ۔ آپؓ کے آباء و اجداد طویل عرصہ سے شہرِ نہروالہ (علاقہ گجرات) میں سکونت پذیر تھے ۔ مشہور و معروف مشائقین سے سے تھے اور یہ ساداتِ

علوی یعنی امام محمد حنیف کی اولاد سے ہیں۔ میاں عبدالرشیدؒ علمِ کسبی و وہبی اور شغلِ مراقبہ ومشاہدہ میں مشہور تھے۔ اور آپؒ کے اوصافِ ستودہ و اخلاقِ حمیدہ کی وجہ اہلِ نظر لوگ آپؒ کے مداح تھے جس زمانہ میں حضرت مہدی علیہ السلام وہاں تشریف لائے تو انھوں نے بھی تصدیق کا شرف حاصل کیا ہے۔ لیکن صحبت میں رہنے کا اتفاق نہ ہوسکا۔ ایک روایت یہ ہے کہ "مہاجرؓ" ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیر صدیق اکبرؓ کی صحبت میں حصولِ فیض کیا ہے۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ تصدیق بھی یہیں کی ہے۔

میاں سید فضل اللہؒ نے "سنت الصالحین" میں یہی آخری روایت بیان کی ہے۔ اس کے علاوہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپؒ کے والد "اویس" نامی بزرگ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے بیعت کا شرف حاصل کیا ہے (ممکن ہے کہ اپنے والدِ ماجد کے ساتھ انھوں نے بھی بیعت کی ہو)

مولف کا صحابیؓ ہونا :- ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے میاں عبدالرشیدؒ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت حاضر تھے جب کہ آپؑ مانڈو میں تشریف فرما تھے چنانچہ روایت (284) کے آخری الفاظ یہ ہیں :-

بعد ازاں برائے ادائے نماز بکنارِ حوض رفتند و خلق اس مقدار دنبال شد کہ درشمار نیاید دراں روز ماہم و بعضی یاراں فہم کردند کہ قد مبارک کہ بالائے تمام خلق است چپ و راست ایستادہ دیدند از ہریکے بالایافتند۔

ترجمہ :- اس کے بعد نماز ادا کرنے کے لئے حوض کے قریب تشریف لے گئے۔ لوگ اتنے زیادہ آپؑ کے پیچھے ہوگئے کہ شمار میں نہ آسکتے تھے۔ اسی روز ہم نے اور بعض صحابہؓ نے سمجھا کہ قدِ مبارک تمام لوگوں میں بلند ہے۔ ہم نے سیدھے اور بائیں جانب کھڑے ہوکر بھی دیکھا تو ہر ایک سے بلند پایا۔

یہ روایت دعویٰ غیر موکد کے زمانہ کی ہے کیونکہ امامنا علیہ السلام نے مانڈو سے چاپانیر، برہان پور، دولت آباد، احمد نگر، بیدر، گلبرگہ، بیجاپور، چیتا پور، دابول بندر گاہ سے حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے۔ واپسی میں دیو بندر سے احمد آباد، پٹن، بڑلی پہنچے۔ یہاں آپؑ نے دعویٰ موکد فرمایا ہے۔ تاریخ سلیمانی میں شہرِ نہروالہ علاقہ پٹن میں پہنچنے کے بعد میاں عبدالرشیدؓ کی بیعت کا ذکر ہے۔ "سوانح مہدیءِ موعودؑ" میں بھی یہی لکھا گیا ہے۔

میاں عبدالرشیدؓ چونکہ نہروالہ کے باشندے تھے ممکن ہے کہ کسی وجہ سے مانڈو کو ان کا جانا اس وقت بھی ہوا ہو جب کہ امامنا علیہ السلام وہاں تشریف فرما تھے۔ اور یہ بعید از امکان اس لئے نہیں ہے کہ مانڈو اور پٹن ایک ہی نواح کے علاقے ہیں۔ بہرحال ان روایات سے امامنا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے اور تصدیق سے مشرف ہونے کا علم ہوتا ہے لیکن آپؑ کے ساتھ ہجرت کا موقع ملا یا نہیں اس کا کوئی تفصیلی ثبوت نہیں ہے۔ صاحبِ تاریخ سلیمانی نے صرف "بقولے مہاجر اند" لکھا ہے۔

اس کے علاوہ نقلیاتِ میاں عبدالرشیدؓ میں امامنا علیہ السلام کے زمانۂ ہجرت کی بعض روایات ایسی ہیں جن پر "نقل است"، "منقول است" یا "نیز" کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ یہ خود مولف کی بلا واسطہ روایات ہیں۔ مثلاً چند نمونے یہ ہیں۔

روزے حضرت میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہ' معاملہ دیدند در حال حیات حضرت میراں علیہ السلام۔۔ الخ روایت 259۔

روزے حضرت میراں علیہ السلام دو کس علی الیقین فرمودند کہ شما را سیرِ ابراہیم است۔۔الخ روایت 260

روزے پیش حضرت میراں علیہ السلام مردِ جواں آ سیب زدہ آوردند ۔۔۔ الخ روایت 277

روزے حضرت میراں علیہ السلام بیانِ فضلِ ولایتِ مصطفیٰ ﷺ میفرمودند ۔۔الخ روایت 258

یہ نوعیت انصاف نامہ میں نہیں پائی جاتی ہے۔ مولفِ انصاف نامہ نے "نقلست" یا "نیز" کے الفاظ ضرور استعمال کئے ہیں۔ نیز سے مراد اکثر "نیز نقل است" ہوتی ہے اور جہاں اپنے ذاتی معلومات بیان کرنا یا تنبیہ مقصود ہو تو "معلوم باد"، "نیز معلوم باد" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور یہ معلومات ایک دو جگہ کے سوائے سب دورِ صحابہؓ سے متعلق ہیں۔

دونوں کتابوں کے اس فرق سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ حضرت میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ کو حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت وہجرت میں رہنے کا موقع بھی ملا ہے جب ہی تو آپؓ نے "نقل است" وغیرہ الفاظ کے بغیر ذاتی معلومات کے طور پر امامنا علیہ السلام کے زمانہ حیاتِ پاک کی بعض روایات بیان کی ہیں۔

اس کے علاوہ "انصاف نامہ" میں ایک روایت "میاں عبدالرشیدؓ" سے بیان کی گئی ہے۔ ملاحظہ ہوانصاف نامہ باب (13) اس سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ آپؓ صحابیؓ ہیں کیونکہ مولفِ انصاف نامہ نے دیباچہ میں تمام روایات کو صحابہؓ کی روایات قرار دیا ہے۔ اگرچہ کہ بعض تابعیؒ کی روایات بھی اس میں داخل ہیں لیکن کسی تابعی کے نام پر "رضی اللہ عنہٗ" یا "ؓ" کا اشارہ نہیں ہے۔ البتہ بعض نسخوں میں "میاں عبدالرشیدؓ" کے نام پر یہ اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور حال کے مطبوعہ انصاف نامہ میں بھی یہ اشارہ موجود ہے جو صحابیؓ ہونے کی معمول بہ علامت ہے۔

اور جناب فقیر خوب میاں صاحب پالن پوری نے "عرض نامہ" میں حضرت میاں عبدالرشیدؓ کے نام پر حسبِ ذیل حاشیہ لکھا ہے:۔

مولف نقلیات المشہور بہ نقلیاتِ بندگی میاں عبدالرشیدؓ آپ صحابیِ مہدیؑ ہونے کی وجہ سے بہت سی باتیں آنکھوں سے دیکھ کر اور کئی باتیں سیدنا مہدی علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے سن کر آپؓ نے قلمبند کی ہیں۔ انصاف نامہ میں

کئی نقلیں اس کتاب سے اور کئی نقلیں بندگی میاں ملک جیؒ مہری کی بیاض سے لے کر داخل کی گئی ہیں۔

(عرس نامہ مطبوعہ صفحہ (103)۔

نیز "سراجِ منیر" میں بندگی میاں شیخ مصطفیٰؒ گجراتی پر انھوں نے جو حاشیہ لکھا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:-

والد کا نام عالم صوری و معنوی بندگی میاں عبدالرشید صحابیؓ ہے۔ آپؓ حضرت سید محمد حنیف بن امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہ کی اولاد سے ہیں۔۔۔ الخ (سراجِ منیر صفحہ (92)

اس کے علاوہ ہم نے بعض مشایخین علماء سے بھی اس بارے میں گفتگو کی۔ جنھوں نے اپنے مرشدوں کی سمع کی رؤسے بھی صحابیؓ ہونا بیان کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپؓ قوم میں زیادہ تر بحیثیتِ صحابیؓ مشہور ہیں۔

حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ نے "اسامی مصدقین" میں "فضیلتِ افضل القوم" میں میاں عبدالرشیدؒ کا مختصر تذکرہ کیا ہے۔

میاں عبد الرشیدؓ عالم ، عامل ، صالح ، کامل از شاہیر علمائے عصر خویش بودند بر ثبوت مہدیت رسالہ نوشتہ اند بعضی منقولات حضرت امام علیہ السلام نیز جمع کردہ اند ۔۔۔ از دستِ ظالماں با چند مرد ماں دیگر شربتِ شہادت چشیدند۔ (اسامی مصدقین)

ترجمہ :- میاں عبدالرشیدؒ اپنے زمانہ کے مشہور عالم، عمل اور صالح کامل تھے۔ اثبات مہدیت میں ایک رسالہ لکھا ہے۔ امام علیہ السلام کے کچھ منقولات جمع کئے ہیں ۔۔ ظالموں کے ہاتھوں سے مع چند آدمیوں کے آپؓ نے شہادت پائی ہے۔

لیکن اس عبارت میں صحابیؓ ہونے یا نہ ہونے پر دلالت کرنے والا کوئی نہیں ہے صرف شہادت کا اور اُن کی دو کتابوں کا تذکرہ ہے۔ ایک ثبوتِ مہدیت میں اور ایک نقلیاتِ مبارکہ کے بارے میں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہجرت و اخراج اور بے سروسامانی کی وجہ مہدویہ بزرگوں کی تاریخ نہایت ہی محدود رہی۔ ہزارہا پاکانِ خدا کے نام تک

درج نہیں۔ بعض صحابہؓ کے صرف نام ملتے ہیں۔ اور چند ہی کے حالات کچھ کچھ پائے جاتے ہیں۔ بہت جستجو کے باوجود خاطر خواہ معلومات حاصل نہ ہو سکے۔

تاریخ سلیمانی میں میاں عبدالرشیدؒ کا وصال 979ھ یا 980ھ ہی میں بتلایا گیا ہے۔ یعنی امامنا علیہ السلام کے چوہتر (74) سال بعد آپؑ کی شہادت ہوئی ہے۔ اس پر سے بعض لوگ یہ شبہ کرتے پائے گئے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانے میں یہ کم سن ہوں گے۔ اس لئے صحابیؓ نہیں ہوسکتے۔۔۔ اس قیاس کے مقابلہ میں یہ قیاس واجب التسلیم ہو سکتا ہے کہ اگر آپؑ کی عمر نود (90) یا پچانوے (95) سال کی ہوئی ہو اور یہ عمر عجیب و نادرالوقوع نہیں ہے۔ اس لئے مہدی ءِ موعودؑ کی وفات کے وقت اٹھارہ (18) یا تیئیس (23) سال کے تھے اور حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ بھی پچیس (25) سال کے اور آپؑ کے سوائے اور بھی کم عمر صحابہؓ موجود تھے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی پہلی صدی کے آخر تک صحابہؓ موجود رہے ہیں۔ چنانچہ سہل ابنِ سعدؓ فرماتے تھے، کہ اگر میں دنیا سے رخصت ہوجاؤں تو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنے والا کوئی نہ ملے گا۔ آپؓ کا وصال 88ھ یا 91ھ میں ہوا ہے۔ (استیعاب تذکرہ سہل ابنِ سعدؓ) یہ مدینہ منورہ کے آخری صحابیؓ ہیں۔

مکہ معظمہ کے آخری صحابی حضرت ابوالطفیلؓ عامر بن واثلہ ہیں جنھوں نے 100ھ میں وفات پائی۔ اس کے علاوہ محض کمسن ہونا مہدی ءِ موعودؑ کی نظرِ کیمیا اثر کے مانع اعجاز بھی نہیں ہوسکتا۔ حضرت بندگی میاں سید عبدالحئ روشن منور رضی اللہ عنہٗ فرزندِ حضرت بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدی رضی اللہ عنہٗ کی اعجاز نما نظیر موجود ہے کہ چھ (6) ماہ کی عمر میں آپؑ نے "تربیت" کا شرف حاصل کیا تھا۔ اور سلسلۂ مریدی میں اپنا سلسلۂ تربیت حضرت مہدی علیہ السلام سے قائم فرمایا تھا۔ احقر کے مرشدین کا سلسلۂ مریدی حضرت ہی سے وابستہ ہے۔ قوم میں اس سلسلہ کے اور بھی خانوادے ہیں۔

جناب فقیر خوب میاں صاحب پالن پوری مرحوم نے "سراجِ منیر" میں لکھا ہے کہ "سیدنا مہدی علیہ السلام کی بشارت کی برکت سے آپ پر اسرارِ الٰہی کا انکشاف ہونے لگا اور آپ کا شمار صحابہؓ میں ہوگیا۔۔۔حالانکہ سیدنا مہدی علیہ السلام کے وصال کے وقت آپ کی عمرِ شریف صرف چھ(6) مہینے کی تھی۔ (سراجِ منیر صفحہ 89)۔

منور دینؓ کی یہ خصوصیت مستثنیات سے ہے جس کے بارے میں شبہ کرنا نہ صرف منور دینؓ سے بدعقیدگی ہوگی بلکہ خود حضرت مہدی علیہ السلام کی وہبی استعداد و قوتِ اعجاز میں بھی شبہ لازم آئے گا جو شانِ مومن کے صریح مغائر ہے۔کیوں کہ اگر آپ کو صحابیؓ ہونے کا شرف حاصل نہ ہوتا تو آپؑ اپنا سلسلہءِ بیعت حضرت مہدی علیہ السلام سے راست قائم نہ فرماتے۔! اورآپؑ کا یہ عملنَعُوْذُبِاللہ اگر صحیح نہ ہوتا توآپ کے جلیل القدر معاصرینِ کرامؓ اس کو روا نہ رکھتے۔!!!

اس بحث کے قطع نظر جب تک حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؓ کی تاریخ ولادت صحیح طور پر معلوم نہ ہو جائے یہ بتلانا مشکل ہے کہ امامنا علیہ السلام کے زمانۂ حیات میں اُن کی عمر کیا تھی؟!! البتہ صاحبِ تاریخ سلیمانی نے لکھا ہے کہ :-"عمرِ طبعی یافتہ اند" یعنی عمرِ طبعی پائی ہے۔

صاحبِ تاریخ نے اپنی دانست میں جس روایت کو زیادہ صحیح قرار دیا وہ یہ ہے کہ :- "میاں عبدالرشیدؓ کو حضرت مہدی علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے۔اور فیضِ صحبت کا شرف حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے حاصل ہوا ہے۔"

مولفِ "سوانحِ مہدیءِ موعودؑ" نے بھی یہی مضمون لکھا ہے اور "اسلامی مصدقین" کے حاشیہ میں استادنا مولانا فقیر سید محمود صاحب اہلِ دائرۂ نو نے بھی یہی بیان درج فرمایا ہے۔۔۔تاریخی مواد کی عدم دستیابی میں اگر اس

روایت ہی کو صحیح مان لیا جائے اور اس لحاظ سے آپؓ کو صحابیؓ قرار دینے میں تامل ہو تو اس صورت میں بھی "شرفِ بیعت" بہرحال مسلم ہو جاتا ہے۔۔ اور مولفِ "انصاف نامہ" حضرت میاں ولی جی رحمتہ اللہ علیہ بھی تابعی ہیں لیکن امامنا علیہ السلام سے راست شرفِ بیعت حاصل نہیں۔۔۔۔ نیز یہ فرق بھی قابلِ لحاظ ہے کہ حضرت میاں عبدالرشیدؓ کے نام پر "رضی اللہ عنہٗ" یا "ؓ" کا اشارہ قومی کتابوں میں اکثر پایا جاتا ہے لیکن موخرالذکر نام پر کہیں نہیں پایا جاتا۔ صرف "رحمتہ اللہ علیہ" یا "ؒ" کا اشارہ لکھنے کی عادت پائی جاتی ہے۔

مولف کی خصوصیات وشہادت :- میاں عبدالرشیدؓ اور اُن کے فرزند میاں شیخ مصطفٰی گجراتی کی فضیلت میں ایک روایت یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب کبھی میاں عبدالرشیدؓ حضرت صدیق ولایتؓ کے پاس جاتے حضرتؓ اُن کی بہت تعظیم وتکریم فرمایا کرتے تھے۔ بعض نے سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ اُن کی پیشانی میں ایک نور نظر آتا ہے جس سے آئیندہ دینِ مہدیؑ کی خدمت کا ظہور ہوگا۔ (تاریخ حسینی) تاریخ سلیمانی میں جو روایت ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ :- "میاں عبدالرشیدؓ کی اہلیہ محترمہ ایک روز بغرضِ قدم بوسی حضرت صدیق ولایتؓ کی خدمت میں آئیں تو حضرتؓ نے خاتونِ موصوفہ کی بہت عزت فرمائی۔ حاضرین نے اس قدر عزت و اکرام کا سبب دریافت کیا۔ حضرتؓ نے فرمایا کہ اس بی بی کے بطن سے نہایت دیندار لڑکا پیدا ہوگا جس کے ذریعہ نادر واقعات ظہور میں آئیں گے"۔۔۔ مذکورالصدر دونوں روایتیں میاں شیخ مصطفٰیؒ کے تولد کی بشارت سے متعلق ہیں جو پوری پوری صادق آئیں۔ اس کی تفصیل تواریخ مہدویہ وغیرہ مہدویہ میں موجود ہے۔

میاں عبدالرشیدؓ کو حضرت صدیق ولایتؓ سے بلکہ آپؓ کے فرزندوں سے بھی بہت عقیدت و محبت رہی ہے۔ چنانچہ صاحبِ تاریخ سلیمانی نے لکھا ہے کہ :-

" اما مقلد خاص و طالب بااختصاص امیرِ کبیر بندگی میاں سید خوندمیرؒ اند و از فرزندان میاں عقیدت کمالِ صداقت بسیار می داشتند، وعمرِ طبعی یافته اند۔ (جلد (3) چمن (4) گلشن (9)

ترجمہ :- امیرِ کبیر بندگی میاں سید خوند میرؒ کے خاص مقلد اور مخصوص طالب تھے۔اور فرزندانِ میاں سے بھی کمالِ صداقت کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے اور عمرِ طبعی پائی ہے۔

قومی کتابوں میں میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ کی شہادت کے جو واقعات بیان ہوئے ہیں اُن کا خلاصہ یہ ہے کہ جس وقت اکبر بادشاہ نے گجرات کی تسخیر کا ارادہ کیا پوری مملکت میں تھلکہ مچ گیا۔ لوگ گھر و کاروبار چھوڑ کر جانے لگے تو میاں عبدالرشیدؒ مع فرزند میاں مصطفیٰؒ و اہل و عیال و مع فقرائے دائرہ قلعہ موربی میں جو علم خاں دساڑیہ کی جاگیر تھی چلے آئے۔۔۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ علم خاں کے حقیقی بھائی ملک مچھن ، میاں مصطفیٰؒ کے خسر تھے ان حضرات کا دائرہ ان دنوں وہیں قائم تھا۔ اکبر بادشاہ نے شہرِ نہروالہ فتح کرنے کے بعد چند دن قیام کیا۔ شیخ طاہر پٹنی جو مناظرے میں میاں مصطفیٰؒ سے کئی بار شکست کھا کر روپوش ہوگیا تھا اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اکبر کے دربار میں شکایت پیش کی۔ غلط واقعات باور کرائے اور دیگر علماء نے بھی اس کی ہم زبانی کی۔ درباری علماء عبدالنبی صدرالصدور و مفتی و قاضی یعقوب پٹنی وغیرہ نے اس شکایت پر زور دینے اور رنگ بھرنے میں کافی حصہ لیا۔ بادشاہ نے جماعتِ مہدویہ کے ایک جید عالم کو طلب کرنے کا حکم دیا تاکہ عقاید و اعمال کی تحقیق کی جائے۔

علماء نے میاں شیخ مصطفیٰؒ کی نشاندہی کی اور بادشاہ کو طیش دلایا کہ فوج کے سپاہی اگرچہ پوری جراءت و مردانگی سے کام کریں گے تب بھی اندیشہ ہے کہ ہاتھ آئے یا نہ آئے ۔ فوج کو خصوصی احکام دیئے گئے اور مغل سپاہ سالار امین سنجر کی سرکردگی میں فوج نے قلعہ موربی اور اطراف و جوانب کا محاصرہ کرلیا۔ سپاہ سالار نے ہتیار طلب کئے۔ میاں مصطفیٰؒ نے حوالے کردیئے اُن کو قید کرلیا گیا۔ میاں عبدالرشیدؒ نے ہتیار دینے سے انکار کیا۔ اور

ایسے اسباب پیش آگئے کہ مقابلہ ناگزیر ہوگیا۔ آپ کے ساتھ دس (10) نفوسِ مطہرہ تھے۔ اس چھوٹی سی جماعت سے طاقتور کثیر فوج کی نبرد آزمائی ہوئی۔ بہت کچھ خونریزی کے بعد میاں عبدالرشیدؓ مع رفقا بحالتِ روزہ شہید ہوگئے۔ شہادت کے وقت زخموں کے خون سے اپنی داڑھی رنگ رہے تھے اور خدا کا شکر ادا کر رہے تھے

تاریخ شہادت 24/ رمضان 979ھ یا 980ھ ہے۔اسمائے شہداء یہ ہیں :- میاں عبدالرشیدؓ، میاں عمادالدینؒ ، میاں شاکرؒ، میاں عثمانؒ ، میاں عیسیٰؒ، میاں موسیٰؒ، میاں چاندؒ، میاں محمودؒ افغانی، میاں رجبؒ، میاں ناصرؒ۔

ایک روایت یہ ہے کہ میاں عمادالدینؒ و میاں محمودؒ افغانی کو 26/ تاریخ دوگانہ لیلۃ القدر کے دن شہید کیا گیا۔

سب شہداء موضع موربی میں دائرہ کے قریب مدفون ہیں۔ نوراللہ مضجعھم

ظاہر ہے کہ بادشاہِ وقت کا حکم نامہ صرف میاں مصطفیٰؒ کی طلبی کے لئے بحیثیتِ جید عالم مخصوص تھا تاکہ مذہبی عقائد و اعمال کی تحقیق کی جائے۔اور میاں مصطفیٰؒ نے حکم نامہ کو قبول کرلیا ہتیار حوالے کردیئے ، خود پیش ہوگئے لیکن ظالم فوجی افسر نے پہلا ظلم یہ کیا کہ ایک شکست خوردہ مجرم قیدی کی طرح آپؓ کو جکڑوا دیا حکم نامہ سے متجاوز دوسرا صریح ظلم یہ کیا کہ آپؓ کے ضعیف العمر والد اور اُن کی صحبت میں رہنے والے فقرائے دائرہ کو بھی مغلوب کرکے قید کرلینا چاہا۔۔۔ حضرت میاں عبدالرشیدؓ کو اس سے پہلے بھی گرفتاری کا سابقہ ہوا تھا۔ مذہب چھوڑ دینے اور مہدیٔ موعودؑ کا انکار کرنے کے لئے بہت مجبور کیا گیا اور سخت تکالیف پہنچائی گئیں۔ آخر آپؓ کو رہا کر دیا گیا۔ لیکن ساتھ ہی عوام میں یہ شہرت بھی دے دی گئی تھی کہ مذہب سے توبہ اور بانیِ مذہب سے انکار کی وجہ رہا کر دیا گیا ہے۔ یہ سن کر آپؓ کو بے حد صدمہ ہوا چونکہ ظالموں کے نرغہ میں تھے اپنی صفائی میں بجز خدائے تعالیٰ کے کوئی گواہ نہ تھا۔آپؓ نے اس وقت علی الاعلان عہد کیا تھا کہ پھر کبھی گرفتاری کا موقع آئے تو بندہ اپنی داڑھی

کو خون سے رنگ کر اپنی صداقتِ مہدویت کا ثبوت دے گا۔ ایک روایت یہ ہے کہ حضرت بندگی میاں شاہِ دلاور رضی اللہ عنہٗ نے یہ مشورہ دیا تھا۔

غرض آپؓ اور آپؓ کی صحبت میں رہنے والوں نے اسی لئے مقارنت کی اور شاہی حکم نامہ سے متجاوز ظلم کی مقدور بھر مدافعت کرتے ہوئے سنتِ شہداء کی پیروی میں اپنی جانیں قربان کر دیں اور اس کے سوائے چارہ بھی نہ تھا کیونکہ حکومت میں کہیں اور کبھی انصاف ہوتا نظر نہ آیا۔ چھوٹے سے چھوٹے بڑے سے بڑے عہدار، مہدویوں کے درپئے آزار تھے کیونکہ حکومت قاضیوں اور علماء کے زیر اثر تھی۔۔۔۔حالانکہ مہدوی، اقتدار پر غلبہ پانے کے کبھی متمنی نہ رہے۔ سیاسی اقتدار سے کوئی سروکار نہ رہا بلکہ وفادار شہری کی حیثیت سے ہر حکومت کے دور میں اپنی اپنی صلاحیتوں کے جوہر سے امن و امان قائم رکھنے میں گرانقدر مدد دیتے رہے اور مذہب یا مقتدایانِ مذہب اُن کی اس خدمت میں حائل بھی نہ تھے۔ اس کے علاوہ مذہب، ہر عاقل و بالغ کا خوداختیاری مسئلہ ہے۔ اس کے خلاف کسی قسم کا جبر و تشدد کسی مذہب میں بھی روا نہیں۔۔۔۔مگر افسوس کہ رحمتہ اللعالمین کے اعلیٰ ترین مذہب کی نام لیوا جماعت نے اقتدار و حکومت کے نشہ میں وہ بے رحمیاں کی ہیں جن کو تاریخ قیامت تک رسوا کرتی رہے گی۔ غرض میاں عبدالرشیدؒ اور اُن کے ساتھیوں کی شہادت کے بعد فوجیوں نے میاں مصطفیٰؒ کو مع ذکور و اناث و اطفال قید کرلیا۔ گھر اور دائرہ کا سامان لوٹ لیا۔ تاراج کردیا۔ سب کو فوجی حراست میں رکھا گیا اور میاں شیخ مصطفیٰؒ کے گلے میں طوق، پیر میں بیڑی ڈال کر احمدآباد لایا گیا۔ اس کے بعد اُن پر جو کچھ گذری اور دربارِ شاہی میں علماء نے مناظرہ کے وقت جو ذلتیں اٹھائیں اور بادشاہ کے غیاب میں محض حکومت کی رعونت کے تحت جو ناروا مظالم ڈھائے گئے اُن سب کی تفصیلات کا یہ محل نہیں۔ اس کے لئے کتبِ تواریخ اور خود میاں شیخ مصطفیٰؒ کی نوشتہ مجالسِ مناظرہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور مولوی حافظ محمود شیرانی پروفیسر اورینٹل کالج

لاہور نے " اورینٹل کالج میگزین" صفحہ 63 ، صفحہ 64 میں "دائرہ کے مہدویوں کا اردو ادب کی تعمیر میں حصہ " کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا جس میں ان مظالم کا نقشہ جن الفاظ میں انھوں نے نمایاں کیا ہے قابلِ ملاحظہ ہے۔ حالانکہ پروفیسر موصوف مہدوی نہیں ہیں۔

غرض حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ کی دی ہوئی بشارت پوری صادق آئی۔ حاصلِ کلام یہ کہ حضرت میاں عبدالرشیدؒ علم و عمل زہد و تقویٰ میں ممتاز اور حضرت صدیق ولایت کے منظورِ نظر تھے۔ اور ایسے عادل تھے کہ جنھیں عدالت کی تمام خصوصیات ودیعت تھیں۔ اسی لئے حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ نے " عالم، عامل، صالح، کامل" لکھا ہے۔۔۔ علماء پر مخفی نہیں کہ لفظِ " عدالت "کو جور و ظلم کے مقابلہ میں لایا جائے تو یہ لفظ " انصاف " کی مراد ہوتا ہے۔ فسق و فجور کے مقابلہ میں استعمال کیا جائے تو صرف انبیاء و ملائکہ کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے جب یہ لفظ گناہوں سے محفوظ رہنے پر دلالت کرتا ہے تو معصوم عن الخطا و محفوظ عن الخطا دونوں پر حاوی ہوتا ہے۔ عصمت ، ملکہِ فطری و وہبی ہے اور حفظ عین العصیان ، ملکہِ کسبی ۔ اِسی لئے انبیاء کو معصوم اور اولیاء کو محفوظ کہا جاتا ہے۔ اور موضوعِ حدیث میں عدالت کے معنی روایتِ حدیث میں جھوٹ سے بچنے کے بھی ہوتے ہیں اس معنی میں عادل اس شخص کو کہیں گے جو روایتِ حدیث میں دروغ بیانی نہ کرتا ہو۔

حضرت میاں عبدالرشیدؒ کی ذات میں ایک " عصمت عن الخطا" کے سوائے لفظِ عدالت کے مفہومات ،"انصاف" ،"تقویٰ "حفظ عن الخطا" "صداقت" سب بدرجہ ءِ اتم موجود تھے۔ اس لئے آپؒ کے عادل ہونے میں کسی مہدوی کو کلام نہیں۔ اسی لئے آپؒ کی کتاب جو فرامینِ مہدی علیہ السلام پر مشتمل اور قوم میں مستند و متداول ہے اور طبقہ اولیٰ یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد بالکل قریب کے زمانہ کی ہے پیش کی جارہی ہے ۔

واللہ الموفق والمعین

مخلصین کا اصرار تھا کہ یہ کتاب مع شرح چھپوائی جائے لیکن موجودہ ناموافق حالات کی وجہ طباعت کا انتظام دشوار پایا گیا۔ اس لئے توضیحات کا حصہ چند خاص مضامین کی حدتک مرتب کیا گیا جو کتاب کے آخر میں منسلک ہے تاکہ ضروری بعض مسائل صاف ہوجائیں۔ نیز بعض روایات پر "ہدیۂ مہدویہ" میں جو اعتراضات ہیں اُن کو بھی رفع کر دیا گیا ہے۔

بہرحال یہ کتاب حدیث کی کتابوں کے مماثل اور از روئے دینِ متین، ہم مرتبہ کی حامل ہے۔ مذہبِ مہدویہ کو سمجھنے اور استخراجِ احکام و مسائل میں اس کتاب سے بہت زیادہ مدد ملے گی۔ علماء و عوام و اغیار، اپنی اپنی استعداد و صلاحیت کی حدتک اس سے مستفید و محظوظ ہو سکیں گے۔ اس کی طباعت و اشاعت میں جن صاحبین نے علمی، مالی اور جس حیثیت سے ممکن ہوسکا حصہ لیا اُن سب کو اللہ جل شانہٗ اجرِ جمیل عطا فرمائے۔آمین

فقیر حقیر ابو سعید سید محمود غفرلہٗ

فہرستِ روایات و نقلیاتِ مبارکہ

بسلسلہ روایات	خلاصہ روایات	صفحات

دربیانِ معیارِ صحت نقلیاتِ مبارکہ و احادیثِ شریف

(1) معیارِ صحتِ فرامینِ حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔

(2) معیارِ صحتِ احادیثِ شریفہ حضرت مصطفیٰ ﷺ ۔

(265) بمقامِ خراسان احادیثِ علاماتِ مہدیؑ کے بارے میں سوال حضرت کا جواب ۔

در بیانِ ثبوتِ مہدی

(3) ایک آیت کی تفسیر جو حضرتؑ نے ثبوتِ مہدیت کے بارے میں بیان فرمائی ہے ۔

(4) تفسیر بالرائے کی ممانعت ۔

(5) بعض آیات کی تفسیر جو حضرت مہدی علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے ۔

(7) اللہ تعالیٰ نے مہدی علیہ السلام کو ناصرِ دینِ محمدیؐ بنایا ہے ۔

(8) اللہ تعالٰی کے طرف سے حضرتؑ کو بیانِ قرآن کا حکم ہوا۔

(9) حضرت مہدی علیہ السلام اللہ کے حکم سے کہتے اور کرتے تھے کیونکہ بلاواسطہ تعلیم حاصل تھی۔

(10) حضرت مہدی علیہ السلام کے مرتبہ و منصب کی توضیح۔

(11) حضرت مہدی علیہ السلام کو اولین و آخرین کا علم تھا۔

(12) الف- دعوئے مہدیت کے لئے اللہ تعالٰی کی طرف سے تاکیدی حکم۔

ب- دعوئے مہدیت کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب۔

ج- مدعیِ مہدیت کے نام کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب۔

(13) جب حکومت نے اخراج کے احکام جاری کئے تو حضرت نے صداقت کی آزمایش کی دعوت دی۔

(14) تاثیرِ دعوئے مہدیت کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب۔

(15) مشیت کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب۔

(16) ولایت کی افضلیت کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب۔

(17) ایمان بڑھنے، گھٹنے کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب۔

(18) کسب کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب۔

(19) دنیا میں دیدارِ الٰہی ہونے کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب۔

(20) خوف و قہر کی آیات کا بیان کرنے کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب۔

(21) علماء نے سوال کیا کہ آپؑ علم پڑھنے سے منع کرتے ہیں؟ حضرتؑ کا جواب۔

(22) الف- حضرت مہدی علیہ السلام کے رفقاء استاتذہ و مشائخین سے روگردان ہوجانے کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب۔

ب- حضرت کے رفقاء نے جنگ کے لئے تیاری کرنے کی اجازت طلب کی تو حضرت نے فرمایا کہ بندہ کسی کی فکر و تدبیر کا تابع نہیں ہے صرف فرمانِ رب العالمین کا تابع ہے۔

(23) حکمِ کفر کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب۔

(24) ایک علامتِ مہدیءِ موعودؑ کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب۔

(25) خراسان میں شدید ترین مخالفتوں پر حضرت مہدی علیہ السلام کا غالب آجانا۔

- الف- قاضیِ فراہ کی ایذا رسانی کی کوشش۔

ب- حضرت کے رفقاء نے جنگ کے لئے تیاری کرنے کی اجازت طلب کی تو حضرت نے فرمایا کہ بندہ کسی کی فکر و تدبیر کا تابع نہیں ہے فرمانِ رب العالمین کا تابع ہے۔

ج- شہرِ فراہ کے کوتوال کا ظلم اور حضرتؑ کا بے نظیر حلم و تحمل۔

د- حاکمِ شہر کا خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا۔

ھ- قاضی کا قید ہوجانا اور حکومت کا حضرتؑ سے معافی چاہنا۔

و- حکومت نے تلف شدہ اسباب کی فہرست طلب کی تو حضرتؑ نے اس پر کوئی التفات نہ فرمایا۔

ز- ایک وزیرکبیر میرذوالنون کو دعوئے مہدیت کی آزمائش کے لئے مقرر کرنا۔

ح- میرذوالنون کا عساکر وغیرہ شاہی لوازم کے ساتھ آکر حضرتؑ کی قیام گاہ کا محاصرہ کرلینا۔

ط- حضرتؑ کے رفقاء کا استفتاء۔

ی- بالاآخر میرذوالنون کا مطیع و منقاد ہو جانا۔

ک- ملا نورؒ نے بھی بآوازِ بلند دعوئے مہدیت کی تصدیق کی۔

ل- میرذوالنون نے حضرتؑ کی تائید میں مخالفین سے جنگ کرنے کی اجازت طلب کی تو

حضرت نے جواب دیاکہ ناصرِ مہدیؑ صرف خدا ہے، تم اپنے نفس پر تلوار چلاؤ۔

م- حضرت مہدی علیہ السلام کا انتہائے استغنا کہ میرذوالنون کے وداع کے وقت اُن کی

طرف آپؑ نے التفات تک نہ فرمایا۔

(26) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ کا فریضہ صرف تبلیغ ہے۔

(27) حق کی تاثیر ہلال کی طرح دن بدن ترقی پاتی رہتی ہے۔

(93) اظہارِ قوت وغلبہِ مہدیؑ ۔ صداقت کی آزمایش کی پر زور دعوت۔

(231) خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ (سوۃ الرحمٰن۔3-4) کی تفسیر کہ اس سے مراد حضرت مہدی علیہ السلام بھی ہیں۔

(232) ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ (سورۃ القیمتہ۔19) کی تفسیر

(234) بعض آیات کا بیان جو حضرت مہدی علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہؓ سے متعلق ہیں۔

(266) حضرتؑ نے فرمایا مہدیؑ اور اس کے متبعین کے لئے کوئی مقام و مسکن نہیں ہے۔

(267) حضرت مہدی علیہ السلام کو اظہارِ دعوتِ مہدیت کے لئے تاکیدی حکم۔

(273) علماء نے سوال کیا مہدیؑ تو بادشاہ ہوگا؟ جواب۔

(280) حضرت خواجہ علیہ السلام نے حضرت شیخ دانیالؒ کی موجودگی میں حضرت مہدی علیہ السلام کو حضرت رسولِ اکرم ﷺ کی امانت سپرد کی۔

(285) حضرتؑ کے قدِ مبارک سے علامتِ مہدی ءِ موعودؑ کا ثبوت۔

(292) صاحبِ تقویٰ و صاحبِ کشف شیخ طریقت حضرت میاں یوسف سہیتؒ نے اپنے کشف اور علاماتِ مہدی ءِ موعودؑ کو حضرت سید محمد جونپوری کی ذات میں مطابق پایا۔

(297) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدویاں قیامت تک رہیں گے۔

دربیانِ حالاتِ زمانۂ بعثت

(6) بجز مجذوبوں کے دعوئے اسلام برائے نام رہ گیا تھا۔ سب رسم و عادت و بدعت میں مبتلا تھے ۔

(92) دینِ مہدیؑ کا اثر ایسا معلوم ہورہا تھا جو کہ گائے کا گوشت برہمن واڑی میں لے جانے سے ہوتا ہے۔

(224) اللہ تعالٰی نے مہدی علیہ السلام کو ایسے وقت بھیجا جب دین کا مقصد ختم ہوچکا تھا۔

(225) صورۃً تو کمال نظر آتا تھا لیکن باطن بے معنٰی تھا۔

(223) ایک حدیث سے بعثتِ مہدیؑ کے زمانہ کی حالت معلوم ہوسکتی ہے۔

دربیانِ طریقِ تبلیغ

(26) حضرتؑ نے فرمایا بندے کا فریضہ صرف تبلیغ ہے۔

(40) حضرت مہدی علیہ السلام کا بلیغ حلم۔

(41) حضرتؑ کے جلیل القدر صحابہؓ بھی سائل پر تنگ نہ ہوتے تھے۔

(83) بیانِ قرآن کے وقت حضرت مہدی علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہ کرامؓ اہلِ فہم کی طرف التفات فرماتے تھے اگرچہ وہ غریب و محتاج ہوں۔

(84) اثرِ تبلیغ اور عظمتِ حضرت سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ

(115) حضرت سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ جامعِ مسجد و عید گاہ کو جائیں تو اچھا لباس پہن کر ہتیار لگا کر جائیں اور (تبلیغ کے سوائے) کوئی کیفیت نہ کریں۔

(288) ایک شرابی کی بے حد ضد کے باوجود حضرتؒ نے فرمایا کہ بندے کو صرف تبلیغ کے لئے بھیجا گیا ہے۔

دربیانِ معجراتِ حضرت مہدی علیہ السلام

(214) ایک شخص دائرے میں شراب لے آیا۔ صحابہؓ نے شیشہ توڑ پھینکنے کی اجازت طلب کی تو حضرتؑ نے فرمایا بندے کے سامنے مستانِ دنیا ہوش مند بن جاتے ہیں یہ تو شراب کی نشہ ہے کچھ دیر میں اتر جائے گی۔

(260) الف۔ حضرتؑ نے دو صحابیوںؓ کی نسبت پیشین گوئی فرمائی تھی پوری ہوئی۔

ب۔ انھیں دونوں کو سیرِ مقامِ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بشارت دی گئی تھی۔

(264) حضرت مہدی علیہ السلام نے جامع مسجد میں عمر کے آخری جمعہ کی نماز جب ادا فرمائی تو وتر بھی ادا فرمائی۔ بعض صحابہؓ نے محسوس کرلیا کہ جامع مسجد کو حضرتؑ کی یہ آخری تشریف آوری ہے۔ گویا آپؑ کو قطعی طور پر معلوم ہوگیا تھا کہ یہ آخری جمعہ ہے۔

(279) حضرت مہدی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے استقرارِ حمل کے زمانہ میں خواب دیکھا تھا۔

(یہ علامتِ ارہاصیہ تھی)

(281) ایک شخص تین سو منزل پر سے خوشبو محسوس کرکے اور غیبی آواز سن کر حاضر ہوا، اس نے تصدیق کی۔

(282) ایک ناکہ دار کروڑگیری حضرتؑ پر فریفتہ ہوکر تصدیق و صحبت سے مشرف ہوا۔

(283) حضرتؑ کا دندانِ مبارک محفوظ رکھنے کی کوشش کی گئی مگر وہ غائب ہوگیا۔

(287) قزاقوں کو حضرتؑ کے ساتھ ہاتھی گھوڑوں کا مسلح لشکر نظر آیا۔

(288) ایک شرابی کی بے حد ضد آخر توبۂ نصوح۔

(291) الف۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی تاثیرِ تبلیغ۔

ب۔ حضرتؑ نے فرمایا مومن ذخیرہ نہ کرے۔

(293) ایک عالم صاحب کے پاس کی تفسیر کی کتاب کا مضمون حضرتؑ کی تاثیرِ نظر سے بدل گیا۔

(294) ایک ریاست میں بیل ذبح کیا گیا اور حکومتِ وقت کی مخالفت کی صورت میں حضرتؑ مہدی علیہ السلام نے اپنی قوت اور کامل غلبہ کا مظاہرہ فرمایا بالآخر سب مطیع و منقاد ہوگئے۔ آپؑ جب وہاں سے رخصت ہونے لگے تو وزیرِ اعظم نے فوجی دستہ کے ساتھ خطرناک مقامات تک آپؑ کی مدد کرنی چاہی حضرتؑ نے فرمایا جس خدا نے بندہ کو یہاں غلبہ عطا فرمایا ہے وہ ہمیشہ بندہ کے ساتھ ہے تمہاری مدد

کی ضرورت نہیں۔

(295) ایک کتے کا عجیب واقعہ جو حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں تھا۔

(300) حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد صحابہؓ کو خواب میں آپؑ نے معلوم کیا کہ یہاں سلطانی قہر ہونے والا ہے تم لوگ چلے جائیں۔ اس بناء پر سب واپس ہوگئے۔ اور وہی پیش آیا جو معلوم ہوا تھا۔

دربیانِ تاثیرِ پسخوردہ

(274) ایک مشرکہ کو حضرتؑ کا پسخوردہ پلایا گیا تھا۔ اس کی لاش جلائی نہ جاسکی۔

(275) دائرے کے کتے کو سانپ ڈس لیا۔ حضرت کے لعابِ دہن کی تاثیر سے اچھا ہوگیا۔

(276) اِسی نوعیت کی ایک اور روایت۔

(277) حضرتؑ کے پسخوردہ کی تاثیر سے ایک آسیب زدہ اچھا ہوگیا۔

(296) ایک افیونی کی طلب، پسخوردہ کی تاثیر سے جاتی رہی۔

دربیانِ انکارِ مہدی علیہ السلام

(23) انکارِ مہدیؑ کفر قرار دینے کے بارے میں علماء نے سوال کیا تو حضرتؑ نے جواب دیا۔

(28) حضرتؑ مہدی علیہ السلام کا ہر حکم، خدا کا حکم ہے۔ ایک حرف کا انکار بھی موجبِ مواخذہ ہے۔

(29) الف۔ حضرتؑ نے اپنے منکر کو خدا و رسول کا منکر قرار دیا ہے۔ (یہ روایت اکثر صحابہ و مہاجرینؓ میں مشہور رہی ہے۔

ب۔ شہر میں جاکر لوگوں کو کافر کہتے پھرنے والے مہدویوں کی حضرتؑ نے تعزیر کا حکم دیا ہے اور یہ متفق علیہ روایت ہے۔

(30) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ انکارِ مہدیؑ کفر ہے۔

(31) تا (33) حضرتؑ نے توضیحاً اور صریحاً اپنی مہدیت کے منکر پر کفر کا حکم عاید فرمایا ہے

(34) مہدیؑ کا انکار اللہ کے تمام صحیفوں کا انکار ہے۔

(35) حضرت سید محمودؓ کا منکر مہدی پر حکم کفر عاید کرنا۔

(36) ایک مجلس میں اکثر مہاجرینؓ موجود تھے کسی سائل کے جواب میں حضرتؑ سید محمودؓ نے منکرِ مہدیؑ کو کافر فرمایا۔

(37) چند جلیل القدر صحابہؓ نے ایک متفقہ تحریر حضرت سید خوندمیرؓ کے پاس روانہ کی کہ ہم آیت یا حدیث پڑھ کر سائل کو جواب دیتے ہیں کہ منکرِ مہدیؑ کافر ہے۔

(39) صحابہِ مہدیؑ کی صحبت میں رہے ہوئے ایک مہدوی عالم کے سوال کے جواب میں

حضرت سید محمودؓ نے فرمایاکہ بایزیدؒ کے جیسا بھی انکار کرے تو کافر ہے۔

(50) موضعِ ٹھٹھ علاقہ سندھ میں ایک موقع پر حضرتؑ نے فرمایا اگر اللہ کا حکم ہوتا تو منکرین سے جزیہ لیتا۔

(51) حضرت سید خوندمیرؓ کو منکرین کی شدید مخالفتوں کا سامنا تھا۔ اورآپؓ نے جوابی کارروائیاں جاری رکھی تھیں۔ جس پر بعض صحابہؓ نے جن کو ان کارروائیوں کے جواز میں شبہ تھا، انھوں نے آپؓ کے پاس الزامی تحریر روانہ کی تھی۔ اس کے جواب میں حضرت سید خوندمیرؓ نے پورے جوشِ عشق کا مظاہرہ کیا اور فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے فرامین میں تاویل و تحویل کی جائے تو بندہ ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔

(53،52) منکرین کی شدت، مخالفت کا اظہار حضرت مہدیؑ کی زبانِ مبارک سے

(54) مخالفین سے روابط کی ممانعت۔

(55) منکرین کے تعلقات سے بچانے کی کوشش کی جاتی تھی۔

(91) حضرت مہدیؑ نے انکارِ مہدیت میں مخالفین کی شدت کو خاص انداز میں واضح فرمایا۔

(94) بے دینوں کی مخالفت مومن کے دین و ایمان کے استحکام کا موجب ہوتی ہے۔

(112) حضرت مہدی علیہ السلام کا جو مقبول ہوگا وہی مقبولِ خدا و رسولؐ ہو سکتا ہے۔

(239) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ کے دائرہ میں مومن منافق اور کافر ہیں جس طرح حضرت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھے۔

دربیانِ اقتداءِ منکرینِ حضرت مہدی علیہ السلام

(42) فرمانِ حضرت مہدی علیہ السلام کہ منکرِ مہدی کی اقتداء نہ کریں اگر سہواً ہو جائے تو نماز دوبارہ پڑھ لیں۔

(43) بعض رفقاء نے عرض کیا کہ ہم نے آج شہر میں مخالف امام کی اقتداء کرلی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ نماز پھر پڑھ لو۔ اور باہم مل کر جانے کی ہدایت فرمائی تاکہ اپنی جماعت کے ساتھ ادا کر سکیں۔ (نمازِ باجماعت کی اہمیت بھی اس روایت سے معلوم ہو رہی ہے)۔

(44) منکرِ مہدی کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرنے کے بارے میں جلیل القدر رفقائے کرامؓ کی باہم لطیف گفتگو۔

(45) منکرین کی عبادت گاہوں میں جانا ہی نہ چاہیئے جب کہ اقتداء کے احتیاج کا میلان پیدا ہونے یا کشمکش میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو۔

(46) حضرت شاہِ نظامؓ نے بھی ایک مجلس میں حضرت مہدی علیہ السلام کے اس فرمان کا اعلان فرمایا جو قبل کی روایت میں مذکور ہے۔

(47) اتفاقاً ایک غیر مہدوی امامت کے لئے آگے بڑھ گیا تو پیچھے کر دیا گیا۔

(48) اسی نوعیت کی ایک اور روایت جو قبل ذکر کی گئی۔

(49) منکرین کی اقتداء میں نمازِ جمعہ و عیدین اور خود حضرت مہدی علیہ السلام ادا کرنے کے بارے

میں گفتگو ہوئی تو صحابہؓ نے فرمایا کہ ہم کو اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ۔ حضرتؐ نے جس کام سے ہمیں روکا ہے ہم اس سے باز رہیں گے ۔

دربیانِ عشق

(189) عشق کس طرح حاصل ہوسکتا ہے ۔!!

(190) نیکی کروگے تو انوارِ حق کا نزول ہوگا اور خلق تم سے وابستہ ہوگی ۔

(218) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ عشقِ عطائی پیغمبروں کے لئے ہے ، بندہ تم کو عشقِ کسبی کی تعلیم دے رہا ہے ۔

دربیانِ طلبِ دیدارِ خدائے تعالٰی

(19) دیدارِ الٰہی دنیا میں ہونے کے بارے میں علماء کا سوال۔ حضرتؐ کا جواب ۔

(67) خدا طلبی میں رخصت و عزیمت کی توضیح حضرتؐ نے فرمائی ہے ۔

(69) الف ۔ اللہ تعالٰی سے کامل طلب و تعلق پیدا کرلو۔

ب ۔ اصحابِ صفہؓ نبوت و اصحابِ مہدی خاتمِ ولایت کی توصیف ۔

ج ۔ مہدویوں کو طلبِ دیدارِ خدا کی ہدایت ۔

(99) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہزار میں ایک طالب خدا کو پہنچتا ہے ۔!

(188) سر کی آنکھوں سے یا دل کی آنکھ سے یا خواب میں جو اللہ تعالیٰ کو دیکھے وہ مومنِ حقیقی ہے ۔

(192) طلبِ خدا رکھنے والے کے لئے شغلِ ذکر لازم ہے ۔

(196) طالبِ خدا کو چاہیئے کہ کھانا پینا ہر کام میں خاطر با خدا رہے ۔ غفلت سے جائز کام بھی حرام ہوجاتے ہیں ۔

(219) حضرت مہدی علیہ السلام نے ہر مرد و عورت پر طلبِ دیدارِ خدا فرض فرمائی ہے ۔

(223) ثُمَّ اَوۡرَثۡنَاالۡکِتَابَ الَّذِیۡنَ اصۡطَفَیۡنَا مِنۡ عِبَادِنَاۚ ۔الخ کی تفسیر میں ظَالِمٌ لِّنَفۡسِہٖۚ وَمِنۡھُمۡ مُّقۡتَصِدٌ (سورۃ فاطر۔32) سابق بالخیرات کی توضیح حضرت مہدی علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے ۔

(227) حضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ رسول اللہ صلعم کے قدم بقدم آیا ہے ۔ بینائیِ چشم ، سر و چشمِ دل میں کامل اتباع رکھتا ہے ۔ اور موبمو سب کچھ آئینہ و چشم بن چکا ہے ۔

(228) حضرتؑ نے اپنے دیدار کی منازل بیان فرمائی ہیں ۔

(229) حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ مرتبہِ بینائیِ کمال جو بارِ امانت تھا صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلعم و حضرت محمد مہدی علیہ السلام نے پایا ہے ۔ یہ مرتبہ و کمال کسی دوسرے

ولی کو حاصل نہ تھا۔

(230) حضرت مہدی علیہ السلام ایک وقت اپنی خاص حالت میں ایک شعر بار بار پڑھ رہے تھے۔

(289) ایک شوخ شخص سے دیدارِ الٰہی پر گفتگو۔

(290) سفرِ حج کے وقت جہاز پر ایک شخص کی حضرت مہدی علیہ السلام سے دیدارِ الٰہی پر بحث۔

دربیانِ ترکِ دنیا

(56) جن چیزوں کو قرآنِ مجید میں متاعِ حیاتِ دنیا کہا گیا ہے اُن کی محبت میں مشغول ہوجانے سے حضرتؑ نے نہایت سختی اور تہدید سے منع فرمایا ہے۔

(57) حضرتؑ نے گوجری زبان میں اہلِ نفس سے خطاب فرماتے ہوئے ایک دوہا بیان فرمایا ہے۔

(58) ایک عالم عہدہ دار کی حضرتؑ سے حبِ حیاتِ دنیا کفر ہونے پر بحث اور کفر کا حکم عاید کرنے میں حضرت مہدی علیہ السلام کی احتیاط۔

(116) ترکِ دنیا رہبانیت نہیں کیونکہ اُمورِ معیشتِ ضروریہ کی اجازت دی گئی ہے۔

(132) اللہ و رسولؐ و مہدیؑ سے محبت ہو، دینداروں کی الفت ہو، دن رات طلبِ خدا اور ترکِ دنیا کے خیال میں ثابت قدم رہے تو ایسے شخص کے لئے بھی ایمان کی بشارت حضرتؑ نے دی ہے

اگر چہ بغیر ترکِ دنیا اور دائرے کے باہر اُس کی موت واقع ہوئی ہو۔

(213) حضرتؒ نے " وَاَنْتُمْ سُكَارٰى " (سورۃ النساء۔43) کی تفسیر " دنیا کی نشہ و مستی " بیان فرمائی ہے۔

دربیانِ کسب

(18) کسب کے بارے میں علماء کا سوال اور حضرتؒ کا جواب۔

(60) اگر کوئی فقیر ایک دن ایک چیتل چاہے دوسرے روز دو چیتل چاہے تو وہ طالبِ دنیا ہے۔

(61) (فقیر کے لئے) تین دن مسلسل کسب سے طالبِ دنیا کا حکم عاید ہوجاتا ہے اور اس روایت کی توضیح روایت (62) سے معلوم ہوسکتی ہے۔

(62) الف۔ کاسبین کے لئے کسب کی شرط۔

ب۔ عبادت و عزلت اور ترکِ دنیا کے باوجود دنیا دار قرار پاسکتا ہے اگر دنیاوی مقصد پیشِ نظر ہو۔

(196) طالب کو چاہیئے کہ کھانا پینا ہر کام میں خاطر با خدا رہے۔ غفلت سے جائز کام بھی حرام ہوجاتے ہیں۔

دربیانِ ذکر اللہ تعالٰی

(191) حضرت مہدی علیہ السلام فقراء کے حجروں میں فقراء کی نگرانی بذاتِ خود فرماتے تھے۔

اگر تعمیلِ حکم میں مشغول بہ ذکر پاتے تو خوش ہوتے ورنہ زجر و توبیخ فرماتے تھے۔

(194) حضرت مہدی علیہ السلام نے مہدویوں کے ذاکر ہونے کی خصوصیت کو قرآنِ مجید کی ایک آیت سے مطابق کرکے دکھایا ہے۔

(195) حضرت مہدی علیہ السلام اپنے صحابہؓ کو خاطر با خدا رہنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے اور اسی کو آپؑ نے فراغت سے تعبیر فرمایا ہے۔

(197) طالبِ خدا کو چاہیئے کہ ذکر اللہ کے لئے جس قدر جس طرح ممکن ہو وقت نکالنے کی کوشش کرے۔

(199) حضرتؑ نے کلمہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ کے چار مراتب کی توضیح فرمائی۔

(200) حضرتؑ نے فرمایا کہ گائے کی سینگ پر دانہ کی مقدار کی طرح اگر مومن کے دل پر ذکرِ لَااِلٰہَ اِلَّااللہ کا اثر رہے تو کافی ہوسکتا ہے۔

(201) حضرتؑ نے فرمایا کہ جس طرح روئی سے بھرا ہوا گھر ، چنگاری پڑتے ہی جلتے جلتے جل جاتا ہے اسی طرح مومن کے دل پر ذکرِ لَااِلٰہَ اِلَّااللہ کی تاثیر ایسی ہونی چاہیئے کہ غیراللہ کی محبت دل سے جل کر ختم ہوجائے۔

(202) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی فقیر کم ازکم سلطان النہار و سلطان اللیل کی حفاظت کرے تو گویا اُس نے دن رات ضائع نہیں کئے۔

(203) پانچ پہر کا ذکر، ذکرِکثیر ہے چار پہر کا ذاکر ،مشرک اور ذکرِقلیل کا عامل منافق ہے۔

(204) حضرت سید محمودؒ ہفتہ دو ہفتہ میں صحابہؓ و مہاجرین رضوان اللہ عنہم اجمعین کو جمع کر کے فرماتے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اولِ فجر سے ایک پہر دن چڑھنے تک اور ظہر سے عشاء تک ذکر اللہ میں مشغول رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔ لیکن عصر و مغرب کے درمیان بیانِ قرآن کرسکتے ہیں اور سن سکتے ہیں ۔ان احکام کی پابندی کی بذاتِ خود سختی سے نگرانی فرماتے تھے۔

(205) ایک روز حضرت سید محمودؒ خود نگرانی فرمارہے تھے ایک صاحب حجرہ سے باہر نکل آگئے حضرت نے اُن سے باز پرس کی اور ہدایت فرمائی۔

(206) فقراء کے لئے ذکر کے اوقات میں پکانے کھانے کی تک ممانعت تھی۔

(207) مبتدایانِ طلب و عشقِ الٰہی کے لئے قرآن خوانی کو بھی موجبِ غفلت قرار دیا جاتا تھا۔

(210) غیرضروری کام میں مصروف رہنے والوں سے مخاطب ہوکر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایاکہ ایک لمحہ تو فرشتوں کو تمہارے اعمال نامہ لکھنے سے فرصت دو۔

(211) حضرتؑ نے اوقاتِ ذکر میں دین سے متعلقہ واقعات بیان کرنا بھی بے سود قرار دیا تھا۔

(212) ایک صاحب نمازِ مغرب کے بعد اسی بیانِ قرآن کو دہرا رہے تھے جو عصر و مغرب کے درمیان انھوں نے سنا تھا۔ حضرت سید محمودؒ نے روک دیا کہ اجماع کے طے شدہ امر کے خلاف ہے۔

(216) کسی نے حضرتؒ سے عرض کیا کہ بعض لوگ نمازِ فجر کے بعد سو جایا کرتے ہیں۔ حضرتؒ نے بہت ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سونا نہ چاہیئے۔ عرض کیا حضرتؒ بھی تو سوتے ہیں؟ آپؒ نے مسکرا کر جواب دیا کہ بندہ اس کے بعد نہ سوئے گا۔

(217) سلطان النہار کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک دفعہ نمازِ فجر کے بعد ایک قرآن خواں سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم بندہ کو بیٹھنے نہیں دیتے ہو۔

دربیانِ توکل

(59) طالبِ مولیٰ کو فاقہ پر ہر حالت میں صبر کرنا چاہیئے اگرچہ موت واقع ہوجائے۔

(60) اگر کوئی (طالبِ مولیٰ) ایک دن ایک چیتل چاہے دوسرے دن دو چیتل چاہے تو طالبِ دنیا ہے۔

(61) جو تین دن مسلسل کسب کرے طالبِ دنیا ہے۔

(62) عبادت و عزلت و ترکِ دنیا کے باوجود دنیادار قرار پاسکتا ہے اگر دنیاوی مقصد پیشِ نظر ہو۔

(64) دائرے میں فقراء کے لئے بیل بنڈی رکھی گئی تھی تاکہ کسی سے سوال کرنے کی نوبت نہ آئے۔

(68) جو چاہو اللہ تعالیٰ سے ہی چاہو۔

(70) مجبوری کے وقت جب کہ فتوح زیادہ آجائے تو اس سے دو تین وقت کا کام نکالنے کا حکم۔

(71) انتظارِ فتوح مانعِ توکل ہے۔

(72) فقیر کو کس صورت میں فتوح نہ قبول کرنی چاہیئے۔

(73) حضرت مہدی علیہ السلام نے حلال اور حلال طیب کا فرق بیان فرمایا ہے۔

(74) حلال اور حلال طیب کا فرق۔ حضرتؑ نے تعین فرمایا ہے۔

(75) بے دینوں کی صحبت و اختلاط کے برے اثرات۔

(76) مہدویوں کے پاس سے چھانچ لانے پر برتن پھینگ کر توڑ دیئے گئے۔

(77) میدانِ حقیقت میں صبر و توکل کی ضرورت ہے۔

(135) پابندی کے ساتھ کسی ایک ہی شخص کی لائی ہوئی فتوح پر تعین کا حکم لگایا گیا۔ اور لینے سے انکار کیا گیا۔

(136) حضرت بی بی الہدتی رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد اشرفی نکلی تو حضرتؑ نے داغ دینے کا حکم صادر فرمایا جب معلوم ہوا کہ وہ کسی کی امانت تھی تو حکم رد کر دیا گیا۔

(146) الف۔ فقرائے دائرہ کے ساتھ حضرت بندگی میاں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کا تعلقِ خاطر۔

ب۔ فقراء کو قرض کرکے نہ کھانا چاہیئے۔

ج۔ توکل کی شرط بے شان و گمان پہنچنا ہے۔

(147) حضرت بندگی میاں الہداد رضی اللہ عنہٗ کو اُن کے پاس امانتہً رکھی ہوئی رقم سے سویت

ملی تو اُن کے ضمیر پر ناگواری طاری ہوگئی۔

(148) فقر و توکل پر صحابہؓ کے صبر و رضا کا یہ حال تھا کہ کسی کی نامعلوم خفیہ امداد تک گوارا نہ کرتے تھے۔

تا(149) دائرہ معلٰی میں فتوح، بعض اشخاص کے لئے مخصوص طور پر بھیجی جاتی تو حضرتؑ قبول نہ

(151) فرماتے تھے۔ بلاتعینِ شخصی لِوَجہِ اللہ ہونا لازم قرار دیا گیا تھا۔

(152) فتوح وصول کرنے کے لئے فقراء کو جانے سے منع کیا جاتا تھا۔

(153) فقراء کے ہاتھ سے اتفاقاً اگر کوئی فتوح بھیج دی جاتی تو واپس کردی جاتی تھی۔

(154) فقراء کو فتوح لانے سے منع کیا جاتا تھا۔

(155) اصحابِ مہدی رضی اللہ عنہم عشر وصول کرنے کے لئے کسی کو بھجوانا باعثِ لعنت سمجھتے تھے۔

(156) صرف شبہ کی بنا پر کہ دائرہ کا فقیر ساتھ لایا ہے فتوح قبول نہ کی گئی۔

(157) حضرت سید محمود رضی اللہ عنہٗ کے اقربائے مصاہرات اگر بی بیؓ کے لئے مخصوص طور پر کچھ دیتے تو وہ چونکہ قرابت کے اثر کے تحت ہوتا، خَالِصَتَہً لِوَجہِ اللہ نہ ہوتا،

اس لئے قبول کرنے سے انکار فرمادیتے تھے۔

(198) فتوح فقراءِ متوکلین ہی کا حق ہے۔

(266) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ایسا معلوم ہورہا ہے کہ مہدی اور اس کے متبعین کے

لئے کوئی جگہ (مستقل) قیام گاہ و مسکن مقرر نہیں ہے۔

دربیانِ صحبتِ صادقان

(109) حضرتؑ کی ایک نظر ہزار سال کی مقبول شدہ عبادت سے بہتر ہے۔

(110) حضرت مہدی علیہ السلام کی تھوڑی دیر کی صحبت تمام عمر کے گناہ کی بخشش کا موجب بن سکتی ہے۔

(114) صحبتِ صادقاں اختیار کرنے کی ہدایت۔

(131) حضرتؑ کی صحبت سے استفادہ کر گزرنے والوں کو فتح مندی کی بشارت۔

دربیانِ ہجرت

(95) صحابہؓ و مہاجرین کا درجہ اُن لوگوں پر فائق ہے جو مہدی علیہ السلام کی تصدیق کے باوجود صحبت و ہجرت سے باز رہے ہیں۔

(96) فرضیتِ ہجرت۔

(98) ہجرتِ بااستقامت چاہیئے۔

(104) صادق و کامل اتباع رہے تو بعض صورتوں میں مقامِ ہجرت سے واپسی کی اجازت دی گئی ہے۔

(106) مہاجرؓ کی ولایت غیرِ مہاجر ورثہ کے لئے تسلیم نہیں کی گئی۔

(107) الف۔ ایک مہاجرؓ کا ترکہ، غیرِ مہاجر بیرونِ دائرہ رہنے والے ورثہ کے حوالہ کردیا گیا تو حضرت سید خوندمیرؓ نے سن کر پسند نہ فرمایا۔

ب۔ مہاجرین اور قاعدین ایمان میں برابر ہیں لیکن مراتب میں برابر نہیں۔

(111) ترغیبِ مسابقتِ ہجرت۔

(113) تصدیق اور ہجرت و صحبت اُسی کو نصیب ہوتی ہے جس کی روح کی حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس تصحیح ہوچکی ہو۔

(117) مہاجرینؓ کی لڑکیوں سے غیر مہاجرین کا عقد پسند نہیں کیا جاتا تھا۔

(268) ایک دفعہ حضرت مہدی علیہ السلام نے صحابہؓ سے فرمایا ایسا معلوم ہورہاہے کہ سفر کرنا ہوگا۔ صحابہؓ نے سفر کی تیاری شروع کردی۔چند دن بعد حضرتؑ نے فرمایا کہ اُس سے سفرِ باطنی مراد ہے۔

دربیانِ سَوِیَّتْ

(137) الف۔ حضرت سید محمودؓ کا فقر اور آپ کی دیانت۔

ب۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کا فعل جو خود حضرتؑ کی ذات سے مخصوص ہو اور جب کہ اس کے اتباع کا اِذن موجود نہ ہو اس پر عمل کرنے سے باز رہے ہیں۔

(138) بی بی کدبانوؓ نے گھر کے لئے اضافۂ سویت کی خواہش کی تو حضرت سید محمودؓ نے نامنظور فرمائی۔

(139) حضرت مہدی علیہ السلام نگرانی فرماتے کہ سویت میں کسی کی رعایت نہ ہونے پائے۔

(140) مال عشر کی تقسیم جب پوری ہوجائے آپؑ اٹھتے تھے۔

(141) سویت کے بغیر کسی کو کچھ لینے دینے کی اجازت نہ تھی۔ حتیٰ کہ فرزندِ ارجمند کو انگور دے دیا گیا تو آپؑ نے منھ میں سے نکال کر پھینک دیا۔

(142) حضرت ملک الہداؓ کو رعایتہً ایک سویت زیادہ دی جارہی تھی لیکن آپؑ نے قبول نہ کیا۔

(143) اِسی نوعیت کی ایک اور روایت۔

(144) سویت کے بارے میں حضرت شاہِ نعمتؓ کی قناعت۔

دربیانِ استغناء

(25) حضرت مہدی علیہ السلام کا انتہائے استغناء کہ میر ذوالنون کے وِداع کے وقت اُن کی طرف آپؑ نے التفات تک نہ فرمایا۔

(64) الف۔ اہلِ دنیا سے استغناء کی تعلیم۔

ب۔ اور اہلِ نفس جو فرمایش چاہتے ہوں اس سے بچنے کی ہدایت۔

ج۔ دائرہ میں فقراء کے لئے بیل بنڈی رکھی گئی تھی تاکہ کسی سے سوال کرنے کی نوبت نہ آئے۔

(65) حضرت سید خوندمیرؒ نمازِ جمعہ و عید کے لئے پیدل جاتے وقت اگر کوئی سواری پیش کرنا چاہتا تو انکار فرمادیا کرتے۔ مجبوراً قبول بھی فرما لیتے تھے۔

(66) پوری احتیاج رہنے کے باوجود مہاجرینِ کرامؓ کامل استغناء کی زندگی بسر کرتے تھے۔

(82) امراء کی عقیدت مندیاں اور حضرت سید خوندمیرؒ کا استغناء۔

(85) اگر کوئی فقیر کسی امیر کا خیرِ مقدم کرے یا وداع کے وقت اس کے ساتھ کچھ آگے بڑے تو منع کردیا جاتا تھا۔

(86) معتقدین کی نیاز مندیاں ارتقاءِ منازل میں حائل آسکتی ہیں۔ اس لئے استغناء کی ضرورت ہے۔

(127) حضرت سید خوندمیرؒ کے پاس جب فتوح آتی اس کی طرف آپؒ التفات نہ کرتے تھے۔

(284) الف۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں ایک دفعہ کثیر فتوح آئی تھی آپؑ نے اِسی وقت سب پر تقسیم فرمادی حتیٰ کہ ایک دفالی کو جو آخر میں آیا نہایت قیمتی مرواریدی تسبیح بھی دے دی۔

ب۔ اس وقت لوگوں کا بہت ہجوم تھا۔ بعض صحابہؓ اور حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؒ مولفِ کتابِ ہذا نے دیکھا کہ حضرت کا قدِ مبارک سب میں بلند ہے۔

دربیانِ احکامِ دائرہ

(64) دائرے میں فقراء کے لئے بیل بنڈی رکھی گئی تھی تاکہ کسی سے سوال کرنے کی نوبت نہ آئے۔

(87) الف۔ بیرونِ دائرہ، معتقدین کے گھر کسی مہاجرؓ کا جانا حضرت مہدی علیہ السلام کی بہت ناخوشی کا موجب ہوتا تھا۔

ب۔ اگر بعض گئے بھی ہیں تو خاص حالات کے تحت، لیکن اس عمل سے دوسروں کو حجت نہ لینا چاہیئے۔

(100) احکامِ دائرہ کی خلاف ورزی پر حضرت سید خوندمیرؓ کا بے انتہا رنج و جلال۔ حتیٰ کہ آپ دائرہ چھوڑ کر نکل گئے تھے۔

(101) عزیز و اقارب جو غیر تارکین تھے اُن سے ملنے جانا فقراء کے لئے ممنوع تھا۔

(102) حضرت ملک معروفؓ کو اپنی والدہ سے ملنے کے لئے جانے کی اجازت نہ دی گئی۔

(103) فقراء کو عزیز و اقارب کے پاس جانے کی ممانعت — جو گئے اُن کو دائرہ سے خارج کر دیا گیا۔

(104) ایک مخصوص موقع پر حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت سید خوندمیرؓ کو اقارب سے ملنے کی اجازت دی۔

(105) الف۔ اقارب کے پاس چلے جانے والوں کے لئے احکامِ تہدید۔

ب۔ بعض لوگ جو بعد میں رجوع ہوگئے اُن کے متعلق حکم۔

ج۔ مہاجرینؓ کا ترکہ، غیر مہاجر ورثاء کو نہیں دیا جاسکتا۔

(106) حضرت شاہِ نعمتؓ نے ایک مہاجرؓ کا ترکہ صرف فقراء پر تقسیم فرما دیا اور آیت بھی بیان کی۔

(107) ایک مہاجرؓ کا ترکہ غیر مہاجرؓ بیرونِ دائرہ رہنے والے ورثاء کے حوالے کر دیا گیا تو حضرت سید خوندمیرؒ نے یہ سن کر پسند نہ فرمایا۔

(108) غیر مہاجرین کو مہاجرینؓ کی مجلسِ مشاورت میں شرکت کی اجازت نہ دی گئی۔

(117) مہاجرینؓ کی لڑکیوں سے غیر مہاجرین کا عقد پسند نہ کیا جاتا تھا۔

(118) حضرت مہدی علیہ السلام نے نووارد و نو مصدق سے دائرہ کی لڑکی بیاہنے میں احتیاط کا حکم دیا۔

(119) بیاہ کے لئے شوہر کا انتخاب دینداری کے لحاظ سے کیا جاتا تھا۔

(120) مبتلاءِ معصیت کو مہدوی فقیر کی لڑکی نہیں دی جاتی تھی۔

(121) حضرت بندگی میاں شاہِ نعمت رضی اللہ عنہٗ نے داماد کے انتخاب میں دینداری کو نسب پر ترجیح دی۔

(22) حضرت سید خوندمیرؒ میاں عادل شاہ پر بہت ناراض ہو گئے جب کہ انھوں نے اپنی لڑکی کا عقد طالبِ دنیا سے کیا۔

(123) حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ، میاں قطب الدین پر بھی اسی لئے بہت ناراض ہو گئے تھے۔

(124) الف۔ ایک خراسانی معتقد کی دعوت میں جانے کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام نے بعض صحابہؓ کو حکم دیا۔

ب۔ اس اجازت و حکم سے جو صحابہؓ واقف نہ تھے انھوں نے جانے والوں پر اعتراض کیا۔ تو حضرت مہدی علیہ السلام نے سن کر فرمایا: "جو گئے میری اجازت سے گئے اور جو لوگ نہیں گئے بہت اچھا کئے۔

(125) حضرت سید محمود رضی اللہ عنہٗ کے ماموں صاحبؓ کسی دعوت میں خفیہ طور پر مجبوراً چلے گئے لیکن ماموں کا محترم رشتہ کسی رعایت کے قابل نہ رہا۔ حضرت سید محمودؓ نے باز پرس کی زجر و توبیخ فرمائی ادھر ماموں صاحبؓ کی دینداری کا وہ حال کہ تسلیم و رضا میں اپنی عزت اور وجاہت کو انھوں نے قربان کر دیا

(126) کا سبین کے لئے بھی زجر و توبیخ و تہدید کہ ایسا طریق نہ اختیار کریں جس سے فقراء کے توکل میں خلل واقع ہو جائے۔

(128) دنیاداروں سے فقراء کا ربط پسند نہ کیا جاتا تھا۔

(129) حضرت سید محمودؓ کا بادشاہ زادی کے خط پر اس لئے رونا کہ یہ اہلِ دنیا سے ربط کی علامت ہے۔

(130) ایک امیر کے گھر پر ایک شخص فقرائے مہدویہ کا بھیس بدل کر گیا تو آئینِ دائرۂ مہدویہ کی شہرت کی بناء پر اس کی سخت ذلت و مذمت کی گئی۔

(243) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص دو کپڑے رکھتا ہو برہنہ شخص کو نہ دے تو وہ منافق ہے۔

(244) حضرت سید محمودؓ کے دائرہ میں جن لوگوں سے خلاف ورزیاں سرزد ہوتیں اُن کی پوری تحقیق اور تمام صحابہؓ و مہاجرینِ رضوان اللہ عنہم اجمعین کے مشورہ کے بعد حضرت سید محمود رضی اللہ عنہٗ از روئے شرع احکام جاری فرمایا کرتے تھے۔

(301) حضرت مہدی علیہ السلام نے لیلۃ القدر میں دوگانہ باجماعت خود اپنی امامت میں ادا فرمایا اور حضرت سید خوندمیرؓ نے بھی اس کی پابندی کی ہے۔

دربیانِ تاکیدِ عمل

(63) عمل کی کوشش کی جائے نہ ہوسکنے کی صورت میں احکام چھپانے کی کوشش، حق پوشی ہے۔ اور یہ بھی کفر ہے۔

(133) حضرت مہدی علیہ السلام آثارِ متبرکہ طلب کرنے والوں سے فرمایا کرتے کہ " عمل کرو بندہ کا پوست بھی پہن لوگے تو بغیر عمل نجات نہ مل سکے گی۔

(134) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ " پرسش عمل کی ہوگی نہ کہ نسب کی"۔

(191) حضرت مہدی علیہ السلام فقراء کے حجروں میں فقراء کی بہ ذاتِ خود نگرانی فرماتے تھے۔ اگر تعمیلِ

حکم میں پاتے تو خوش ہوتے ورنہ زجر و توبیخ فرماتے تھے۔

(193) صرف اقرار و اعتقاد کافی نہیں ۔ عمل کی سخت ضرورت ہے۔

(223) ثُمَّ اَوۡرَثۡنَاالۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَامِنۡ عِبَادِنَاج فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَمِنۡهُمۡ ۚ مُّقۡتَصِدٌ --الخ (سورة فاطر-32) کی تفسیر میں " ظالم لنفسہٖ" "مقتصد" " سابق بالخیرات" کی توضیح حضرت مہدی علیہ السلام نے بیان فرمائی۔

(238) حضرت مہدی علیہ السلام آثارِ متبرکہ طلب کرنے والوں سے فرمایا کرتے تھے کہ عمل کرو بندہ کا پوست بھی پہن لوگے تو بغیر عمل نجات نہ مل سکے گی۔

(286) حضرت سید محمودؒ نے فرمایا " قال با حال چاہیئے"۔

(299) حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے آخر وقت رونے والوں سے فرمایاکہ " اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس طرح باخبر کرنا تھا کر چکا اب عمل کرنا یا نہ کرنا تم جانو۔"

دربیانِ ایمان

(17) ایمان گھٹنے بڑھنے کے بارے میں علماء کا سوال ۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا جواب۔

(220) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ " ایمان ذاتِ خدا ہے"۔

دربیانِ رموزِ حقیقت

(88) تا بیانِ حق عوام کے فہم سے بالاتر ہے اس لئے

(89) مخالفت کرنے لگتے ہیں۔

(221) حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت مہدی علیہ السلام تک فیضانِ ولایت جو آیا ہے اس کی توضیح حضرتؒ نے تمثیلی انداز میں بیان فرمائی ہے۔

(226) شریعت سے متعلقہ امور بیان کئے جاسکتے ہیں اور حقیقت کے مسائل بیان میں نہیں آسکتے۔

دربیانِ علمِ خواندن

(21) علم پڑھنے کے بارے میں علماء کا سوال۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کا جواب۔

(158) تا ایک صحابیؓ کا علم پڑھنے کی اجازت چاہنا،

(159) حضرتؐ کا جواب۔

(160) حضرت ملک بخنؒ کا قرآن خوانی کی نسبت سوال۔ حضرت بندگی میاں سید خوند میرؒ کا جواب۔

(161) حضرت بندگی میاں شاہِ نظامؒ کے ہاتھ میں حدیث کی کتاب تھی حضرت مہدی علیہ السلام نے مطالعہ سے منع فرمایا اور شغلِ ذکر میں منہمک رہنے کی ہدایت فرمائی۔ ایک عرصہ بعد حضرتؐ نے اس کے

مطالعہ کا حکم دیا۔

(162) احمق کے ضمیر کی سختی کی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان۔

(163) الف۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے علمِ دین سیکھنے کی اجازت دی ہے۔

ب۔ حضرتؑ کے رفقائے کرام رسمیات کے طور پر نہیں، بلکہ با معنی، حقائق شعارانہ طریق پر عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔

(164) حضرتؑ نے علمِ لابدی کی تحصیل کا حکم دیا ہے۔

(165) حضرتؑ نے فرمایا کہ قرآن سمجھنے کے لئے نورِ ایمان کافی ہے۔

(166) تا ایک کتاب پڑھنے سے حضرتؑ نے اس لئے منع فرمایا کہ شغلِ ذکر کا جو درس دیا گیا تھا اس

(169) کی مشق مقدم تھی تاکہ باطن کھل جائے اور وہ کتاب بخوبی سمجھ سکیں۔

(170) الف۔ صرف امی ہی کو علمِ لدنی عطا ہوتا ہے۔

ب۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو جب تعلیمِ بلاواسطہ کا فیضان ہونے لگا تو علومِ کسبیہ ماند پڑ گئے۔

(171) امی سادہ لوح ہوتا ہے۔ اس میں قبولیت کی استعداد عموماً پائی جاتی ہے۔

(172) بعض نے علمِ ظاہر کی تحصیل کی اجازت چاہی۔ حضرتؑ نے ایک رباعی پڑھ دی جس کا مفہوم یہ ہے کہ

اس علمِ فریضہ کی طلب پیدا کرو جس سے صفاتِ حق کی تحقیق ہو سکے۔

(173) الف۔ بہت پڑھ لینے کے بعد غرور وتکبر اور غلبۂ طلبِ دنیا کے اندرونی حملہ سے بچنا چاہیئے۔

ب۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے ہی سے بچ سکتے ہیں۔

(236) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایاکہ جس نے علم نہ پڑھا ہو بیانِ قرآن کرے تو وہ بے دیانت ہے۔

(237) حضرت شاہِ نظامؒ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کی کہ اجازت ہوتو بندہ خلوت سے کبھی باہر نہ آئے گا۔ حضرتؑ نے فرمایاکہ کسی سے دین کا بیان سنو یا خود کسی کو سناؤ۔

(278) بعض لوگ وعظ یاکسب یا علمِ ظاہری چھوڑ دینے کی اجازت چاہتے تاکہ ذکر قائم ہو۔ حضرت مہدی علیہ السلام ہر ایک کو یہی جواب دیتے کہ کیوں چھوڑتے ہو ذکر کی کوشش کرو۔ اگر کوئی بغیر پوچھے ترک کردیتے تو آپ فرماتے کہ تم نے مردانگی کی ہے۔

دربیانِ ناسخ و منسوخ

(97) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایاکہ قرآنِ مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔ اوراس میں تکرار و جملۂ معترضہ اور حرفِ زائدہ بھی نہیں ہے (یعنی ہر ایک اپنے محل وموقع کے لحاظ سے بجائے خود مخصوص ہے) اوراس کا استعمال بے ضرورت نہیں ہوا ہے۔

دربیانِ حرمتِ اذاں و تکبیرِ اولیٰ

(208) حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کا بھی یہی عمل تھا۔

(209) الف۔ جماعت کی نماز میں شریک ہوتے وقت کوشش کی جائے کہ تکبیرِ اولیٰ فوت نہ ہو۔

ب۔ حضرت مہدی علیہ السلام اذاں سننے کے بعد ہاتھ سے لقمہ چھوڑ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

دربیانِ اخلاق و آدابِ صحابہؓ

(78) تا (79) ملاقات کے وقت صحابہؓ کا باہمی برادرانہ و مساویانہ برتاؤ۔

(80) صحابہؓ منتظرِ سلام نہ رہتے تھے۔ کسی بھائی کو پنکھا نہ کرنے دیتے تھے۔

(81) الف۔ صحابہؓ کسی کو جوتے اٹھانے نہ دیتے تھے۔

ب۔ حضرت میاں عبدالرشیدؒ اس کتاب کے مولف لکھتے ہیں کہ صحابۂ کرام میں اتنی زیادہ تواضع تھی کہ تفصیل متعذر ہے۔

(145) حضرت سید محمودؒ کا فقراء کے لئے ایثار اور جذبۂ دستگیری۔

(146) الف۔ حضرت سید محمودؒ کا فقراء کے لئے ایثار اور جذبۂ دستگیری۔

ب۔ فقراء کو کھانے کے لئے قرض کرنے کی ممانعت۔

(235) حضرت سید محمودؓ کے وصال کے بعد صحابہؓ و مہاجرینؓ کا بیانِ قرآن کی نسبت باہم ایک دوسرے کی طرف توجہ کرنا بالآخر حضرت سید خوندمیرؓ کا بیانِ قرآن کرنا۔

(248) حضرت مہدی علیہ السلام نے نیستی و فنا کی تعلیم دی ہے۔ دوسروں پر اپنی فضیلت بیان کرنا ہستی کی صفت ہے۔ اپنے آپ کو اہلِ فضل سمجھنا مہدی علیہ السلام کے فرمان کے خلاف ہے۔

(263) الف۔ حضرت سید محمودؓ و حضرت سید خوندمیرؓ کا باہم انتہائی مخلصانہ و برادرانہ برتاؤ۔

ب۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے سیدینؓ کو برادرِ حقیقی کی بشارت دی ہے۔

دربیانِ فضائلِ صحابہؓ

(69) جس طرح اصحاب صفہؓ دورِ نبوت میں تھے اسی طرح اصحابِ مہدیؑ دورِ ولایت میں ہیں۔

(222) حضرت سید خوندمیرؓ نے یہ روایت بار بار بیان فرمائی ہے کہ وصال کے وقت حضرت مہدی علیہ السلام حضرت میاں امین محمدؒ کے گود میں سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے جب حضرت سید خوندمیرؓ پہنچے تو حضرتؑ نے اُن کے گود میں سر رکھدیا۔ اور یہ آیۂ شریفہ تلاوت فرمائی۔۔۔۔ " قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ "۔ پھر آپ نے یہ آیہ شریفہ تلاوت فرمائی۔ "وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ"۔(سورۃ یوسف۔ 108)

(246) حضرت سید محمودؓ و حضرت سید خوندمیرؓ اپنے رفقاء کی جماعت کے ساتھ فراہ مبارک کے قریب پہنچے

تو حضرت مہدی علیہ السلام نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور اِن دو جوانوں کی خصوصیات بیان فرمائیں۔

(247) دو نوجوانوں کی فضیلت اور اُن کے نام کی تخصیص کے متعلق صحابہؓ میں گفتگو ہوئی اور حضرت بی بی بون رضی اللہ عنہا سے اس روایت کی سب صحابہؓ کی موجودگی میں تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ دو نوجوانان حضرت سید محمود و سید خوندمیر ہیں رضی اللہ عنہما۔

(249) الف۔ بعض مہاجرینؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے دو جوانوں کی تخصیص نمازِ عصر کے بعد جس وقت بیان فرمائی اس روز نمازِ عصر میں حضرت سید خوندمیرؓ پر حق تعالٰی کی جانب سے بشارت کا انکشاف ہوا تھا۔

ب۔ اس روز دوسرے صحابہؓ کے لئے بھی بشارات بیان ہوئی ہیں۔

(250) حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت سید خوندمیرؓ کا ہاتھ پکڑ کر حجرہ میں لے جاکر اپنے سینۂ مبارک پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ اس سینہ میں نزول ہوتا ہے وہ تمہارے سینہ میں ہوتا ہے۔ پھر سید خوندمیرؓ کے سینہ پر دستِ مبارک رکھکر فرمایا کہ جو کچھ تمہارے سینہ میں نزول ہوتا ہے بندے کے سینہ میں اس کا ظہور ہوتا ہے۔

(251) الف۔ حضرت میاں یوسفؓ کا روحی تجلی کی وجہ (ہوآہ) کرنا۔

ب۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا حضرت سید محمودؓ کو اُن کے مقام کی خبر دینا اور اپنے مقام تک رسائی کی تمنا پیدا کرانا۔

ج۔ حضرت سید خوندمیرؓ کے شرفِ تجلی اور کمالِ ضبط کا بیان حضرت مہدی علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے۔

(252) حضرت مہدی علیہ السلام نے جامع مسجد تشریف لے جاتے ہوئے فرمایا " بھائی سید محمودؓ میرے برابر مت چلو۔ آگے ہوجاؤ یا پیچھے خدائے تعالیٰ غیور ہے۔

(253) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بھائی سید محمودؓ تم کو سیرِ نبوت اور سید خوندمیرؓ کو سیرِ ولایت حاصل ہے۔

(254) حضرتؑ نے فرمایاکہ یہ دو جواناں جو سیدھے و بائیں جانب بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے لئے فرمان ہورہا ہے ان (کے باطن) کی پرورش ہماری بارگاہ سے بے واسطہ ہورہی ہے۔

(255) الف۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے (فرامین پر صحابہؓ کا ایقان۔

ب۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے شرفِ بیانِ قرآن پر اکثر صحابہؓ کا اتفاق۔

(256) حضرت سید خوندمیرؓ نے بار بار اس کا ذکر فرمایا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اُن کے حجرے میں تشریف لایا کرتے اور حق تعالیٰ کی جانب سے اُن کے حق میں بشارت سنایا کرتے تھے۔

(257) حضرت سید خوندمیرؓ کے ایک خواب کی تعبیر میں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایاکہ تم حاملِ بارِ ولایت ہو تم کو میری ذات میں فنا حاصل ہے۔

(259) حضرت سید خوند میرؒ نے خواب دیکھا کہ بعض صحابہؓ اُن کی مخالفت کررہے ہیں ۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے سن کر فرمایا ایسا ہی ہے۔

(260) حضرت مہدی علیہ السلام نے دو صحابیوںؓ کو ابراہیم علیہ السلام کے مقام کی سیر حاصل ہونے کی بشارت دی۔

(261) حضرت سید خوند میرؒ نے دیدارِ الٰہی جو بارِ امانت ہے اس کو پورا کرلیا۔ صرف ایک امانت (شہادت) باقی ہے۔

(262) حضرت سید خوند میرؒ اور اُن کے رفقائے کرام کو دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونے کی بشارت۔

(263) حضرت سید محمودؒ کے لئے جو بشارتیں دی گئیں وہ حضرت سید خوند میرؒ کے لئے بھی دی گئیں دونوں کو برادرِ حقیقی کا لقب عطا ہوا۔

(269) حضرت شاہِ نعمتؒ کے ایک خواب سے نفس و ہوس پر غالب ہوجانے کی تعبیر حضرت شاہِ خوند میرؒ نے فرمائی۔

(271) حضرت شاہِ نعمتؒ کو اُن کے توکل کے مرتبہ کی بشارت۔

(272) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے لوگ بھی رہیں گے جن سے اقامتِ دین میں ترقی ہوگی۔

(302) حضرت شاہِ نظامؒ کو حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف سے دیدن و چشیدن1، دریا نوش 2 ، مست ہشیار3 ، کشکِ ملامت 4 ، مل ھو کل فیہ 5 ، گواہِ رویتِ الٰہیِ چشمِ سر 6 ، رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ (سورۃ النور۔37) بشارتیں عطا کی گئیں۔

دربیانِ قَاتَلُوا وَ قُتِلُوا

(174) حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کی شہادت سے قبل علماء و حکام کی جانب سے مہدویوں کو بہت کچھ اذیتیں دی گئی ہیں اور قتل کے فتوے جاری کئے گئے ہیں اور حضرتؓ نے اپنے مذہب کی صفائی پیش کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔

(175) منکرین کی فوج کا حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے اخراج کا مطالبہ اور حضرتؓ کا جواب۔ نیز حضرتؓ نے پیش آنے والے بعض امور کو صاف صاف بلکہ زور دے کے بیان فرمایا ہے۔ آپؓ نے جو جو فرمایا من و عن پورا ہوا۔

(176) بعض صحابہؓ نے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے خلاف تحریر تیار کرکے روانہ کی اس پر باہم بحث و گفتگو بھی ہوئی اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنے موقف کو واضح کرنے کی سعی فرمائی ہے۔

(177) جنگ کے آثار بالکل سامنے آ چکے تو کتبہ سے جن صحابہؓ کا تعلق تھا انھوں نے حکومتِ وقت سے ربط قائم کرنے اور جنگ کو ٹال دینے کی کوشش کی۔ اور مہلت چاہی۔ اور اس قتال کو نا جائز قرار دیا۔

(178) حضرت بندگی میاں شاہِ دلاور رضی اللہ عنہٗ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہو چکا کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے جو کچھ کیا حق پر کیا ہے۔

(179) حضرت میاں ملک جیو رضی اللہ عنہٗ نے چالیس دن رات با وضو رہ کر خدائے تعالیٰ سے معلوم کیا کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے جو کچھ کیا برحق تھا۔

(180) حضرت بندگی میاں ملک جیوؒ نے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ کے برحق ہونے پر استدلال کرنے کا پرزور دعویٰ فرمایا ہے۔ (حالانکہ یہ بزرگ کتبہ نویسوں میں شامل تھے)

(181) حضرت بندگی میاں شاہِ نعمتؒ نے بندگی میاں سید خوندمیرؒ کا ساتھ نہ دینے پر اظہارِ افسوس کیا۔

(182) صفتِ قاتلوا و قتلوا کے ظہور کی بشارت۔

(183) صفتِ قاتلوا و قتلوا کا پورا ہونا حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ کی ذات سے مخصوص تھا۔

(184) طریق قتال اور کلمہ گویوں سے قتال جائز ہونے کے بارے میں توضیحات۔

(186) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کو عمداً قتل کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

(187) حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے ملا شیخ کبیر شیخ الاسلام کے پاس ایک خط روانہ فرمایا ہے۔ جس میں اپنے مذہب کی حقیقت واضح فرمائی۔

(245) حضرت سید خوند میرؓ کی تاریخ شہادت پر ایک نظم میں لفظِ "ظل" (930) سے سنِ شہادت معلوم ہوتا ہے۔

(298) فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ --الخ(سورۃاٰل عمران-195) پر حضرت مہدی علیہ السلام نے بیان فرمایا اور حضرت سید خوند میرؓ پر جو سختیاں پڑنے والی تھیں بیان فرمائیں۔

دربیانِ تاویل و تحویل

(51) حضرت سید خوند میرؓ نے فرمایاکہ فرامینِ حضرت مہدی علیہ السلام میں تاویل و تحویل کی جائے تو بندہ ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔

(185) حضرت بندگی میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت سے حضرت کے آخر وقت تک استفادہ کیا ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام کے فرامین میں کوئی تاویل و تحویل کرنا آپ نے مہدی علیہ السلام کی خلاف ورزی قرار دی ہے۔

دربیانِ اتفاق و اتحاد و ایثار

(90) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایاکہ آخر زمانہ میں مباحثہ کرنے والی دو جاہل جماعتوں کی وجہ سے دین کو نقصان پہنچے گا ایک جماعت معانی (باطن کے مسائل) میں غلو کرے گی اور ایک جماعت ظاہر لفظ پر

اڑ جائے گی۔ دونوں کو دین سے بہرہ حاصل نہ رہے گا۔ (اللھم احفظنا عن الشرورو الفتن)

(240) نصرتِ دین ، باہمی اتفاق اور ایثار الموجود سے ہو سکتی ہے۔ اور ہزیمتِ دین ، باہمی اختلاف اور بخل کی وجہ ہوا کرتی ہے۔

(241) ایک کمرے میں دو فقیر ہوں تو باہم خدمت و مدد کریں تاکہ عبادتِ الٰہی دونوں کے لئے آسان ہو۔ بلکہ تمام ضروریات میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے۔

(242) حضرت سید خوندمیرؒ ابتلا کے وقت خود کمبل پہن لیتے گھر میں جو رہتا سب کچھ فقراء پر تقسیم کر دیتے تھے۔

(243) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص دو کپڑے رکھتا ہو برہنہ شخص کو نہ دے تو وہ منافق ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقلیاتِ حضرت بندگی میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین۔ والعاقبۃ للمتقین۔ والصلوٰۃ والسلام علٰی رسولہٖ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین۔ والسلام علی الامام فی آخرالزماں من حضرۃ الرحمان من حضرۃ الرحمان الموعود فی القراٰن المخاطب بالمھدی باللسان من نبی الرحمان علیہ الصلوٰۃ و السلام وعلٰی الاسرۃ الاطھار والمھاجرین الابرار۔ وعلٰی تابعیھما الٰی یوم الدین۔ واٰخرین 1 منھم نورالیقین۔

بدال اسعدک اللہ تعالٰی فی الدارین۔ چند منقولات ازحضرت مہدی 2 صلی اللہ علیہ وسلم و یاران وتابعین وے دریں اوراق نبشتہ شد تا طالبِ صادق مستفید گردد و براں اعتقاد کند۔ و در عمل آرد۔۔۔ بتوفیقِ اللہ تعالٰی وعونہ 3 الحمیم۔

سب کچھ تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام عالموں کا رب ہے جو رحمٰن و رحیم ہے اور قیامت کے دن کا مالک ہے۔ اور عاقبت، متقین کے لئے ہی ہے اور درود و سلام نازل ہو۔اس کے رسول حضرت محمدؐ پر اور آپؐ کی آل اور آپؐ کے تمام اصحابؓ پر اور بارگاہِ رحمان سے سلام نازل ہو امامِ آخر الزماں پر جن (کی بعثت) کا وعدہ قرآن میں کیا گیا ہے اور جن کی نبی الرحمٰن علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے مہدی کا خطاب دیا گیا ہے۔ اور سلام نازل ہو تمام پاک (خاصانِ خدا صحابہِ مہدیءِ موعودؑ) اور مہاجرینِ ابرار اور سلام نازل ہواُن دونوں (خاتمین علیہما السلام) کے تابعین پر قیامت کے دن تک اور اُن میں کے پچھلے لوگوں پر رحمت نازل ہو جو یقین کے نور ہیں۔۔واضح ہو

1- ای من التابعین 2۔ ازحضرت مہدی علیہ السلام (ا۔ا) (ا۔ب) (د۔ب) (ا۔ج) 3۔ وعزدوالعمیم (ب۔ا)

خدا تمہیں دو جہاں میں سعادت عطا فرمائے کہ حضرت مہدی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ اور آپؐ کی اتباع کرنے والوں کی چند نقلیات اس رسالہ میں لکھی گئی ہیں تاکہ طالبِ صادق اللہ تعالٰی کی توفیق اور عام مدد سے فائدہ حاصل کرے اور اُن پر اعتقاد رکھے اور عمل کرے۔

(1) حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند ہر کہ نقل کند از من اگر آں نقل موافقِ کلامِ حق تعالٰی 1 است آں نقل درست و از من است۔ و اگر موافقِ کلام اللہ 2 نیست از من نیست۔ یا نقل کنندہ را در وقتِ شنیدن دل حاضر نہ بودہ باشد۔ بداں سبب سہو شدہ است۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص میری نقل بیان کرے اگر وہ حق تعالٰی کے کلام کے موافق ہے تو وہ نقل درست ہے۔ اگر اللہ کے کلام کے موافق نہیں ہے تو وہ میری نقل نہیں ہے یا (سمجھ لیا جائے کہ) سننے کے وقت ناقل کا دل حاضر نہ رہا ہوگا جس کی وجہ سہو ہوگیا ہے۔

(2) نیز فرمودند کہ ہر حدیثے کہ با ذاتِ ایں بندہ موافق نیست آں صحیح نیست۔

ترجمہ:- نیز حضرت نے فرمایا کہ جو حدیث اِس بندہ کے (قول و فعل کے) موافق نہیں صحیح نہیں ہے۔

---

1 – موافق کلامِ خدائے تعالٰی و حدیثِ رسول اللہ باشد (ب۔ا) 2۔ موافقِ قرآن المجید و حدیث نیست (ب۔ا)

باب اول

دربیانِ ثبوتِ مہدیت حضرت مہدی علیہ السلام

(3) حضرت مہدی علیہ السلام درثبوتِ مہدیتِ خود ایں آیت خواندند۔

اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰٓى اِمَامًا وَّرَحۡمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ ۖ اِنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝ (سورۃ ھود۔17)

بیان کردہ فرموند کہ ازحق تعالٰی بے واسطہ می شنوم کہ ایں آیت درحق تست۔و مراد ازمن کہ در " اَفَمَنۡ كَانَ " مذکور است ذات تست و مراد از " بَيِّنَةٍ " اتباعِ ولایتِ 1 حضرت مصطفیٰ است قولًا و فعلًا وحالًا 2 کہ تعبیر از ولایتِ محمدیؐ دارد کہ ولایتِ خاص است مرذاتِ مصطفیٰ را است صلی اللہ علیہ وسلم و مراد از " شاهدٌ " قرآن است وتورایت 3 و مشارٌالیہ از " اُولٰئِکَ " اتباعِ امم و مراد ازضمیر " بِهٖ "ذاتِ مہدیست و مراد ازضمیر " بِهٖ "دیگرنیزذاتِ مہدی علیہ السلام است۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی مہدیت کے ثبوت میں یہ آیت پڑھی ہے ۔(اللہ تعالٰی فرماتا ہے) کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے " بینہ " پر ہو اور اس کے پیچھے اس کے رب کی طرف سے گواہ (قرآن) ہو اور

1۔"ولایت" ان نسخوں میں نہیں ہے(ب-ا)(د۔ب)2۔قولاً ، فعلاً وحالاً و مراد از شاہد(ا۔چ) 3۔" توریت " ان نسخوں میں نہیں ہے(ب۔ا)(د۔ب)

اس کے پہلے (کی) کتاب موسیٰ (توریت) جو امام و رحمت ہے (وہ بھی اس کی) گواہ ہو (کیا وہ اور طالبِ حیاتِ

دنیا دونوں برابر ہوجائیں گے؟) وہ لوگ (جو اس وقت مختلف جماعتوں میں بٹے ہوں گے) اس پر ایمان لائیں گے اور ان جماعتوں میں کا جو شخص اس سے کفر کرے گا۔پس اس کی وعدہ گاہ جہنم ہے۔پس (اے محمدؐ) تو اس کے متعلق شبہ میں نہ رہ، بلا شبہ وہ تو تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ (اس آیت کی تفسیر) بیان کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے بلاواسطہ سن رہا ہوں کہ یہ آیت تیرے حق میں ہے۔اور "اَفَمَنۡ کَانَ" میں "مَنۡ" جو مذکور ہے اس سے مراد تیری ذات ہے۔اور "بَیِّنَہٍ" سے مراد حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کی اتباع ہے۔قولاً و فعلاً و حالاً اور ولایتِ محمدیہؐ سے مراد وہی خاص ولایت ہے جو حضرت مصطفیٰ ﷺ کی ذات سے مخصوص ہے۔اور "شَاهِدٌ" سے مراد قرآن اور توراۃ ہے اور "اُولٰئِکَ" کا مشارٌالیہ اتباع کرنے والی امتیں ہیں۔اور پہلی ضمیر "بِہٖ" سے مراد مہدیؑ کی ذات ہے۔اور دوسری ضمیر "بہٖ" سے بھی مہدیؑ کی ذات ہی مراد ہے۔

(4) و نیز فرمودند ہر کہ مراد از لفظِ قرآنِ مجید بہ رائے خود گوید او دریں آیت داخل است۔ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ---------- الخ (سورۃ الانعام-144) بندہ ہرچہ میگوید بہ رائے 1 نمی گوید بلکہ بامراللہ بے واسطہ میگوید۔ وَاِنۡ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیۡہِ کَذِبُہٗ ۚ وَاِنۡ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبۡکُمۡ بَعۡضُ الَّذِیۡ یَعِدُکُمۡ ؕ (سورۃ المؤمن-28)

1- ازخود (ا-ا)(غ-ب)(د-ب)(ا-چ)

ترجمہ :- نیز فرمایاکہ جو شخص قرآن کے الفاظ کی مراد اپنی رائے سے بیان کرے وہ اس آیت (کی وعید) میں داخل ہے۔ (ترجمۂ آیت) پھر اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھے (سورۃ الانعام) 144 بندہ جو کچھ کہتا ہے اپنی رائے سے نہیں کہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے بے واسطہ حکم سے کہتا ہے۔(ترجمۂ آیت) اور اگر جھوٹا ہے تواس کے کذب کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اگر سچا ہے توتم پر اس (عذاب) کا کچھ حصہ تو عاید ہو گا جس کا یہ تم سے وعدہ کرتا ہے (سورۃ المؤمن۔28)

(5) و درآیاتِ دیگر نیز فرمود کہ فرمان میشود کہ ازیں تابعِ ذات تُو مراد است۔اظہار بکن والا عاصی شوی۔

دیگر۔ فَاِنۡ حَآجُّوۡکَ فَقُلۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡہِیَ لِلّٰہِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ (سورۃ اٰل عمران۔20)

دیگر۔ وَاُوۡحِیَ اِلَیَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَکُمۡ بِہٖ وَمَنۡۢ بَلَغَ ؕ (سورۃ الانعام۔19)

دیگر۔ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ حَسۡبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ع (سورۃ الانفال۔64)

دیگر۔ قُلۡ ہٰذِہٖ سَبِیۡلِیۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ ۟ قف عَلٰی بَصِیۡرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیۡ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ (سورۃ یوسف۔108) وامثالھا [1]

ترجمہ :- اور دوسری آیات کے بارے میں بھی فرمایاکہ حکم ہورہا ہے کہ تابع سے تیری ہی ذات مراد ہے۔ (پس اپنے منصبِ مہدیت کو) ظاہر کردے ورنہ تو نافرمان ہوگا۔چنانچہ (قرآنِ مجید میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر تجھ سے حجت کریں تو کہہ دے (اے محمدؐ) کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا ہے اور میرا تابع (بھی یہی کرے

1۔ وامثالھا صرف ایک نسخہ میں ہے۔(ب۔ا)

گا) (سورۃ اٰل عمران ۔ 20)

اور فرمایا ہے یہ قرآن میرے پاس اس لئے بھیجا گیا ہے کہ میں اس کے ذریعہ تم کو ڈراؤں اور وہ شخص (بھی ڈرائے گا) جس کو (مہدیؑ کو) یہ قرآن پہونچے ۔ (سورۃ الانعام ۔ 19)

اور فرمایا ہے :- اے نبیؐ! اللہ تیرے لئے کافی ہے اور اس شخص کے لئے بھی کافی ہے جو مومنین میں تیرا تابع (مہدی) ہوگا (سورۃ الانفال ۔ 64)

اور فرمایا ہے کہہ دے (اے محمدؐ) یہ میرا راستہ ہے میں تم کو اللہ کی طرف بصیرۃ پر بلاتا ہوں اور وہ شخص (بھی بلائے گا) جو میرا تابع (مہدی) ہے ۔ سبحان اللہ ہم دونوں مشرک نہیں ہیں (سورۃ یوسف ۔ 108)

(6) نیز فرمودند کہ بندہ1 را حق تعالٰی بر خلق فرستاد و اعلام کرد کہ تمام عالم کہ دعوے دین و اسلام میکند برسم و عادت و بدعت مشغول شدہ است و حقیقتِ مقصودِ دینِ اسلام در ایشاں نماندہ است مگر در مجذوباں۔

ترجمہ :- نیز فرمایا کہ بندہ کو اللہ تعالٰی نے (ایسے وقت) دنیا میں بھیجا اور (ایسے وقت بندے کی مہدیت کا) اعلان کیا (جب) کہ دنیا کے وہ تمام لوگ جو دینِ اسلام (کے اتباع) کے دعوے دار ہیں رسم و عادت و بدعت میں مشغول ہوچکے ہیں ۔ اور دینِ اسلام کی حقیقت اور اُس کا اصل مقصود اُن میں باقی نہیں رہا ہے مگر ہے تو صرف مجذوبوں میں ہے ۔

1۔بندہ از حق تعالٰی (د۔ب)(ا۔ا)

(7) و فرمان شد که کلیدِ خزانۂ ایمان بدستِ تو داده ام و ناصرِ دینِ محمدیؐ تُرا گردانیده ام 1 ۔ و من ناصرِتُو ام برد 2 دعوت کُن هر که ترا قبول کند مومن باشد و هر که انکار کند کافر گردد۔

ترجمہ :- اور فرمان ہوا کہ میں نے ایمان کے خزانہ کی کنجی تیرے ہاتھ میں دے دی ہے اور تجھ کو دینِ محمدیؐ کا ناصر بنایا ہے اور تیرا ناصر میں ہوں۔ جاؤ دعوت (مہدیت) کرو۔ جو شخص تم کو قبول کرے مومن بنے گا اور جو انکار کرے کافر ہو جائے گا۔

(8) و بازفرمان شد که علم اولین و آخرین و بیانِ چهار3 کتاب و فرقان بمراد الله تُرا دادم۔

ترجمہ :- پھر فرمان ہوا کہ تجھ کو اولین و آخرین کا علم اور چاروں کتب (جن میں قرآن بھی ہے) کا بیان اللہ کی مراد کے موافق میں نے تجھے دیا ہے۔

(9) و نیز حضرت مهدی علیه السلام فرمودند که اگر بنده درخلوت قرآن مطالعه کرده در و معانی اندیشده بیرون آمده 4 بیان میکند۔ بنده ظالم و مفتری علی الله باشد بنده هر چه میگوید و میکند و میخواند با امر الله و باذنه 5 میگوید و می کند و میخواند هر آیتے که می نمایند بنده میخواند 6 و هر بیانے که تعلیم میکند بیان میکند۔" عُلِّمْتُ مِنَ اللهِ بِلَا وَاسِطَةٍ جَدِيْدَ الْيَوْمْ "حالِ بنده است۔

ترجمہ :- نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر بندہ خلوت میں قرآن کا مطالعہ کرکے معانی سوچ کر باہر آتا اور بیان کرتا ہے تو بندہ ظالم اور اللہ پر بہتان لینے والا ہوگا۔ بندہ جو کچھ کہتا ہے کرتا ہے اور پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم اور

1۔ کردم (د۔ب) (ا۔ا) 2۔ "برد" نہیں ہے (ب۔ا) 3۔ بیانِ فرقان و معانیِ قرآن ترا دادم (ب۔ا) (د۔ب)- مشغول شد ند (ب۔ا) 4- بیرون می آید (غ۔ب) (ا۔چ) (ا۔ا) (د۔ب) 5۔باذنہٖ نہیں ہے (ا۔ب) 6۔می خواند و ہمی بیان که تعلیم میکند بنده بیان می کند (ا۔ا) (ب۔ا)

اس کی اجازت ہی سے کہتا ، کرتا اور پڑھتا ہے ۔ جو آیت بھی بندہ کو دکھائیں بندہ پڑھتا ہے ۔ اور جیسے بیان کی تعلیم (اللہ تعالٰی) بندے کو دے بیان کرتا ہے ۔ " عُلِّمْتُ مِنَ اللهِ بِلا وَاسِطَةٍ جَدِيْدَ الْيَوْمْ " (مجھے اللہ کی جانب سے روزانہ تعلیم ہواکرتی ہے) بندہ کا حال ہے ۔

(10) و نیز فرمودند که فرمان می شود که " ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ " درحق تست و تُرا وارثِ ولایت خاص محمدیؐ گردانیدم و اتباعِ تام تُرا روزی کردم ہر که تُرا شناخت مرا شناخت و ہر که تُرا نه شناخت مرا نه شناخت۔

ترجمہ :- نیز فرمایاکہ حکم ہورہا ہے کہ آئیہ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ تمہارے حق میں ہے اور میں نے تم کو خاص ولایتِ محمدیہؐ کا وارث بنایا اور تمہیں اتباعِ تام عطا کیا ہے ۔جس نے تمہیں پہچانا مجھے پہچانا جس نے تمہیں نہ جانا مجھے نہ جانا۔

(11) و نیز فرمودند که حق تعالٰی بنده را مراتبِ انبیاء و اولیا و مومنین و مومنات در احوالِ جمله موجودات ہمچناں معلوم کرده است چنانچه کسے چیزے در دست دارد و به ہر طرف آن چیز را میگرداند 1 تاکماحقهٗ بشناسد چنانچه صراف می کند تا واقف شود برجیات دوردات و مہرزر 2 و نقره۔

ترجمہ :- نیز فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے بندہ کو تمام انبیاء و اولیا و مومنین و مومنات کے مراتب اور تمام موجودات کے حالات اس طرح معلوم کردیا ہے جیساکہ کوئی شخص کسی چیز کو ہاتھ میں لے کر ہر طرف پھیر پھیر کر دیکھ سکتا ہے تاکہ کما حقہٗ تحقیق کرسکے ۔ جیساکہ صراف سونے چاندی کی خوبی یا خرابی سے واقف ہو سکتا ہے ۔

1۔ برگرداند (ا۔ا) 2۔ زر نہیں ہے (ب۔ا) (د۔ب)

(12) باز فرمودند که مقدار بست سال شده است که بنده 1 را از غیب آواز می آید که تو مهدیءِ موعود ہستی و بنده ہضم میکرد چونکه بنده در گجرات بقصبۂ بڑلی بعد از اخراج از شہرِ نہروالہ رسید فرمان بعتاب رسید که چرا اظہار نمی کنی از خلق می ترسی پس 2 بنده اظہار کرد که فرمان حق تعالٰی چنیں می شود که تو مہدی ءِ موعود ہستی چوں ایں خبر در شہر 3 پراگنده شد۔ بعضے علماء آمدند و پرسیدند که شما خود را مہدی ءِ موعود می گویا یند فرمودند که بنده نمی گویاند بلکه فرمانِ حق تعالٰی چنیں میشود که تو مهدیءِ موعود ہستی دعوئے مهدیت بکن۔

بعدہٗ سوال کردند که نام مہدی،محمد بن عبدالله باشد و نامِ شمامحمد بن سید خاں است۔ فرمودند که خدائے را بگوئید که پسرِ سید خاں را مہدی ءِ موعود چرا کردی۔ خدائے تعالٰی قادر است ہرچه خواہد بکند۔ باز فرمودند پدرِ حضرت رسالت پناہؐ مشرک بود۔ عبد الله چوں باشد؟ ایں سہوِ کاتب است عبارت دراصل محمد عبدالله است و مہدی نیز عبدالله 4 است۔

ترجمہ :- پھر فرمایا کہ بیس (20) سال کی مدت ہوئی ہے کہ بندہ کو غیب سے آواز آرہی ہے کہ تو مہدی ءِ موعود ہے اور بندہ ہضم کرتا رہا۔ اب جب کہ بندہ شہرِ نہروالہ سے اخراج کے بعد علاقہِ گجرات کے قصبہ بڑلی میں پہنچا ہے تو عتاب کے ساتھ فرمان ہو رہا ہے کہ تو (مہدیت) کو ظاہر کیوں نہیں کرتا۔ (اور کیوں) خلق سے ڈرتا ہے۔ پس بندہ نے اظہار کیا کہ " اللہ تعالٰی کا فرمان یہ ہو رہا ہے کہ تو مہدی ءِ موعود ہے"۔ جب یہ خبر شہر میں مشہور ہوئی تو بعض علماء آئے اور پوچھا کہ تم اپنے آپ کو مہدی ءِ موعود قرار دیتے ہو۔ آپ نے جواب دیا بندہ نہیں قرار دیتا بلکہ (خدائے تعالٰی کا) فرمان ایسا ہی ہو رہا ہے کہ تم مہدی ءِ موعود ہو مہدیت کا دعویٰ ظاہر کردو۔

1۔ بندہ را فرمان میشود که تو مہدیءِموعود ہستی (ب۔ا) 2۔ بعدہٗ (ب۔ا) (ا۔ب) 3۔ درشہرِ نہروالہ (ب۔ا) (ا۔چ) 4۔ نیز عبدالله است ایں لفظ سہوِ کاتب است (ب۔ا)

اس کے بعد علماء نے سوال کیا کہ امام مہدی تو محمد بن عبداللہ ہوں گے حالانکہ آپ کا نام محمد بن سید خاں ہے۔

فرمایا کہ خدا سے کہو کہ سید خاں کے بیٹے کو مہدیِ موعود کیوں بنایا۔ خدائے تعالیٰ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم کے والد تو مشرک تھے۔ عبداللہ کیسے ہوتے یہ کاتب کا سہو ہے۔ عبارت اصل میں محمد عبداللہ ہے۔ اور مہدی بھی عبداللہ ہے۔

(13) چونکہ بعد از دعوئے مہدیت علماء حکمِ اخراج کردند حضرت مہدیؑ فرمودند بہ ہر دو طریق در روزِ قیامت روئے حاکماں و عالماں سیاہ گردد زیرا کہ اگر من برحق باشم چرا نصرتِ دین نکردند و اگر برحق نباشم چرا حبس نہ کردند۔ و ہریکے محضرہ کردہ مرا تفہیم چرا نہ کردند و اگر تفہیم نہ شوم چرا قتل نہ کنند 1 زیرا کہ ہرجا کہ خواہم رفت برحقیقتِ خود دعوت 2 خواہم کرد۔ و خلق را گمراہ خواہم ساخت و وبال بر گردنِ ایشاں خواہد ماند۔

ترجمہ :- دعوئے مہدیت کے بعد جب کہ علماء نے اخراج کا حکم جاری کیا تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن دو وجہ سے حاکموں اور عالموں کو روسیاہی نصیب ہوگی کیوں کہ اگر میں حق پر ہوں تو انھوں نے مدد کیوں نہ کی۔ اگر میں حق پر نہیں ہوں تو مجھے قید کیوں نہ کیا۔ اور سب (علماء حکام نے) مجلس کرکے میری تفہیم کیوں نہ کی۔ اگر میں نے تفہیم قبول نہ کی تو مجھے قتل کیوں نہ کردیا۔ اس لئے کہ میں جہاں جاؤں گا اپنی حقیقت کے لحاظ سے دعوتِ (مہدیت) کرتا رہوں گا۔ اور (ان کے نقطۂ نظر سے) مخلوق کو گمراہ کرتا رہوں گا۔ اور (اس کا) وبال اُن (علماء و حکام) کی گردن پر رہے گا۔

1۔ نہ کردند (ب۔ا) 2۔ دعویٰ (ا۔ا)(د۔ب)(ا۔چ)

(14) باز علماء سوال کردند که برمهدی تمام خلق ایمان خواهد آورد کسے 1 منکر نخواهد ماند۔ حضرت مهدی علیه السلام فرمودند که مومناں ایمان 2 آرند یا کافراں، علماء جواب دادند که مومناں۔ حضرت مهدی علیه السلام فرمودند که ہمه مومناں ایمان آوردند و اطاعت کردند۔

ترجمہ :- پھر (ایک مرتبہ) علماء نے سوال کیا کہ مہدی پر تمام مخلوق ایمان لائے گی کوئی منکر نہ رہے گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایاکہ مومن ایمان لائیں گے یا کافر؟ علماء نے جواب دیاکہ مومن فرمایا کہ مومنین ہی ایمان لائے ہیں اور اطاعت قبول کی ہے۔

(15) یک روز بعضے علماء بطریقِ امتحان سوال کردند" قال الله تعالٰی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ط " (سورة الدهر۔30) یعنی بنده ہیچ نمی خواہد مگر آنکه آنرا خدائے تعالٰی میخواہد پس باید که ہرچه بنده میخواہد بشود و بسیارچیز است که بنده میخواہد و نمی شود؟

فرمودند کسے که اندک در علمِ شریعت واقف باشد 3 ایں چنیں سوال نه کند۔ معنی ایں آیت اینست که چنانچه افعال و اقوالِ بندگاں بجز 4 مشیتِ حق تعالٰی نیست۔ ہمچناں خاطر و آرزوہائے بنده بے ارادت و مشیتِ حق تعالٰی نیست۔

ترجمہ :- ایک روز علماء نے امتحان کے طور پر سوال کیاکہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے کہ:- قال الله تعالٰی :-

"وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ط"(سورة الدهر۔30) یعنی بنده وہی چاہتا ہے جو اللہ چاہتا ہے۔ پس لازم ہوا کہ بندہ جو چاہے پورا ہوجائے حالانکہ بسا اوقات بندہ جو چاہتا ہے پورا نہیں ہوتا؟

1۔" کسے منکر نه خواہد " نہیں ہے (ب۔ا) 2۔ "ایمان آرند" نہیں ہے (ب۔ا) 3۔ شود ایں سوال (ا۔ا) باشد ایں سوال (ب۔ا) 4۔ بے مشیت (ا۔ا) (غ۔ب) (ا۔چ)

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص علمِ شریعت سے تھوڑی واقفیت بھی رکھتا ہو ایسا سوال نہیں کرتا۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بندوں کے اقوال و افعال اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہیں اسی طرح (اندرونِ دل و دماغ سے تعلق رکھنے والی باتیں) ارادے اور آرزویں بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہیں۔

(16) بازسوال کردند که شما ولایت را بر نبوت فضل میدہید حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند که بنده فضل می دہید یا رسول اللہ فضل میدہند۔ کما 1 " قال علیہ السلام الولایة افضل من النبوة " علماء گفتند کی معنی ایں حدیث آنست که ولایتِ نبی افضل از نبوتِ اُو باشد حضرت میراں علیہ السلام فرمودند که من کدام وقت گفتم که ولایتِ من افضل از نبوتِ نبیؐ است یا من افضل 2 از نبی ہستم یا ولی را بر نبی فضیلت است بعدہٗ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند بارے بدایند که معنیِ نبوت چیست ولایت چه چیز است۔

ترجمہ :- علماء نے پھر ایک دفعہ سوال کیا کہ آپ ولایت کو نبوت پر فضیلت دیتے ہیں؟ فرمایا کہ بندہ فضیلت دیتا ہے یا رسول اللہ صلعم دیتے ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ " ولایت نبوت سے افضل ہے۔ " علماء نے کہا کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ نبی کی ولایت اُس نبی کی نبوت سے افضل ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میری ولایت نبی کی نبوت سے افضل ہے یا میں نبی سے افضل ہوں یا ولی کو نبی پر فضیلت ہے۔ اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک بار پھر غور تو کرو کہ نبوت کے معنی کیا ہیں اور ولایت کیا ہے۔

1۔ کہ انہ علیہ السلام (ا۔ا) (د۔ب) (غ۔ب) 2۔ یا من افضل از نبی (ب۔ا) 1

(17) بازسوال کردند که شما ایمان را زیادت ونقصان میگوئید و امام اعظمؒ فرموده اند که الایمان لا یزید و لا ینقص۔حضرت میراں علیه السلام فرمودند که حق تعالٰی فرموده است۔ اِنَّمَاالْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَاللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا 1۔۔الخ (سورۃ الانفال۔2) 2 آنچه امام اعظمؒ گفته اند ازایمانِ خود خبر دادند که ایمانِ امامؒ بکمال رسیده بود۔بعد از کمال نه زیاده شود نه نقصان۔

ترجمہ :۔علماء نے پھر ایک مرتبہ سوال کیاکہ آپؑ ایمان کی کمی و زیادتی کے قائل ہیں حالانکہ امامِ اعظمؒ فرماتے ہیں کہ " ایمان بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔" حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایاکہ " اللہ تعالٰی نے تو یہ فرمایا ہے کہ بے شک جو لوگ مومنین ہیں جب (اُن کے سامنے) اللہ کی یاد کی جائے تو اُن کے قلوب ڈر جاتے ہیں ۔ اور جب اُن کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ آئتیں) اُن کا ایمان بڑھا دیتی ہیں ۔(سورۃ الانفال)2 اور امامِ اعظمؒ نے جو کہا ہے (فی الحقیقت) اپنے ایمان کی خبر دی ہے کیوں کہ اُن کا ایمان کمال کو پہنچ چکا تھا۔ کامل ہوجانے کے بعد ایمان نہ گھٹا ہے نہ بڑھتا ہے ۔

(18) بازسوال کردند که شما کسب را حرام میگوئید۔حضرت مہدی علیه السلام فرمودند مومن را کسب حلال است مومن باید شد درقرآنِ مجید تامل باید کرد که مومن کرامیگویند۔

ترجمہ :۔ علماء نے پھر سوال کیا کہ آپؑ کسب کو حرام کہتے ہو؟ آپؑ نے فرمایاکہ مومن کے لئے کسب حلال ہے مومن بننا چاہیئے اور قرآن میں غور تو کرو کہ مومن کس کو کہتے ہیں ۔

1۔ آیت کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے ۔(غ۔ب)(ا۔چ)(ا۔ا)

(19) بازسوال کردند که شما میگوئید که خدائے تعالٰی را در دارِدنیا 1 که دارِفنا است بچشمِ سر می تواں دیدحضرت مہدی علیہ السلام فرمودند که حق تعالٰی میگوید یا بندہ؟ (کما قال اللہ تعالٰی) وَمَنۡ كَانَ فِىۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰى فَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰى وَاَضَلُّ سَبِيۡلًا ۝ (سورۃ بنیٓ اسرآءیل۔72)

ایضًا:- مَنۡ 2 كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝ۧ (سورۃ الکھف۔110)

ایضًا :- اَلَاۤ اِنَّهُمۡ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّهِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍ مُّحِيۡطٌ ۝ۧ (سورۃ حٰمٓ السجدہ۔54)

بعد ازاں سوال کردند که قراء سنت و جماعت آنست که مراد ازیں آیات دیدنِ خدا درآخرت است۔ فرمودند که وعدۂ خدائے تعالٰی مطلق است ماہم مطلق می گوئیم مقید نمی کنیم۔ وسنت و جماعت ہم ناجائز و ناممکن در دارِدنیا نہ گفتہ 3 اند در کلامِ ایشاں خوب طریق فہم باید کرد که چه گفته اند۔

ترجمہ :- علماء نے پھر سوال کیا کہ آپؑ کہتے ہیں کہ اس دنیا میں جو کہ دارِفنا ہے خدا کو چشمِ سر سے دیکھ سکتے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالٰی فرماتا ہے یا بندہ کہتا ہے ؟ (چنانچہ اللہ نے فرمایا) جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا اور گمراہ رہے گا۔ (سورۃ بنی اسرائیل۔72)

ایضاً :- جو شخص اپنے رب کے لقاء کا اُمیدوار ہو اسے چاہیئے کہ عملِ صالح کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (سورۃ الکھف ۔110)

1- " دردنیا " (د۔ب) 2- یہ آیت اِن نسخوں میں درج نہیں ہے۔ (ا۔ا) (د۔ب) (ب۔ا) 3- " گفتہ اند" کے بعد کا جملہ اِن نسخوں میں نہیں ہے۔(ا۔چ) (غ۔ب)

ایضاً :۔ جو لوگ اپنے رب کے لقاء کے بارے میں مبتلائے شک ہیں اُن کو خبردار ہو جانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ بے شک ہر چیز پر محیط ہے ۔ (سورۃ حٰمٓ السجدۃ ۔ 54

(ان آیات کے بارے میں) علماء نے پھر سوال کیا کہ علماءِ اہلِ سنت و جماعت نے تو اُن آیات سے آخرت میں دیدارِ خدا مراد لی ہے ۔ آپؑ نے فرمایا خدائے تعالیٰ کا وعدہ تو مطلق ہے ہم بھی مطلق کہتے ، مقید نہیں کرتے اور اہلِ سنت و جماعت نے بھی دارِ دنیا میں ناجائز اور ناممکن نہیں کہا ہے ۔ اُن کے کلام کو بہت اچھی طرح سمجھنا چاہیئے کہ انھوں نے کیا کہا ہے ۔

(20) بعد ازاں سوال کردند که شما آیاتِ رحمت ورجا کمتر بیان میکنید و آیاتِ قهرو خوف بیشتر بیان می کنید تابنده نا امید می شود۔حضرت مهدی علیه السلام فرمودند:۔

قال النبی صلی اللہ علیه وسلم اخوک من حزرک لا من غرک ۔

ترجمہ :۔ اس کے بعد علماء نے سوال کیا کہ آپؑ آیاتِ رحمت و رجا بہت کم بیان کرتے ہیں اور آیاتِ قہر و خوف زیادہ ؟ اس سے بندہ نا اُمید ہو جاتا ہے ۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ تیرا بھائی وہ ہے جس نے تجھے ڈرایا نہ وہ جس نے دھوکہ میں ڈال دیا۔

(21) باز گفتند که شما از علم خواندن هم منع می کنید۔حضرت مهدی علیه السلام فرمودند که بنده تابعِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم است۔آنچه حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم منع نه کرده باشند بنده چگونه منع کند۔بنده ذکرِ دوام را فرض میگوید بامراللہ و بحکمِ کتاب اللہ هر چه مانعِ ذکراست ،آں ممنوع است۔چه علم خواندن وچه کسب کردن وچه باخلق اختلاط کردن و مشغول 1 شدن وچه خوردن وخسپیدن ، غفلت حرام است وهرچه 2 موجبِ غفلت است حرام 3 است۔

ترجمہ :- علماء نے سوال کیا کہ آپؑ علم پڑھنے سے بھی منع کرتے ہیں؟ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہے جو کچھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ فرمایا ہو بندہ کیسے منع کرے گا۔ بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم سے ذکرِ دوام کو فرض کہتا ہے جو کچھ مانعِ ذکر ہو وہ ممنوع ہے۔ خواہ علم پڑھنا اور کسب کرنا، خواہ لوگوں سے میل جول رکھنا، خواہ کھانا و سونا ہو (بہرحال) غفلت حرام ہے۔ اور جو کچھ موجبِ غفلت ہے حرام ہے۔

(22) باز گفتند کسانِ شما از استاداں و پیراں برگشتہ اند و بے ادبی میکنند بلکہ ازیشاں بیزار شدہ اند، برایشاں 4 عیب می کنند۔حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ شما مسئلۂ شرعی فراموش کردید کہ اگر کسے دختر خود بہ کسے 5 نکاح کردہ داد بعد از مدتے ظاہر شد کہ عنین است۔ در شرعِ شریف تفریق کنند یا نہ کنند وہر کالائے کہ بہ گمان سلامتی خرید میکنند واگرعیبِ شرعی در و ظاہر شود واپس می دہند یا نہ؟ پس مقصودِ دینی از مقصودِ دنیاوی کمترشد کہ حاصل شود یا نہ شود پیوند نہ باید برید و بیزار نباید شد۔ و مقصودِ 6 دینی ازجائے دیگر طلب نہ باید کرد۔ زہے طلبِ دنیا وزہی طلبِ دیدارِ خدائے تعالیٰ کہ در طلب مقصودِ دنیاوی تفریق و بیزاری وجدائی روا می دارند و درحصولِ مقصودِ دینی روانمی دارند۔رحم اللہ من النصف۔

باز گفتند کہ با شما بحث چوں تواں کرد کہ شما مقید بہ مذہب نیستند ہرچہ جواب میگوئید مطلق ازقرآن میگوئید و درقرآن تفہیم نداریم ما مقید بہ مذہبِ امام ابوحنیفہؒ کوفی ایم۔ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ من بہ ہیچ مذہب مقید نہ ام اما مذہبِ ما کتاب اللہ است و سنتِ رسول

1- " مشغول شدن" ان نسخوں میں نہیں ہے۔(ا۔چ)(ب۔ا) 2۔ " ہرچہ موجبِ غفلت است حرام است۔ ان نسخوں میں نہیں ہے۔(ا۔چ)(غ۔ب) 3۔" حرام باشد" (ب۔ا) 4۔ " برایشاں عیب میکنند " اس نسخے میں نہیں ہے۔(غ۔ب) 5۔ یعنی نکاح کردہ دارد أو چند روز پوشیدہ حال بود بعد از مدتے (ب۔ا) 6۔ مقصودِ دینی از گفتارِ پیغمبر تمام معاملاتِ شرعی کہ در کتبِ فقہ مذکور است (ا۔چ) (غ۔ب)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بایں ہم قرار دہید کہ از مذہبِ امامِ اعظمؒ 1 پیرو باشد و عامل برخلاف مذہب باشد حکم او چیست باز فرمودند کہ نادان معنیِ مذہب چہ دانستہ اند معنیِ مذہب رفتارِ امام است نہ کہ گفتار۔ تمام معاملاتِ شرعی کہ درکتبِ فقہ مذکور است۔ گفتارِ پیغمبرؐ است نہ عملِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس مذہبِ امامِ اعظمؒ عملِ امام است کہ مشہور است۔

ترجمہ :- علماء نے پھر سوال کیا کہ آپؑ کے لوگ استادوں اور پیروں سے برگشتہ ہوگئے ہیں اور بے ادبی کرتے ہیں بلکہ ان لوگوں سے بیزار ہوگئے ہیں۔اُن پر عیب لگاتے ہیں ۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم شرعی مسئلہ بھول گئے ہوکہ اگر کوئی شخص اپنی لڑکی کو کسی کے نکاح میں دے دے اور کچھ عرصہ بعد معلوم ہوکہ عنین ہے تو از روئے شرع شریف جدا کردیتے ہیں یا نہیں؟ اور جس مال کو اچھا سمجھ کر خرید لیتے ہیں اگر اس میں شرعی عیب ظاہر ہوجائے تو واپس کر دیتے ہیں یا نہیں؟ (تم لوگوں کے پاس) دینی مقصود ، دنیاوی مقصود سے کمتر ہوگیا ہے کہ حاصل ہو یا نہ ہو تعلق نہ توڑا جائے اور بیزار نہوں ۔اور مقصودِ دینی دوسری جگہ سے طلب نہ کریں ۔ کہاں طلبِ دنیا؟ اور کہاں طلبِ دیدارِ خدائے تعالیٰ؟ (افسوس) کہ دنیاوی مقصود میں تو تفریق و بیزاری و جدائی جائز رکھتے ہیں مقصودِ دینی کے حصول میں جائز نہیں رکھتے !! اللہ اس پر رحم فرمائے جو انصاف کرے۔

علماء نے کہاکہ آپؑ کے ساتھ بحث کیسے کی جائے جب کہ آپؑ کسی مذہب کے پابند نہیں ہیں ۔ جو کچھ جواب دیتے ہیں مطلق قرآن سے دیتے ہیں اور ہم قرآن کے بارے میں سمجھ نہیں رکھتے۔ ہم امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے پابند ہیں ۔ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایاکہ میں کسی مذہب کا پابند نہیں ہوں لیکن میرا مذہب کتاب اللہ و سنتِ

1۔ بیرون باشد (ب۔ا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کے باوجود فرض کرو کہ جو شخص امامِ اعظمؒ کے مذہب کا پیرو ہے اور اس مذہب کے خلاف عمل کرتا ہے تو اس پر کیا حکم ہے؟ پھر فرمایا کہ نادان لوگوں نے مذہب کے کیا معنی سمجھ رکھے ہیں۔ مذہب کے معنی امام کی رفتار ہے نہ کہ گفتار اور تمام شرعی معاملات کے بارے میں جو مسائل کتبِ فقہ میں مذکور ہیں گفتارِ پیغمبرؐ ہے نہ کہ عملِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس امامِ اعظمؒ کا مذہب اُن کا عمل ہے جو کہ مشہور ہے۔

(23) باز گفتند شما مسلمان را کافر میگوئید وامر میکنید که مومن شوید۔ حضرت مہدی علیه السلام فرمودند که ما مذہب کتاب اللہ پیش کرده ایم ہرکرا کتاب اللہ مومن میگوید ما مومن میگویم وہرکرا کتاب اللہ کافر گوید اُو را کافر می گوئیم از خود چیزے نمی گوئیم ما تابعِ کتاب اللہ ہیستم کتاب خدائے را پیش کرده ایم وخلق را سوئے توحید وعبادت دعوت میکنیم و من برائے ایں کار ماموریم از حضرت باری تعالٰی۔ وعلماء مخالفت میکنند۔معلوم نمی شود که موجبِ مخالفت ایشاں چیست۔ اگر از بنده سہوے 1 شده باشد برایشاں فرض است که اعلام 2 کنند تا اتفاق کرده بر کتاب اللہ عمل کرده شود 3 وبراں دعوت کرده شود۔ کما قال اللہ تبارک وتعالٰی:۔ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَئیءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ ۔۔ الخ (سورۃ النسآء۔59) ای الٰی کتاب اللہ ۔۔ہرکه از کتابِ خدائے تعالٰی قدم بیرون نہاده باشد توبه کند واگر توبه نه کند واجب القتل است۔

ترجمہ :۔ علماء نے سوال کیا کہ آپؑ مسلمان کو کافر کہتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ مومن بنو؟ حضرت مہدی علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہم نے کتاب اللہ کا مذہب پیش کردیا ہے جس کسی کو کتاب اللہ مومن کہتی ہے ہم بھی مومن کہتے ہیں اور جس کسی کو کتاب اللہ کافر کہتی ہے اس کو ہم بھی کافر کہتے ہیں۔ اپنی طرف سے کوئی حکم نہیں لگاتے ہیں۔ ہم کتاب اللہ کے تابع ہیں۔ خدا کی کتاب پیش کر دیئے ہیں اور مخلوق کو توحید و عبادت کی طرف

ا۔ سہوے یا غلطے شده باشد (ب۔ا) 2۔ اعلام کنند کما قال اللہ تعالٰی (ا۔چ) (غ۔ب) 3 عمل کرده شود قال اللہ تعالٰی (ب۔ا)

بلاتے ہیں اور ہم بارگاہِ رب العزت کی طرف سے اسی کام پر مامور ہیں اور علماء ہماری مخالفت کرتے ہیں لیکن مخالفت کا سبب معلوم نہ ہوا۔ اگر بندہ سے کوئی سہو ہوگیا ہے تو اُن کا فرض ہے کہ معلوم کریں تاکہ اتفاق کے ساتھ کتاب اللہ پر عمل کیا جاسکے اور اسی پر دعوت کی جاسکے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ "اگر تم میں کسی مسئلہ کے متعلق اختلاف ہوجائے تو اس اختلاف کو اللہ کی طرف رجوع کردو۔ (سورۃالنساء) 59 یعنی اللہ کی کتاب کی طرف جو شخص کتاب اللہ سے بے راہ ہوگیا ہو اس کو توبہ کرلینا چاہیئے اگر توبہ نہ کرے (مصر رہے) تو وہ واجب القتل ہے۔

(24) باز گفتند کہ علامتِ مہدیءِ موعود آنست کہ بروے شمشیر کار نہ کند۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ کارِ شمشیر بریدن است وکارِ آب غرق کردن است و کارِ آتش سختن است۔ پس معنیِ حدیثِ رسول اللہ آنست کہ کسے بر مہدی قادر نہ شود و نتواند گشت۔

ترجمہ :- علماء نے پھر سوال کیا کہ مہدی ءِ موعود کی علامت تو یہ ہے کہ اُن پر تلوار کارگر نہ ہوگی؟ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تلوار کا کام کاٹنا ہے اور پانی کا کام غرق کردینا ہے ۔آگ کا کام جلانا ہے۔ حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی طاقت مہدی پر قادر ہو ہی نہ سکے گی۔

(25) وازاکثر یاراں روایت کردہ شدہ است کہ چوں حضرت مہدی صلی اللہ علیہ وسلم درخراسان رفتندو بہ شہرِ فراہ اقامت کردہ ندخبرپراگندہ شدکہ سیدے آمدہ دعویٰ 1 می کنندکہ من مہدیءِ موعود ہستم و برخلق تصدیقِ من ثابت و لازم است۔ قاضی آں شہر مرکوتوال را گویانید 2 کہ بردو جملہ 3 اسباب خرد و بزرگِ ایں گروہ را تاراج کردہ بیار۔ بعدہٗ کوتوال کسانِ خود را بابنوہے فرستاد۔ چوں ایشاں آمدند آں زماں حضرت میراں علیہ السلام با یاران بیروں نشستہ بودند۔یاراں 4 باختیاری

1۔آمدہ دعوے مہدیت میکند و خلق را برتصدیق خود حکم میکند (ا۔چ) (غ۔ب) 2۔ فرستاد کہ برود (ب۔ا) 3" جملہ خورد بزرگ را" (د۔ب) (ا۔ا) 4۔ یاراں رخصت مقابلہ طلب کردند (د۔ب) (ا۔ا) بایاراں رخصت طلب کردند (ب۔ا)

جنگ رخصت طلب کردند۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند که بنده تابعِ فرمانِ حضرت رب العالمین است۔ و من تابعِ فکر کسے یا فکرِ خود نه ام ۔ صبر بکنید اگر دنبالِ من ہستید و برمن تصدیق دارید۔بعدہٗ کسان کوتوال جمله اسبابِ فقراء مرداں و زناں تاسر پوشِ زناں ہم تاراج کردند۔ بعدہٗ پیشِ حضرت مہدی علیہ السلام آمده طلبِ شمشیر و سلاح کردند۔ حضرت مہدی علیہ السلام اول شمشیرِ خود از خود علحده کرده پیش نہادند۔ بعده ہمه یاراں تسلیم شدند و موافقت امام خود کردند۔ او شاں تمام اسباب 1 بردند ہمدراں شب حاکم 2 آں ولایت بخواب دید که حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیه وسلم ایستاده نیزه 3 برسینۂ اُو نہاده فرمودند که در مملکتِ تُو بر فرزندِ من چنیں ظلم 4 شده است پس حاکم 5 ہیبت زده جواب داد که یا رسول اللہ من خبر 6 ندارم علی الصباح 7 تفحص کنم۔ فی الحال بیدار شده کوتوال را طلبیده گفت که من چنین خواب دیده ام توچه کردۂ کوتوال آنچه کیفیت بود مِن و عن فرانمود 8 بعدہٗ بادشاه قاضی را طلبیده حبس کرده از عہدۂ اُو دور گردانید و بملازمتِ حضرت گویایند که آنچه حکم حضرت باشد برقاضی چناں کنیم و بعضے علماء و منصفانِ خود را پیشِ حضرت مہدی علیه السلام بطریقِ عذرخواہی و بطریقِ تحقیق کردنِ احوال دعوئے مہدیت حضرت امام علیه السلام فرستاد و گویانید که آنچه تلف شده باشد تذکره کرده بدہید تا اضعاف خواہم فرستاد 9 ۔ ایشاں آمده عذرخواہی کردند و تذکرۂ تلفِ اسباب کردند۔ بعدہٗ حضرت مہدی علیه السلام فرمودند که ازآنِ ما ہیچ تلف نه شده است۔ ماجز خدائے تعالیٰ ہیچ نداریم و خدائے من از من تلف نه شده است۔ بعدہٗ ایشاں چند سوال ہا علمی کردند حضرت مہدی علیه السلام ایشاں را جواب باصواب فرمودند ایشاں واپس گشته آنچه مذاکره بود مِن و عَن گفتند و کسے که درمیان ایشاں عالمتر بود وگفت۔ اے بادشاه 10 علمِ من

1۔ درپیشِ بادشاه آں ولایت آوردند (ب۔ا) 2۔ بادشاه آنولایت که دراں شہر بود (د۔ب) (ا۔ا) 3۔ بانیزه برسینهِ اُو ایستاده میگویندد (د۔ب) (ا۔ا) (غ۔ب) (ا۔چ) 4۔ ظلم کردند (ب۔ا) 5۔ باہیبت (ب۔ا) 6۔ نمی دانم (ا۔ا) (د۔ب) (غ۔ب)

7۔ فردا (ا۔چ) (غ۔ب) 8 ۔ گفت (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا) 9۔ به بفرسم (د۔ب) (د۔ا) 10 ۔ اے خوند کار (غ۔ب)

11 ۔ مشورت کرد که چه باید کرد گفت که بارے آنچه تلف شده است فی الحال باید فرستاد بعدہٗ من باشوکت و قوت۔۔الخ (د۔ب) (ا۔ا)

پیشِ علمِ آن سید ہمچوں قطرہ پیشِ دریا ست۔ پس بادشاہ با وزیرِ معتبر محتشم و مہیب مسمیٰ بہٖ

– میرذوالنون مشورت کرد کہ 1 دعوئے کلان است چہ باید کرد اُو گفت کہ من با شوکت و قوت و بااسبابِ جنگ و باقہرو غلبہ پیشِ اُو میردم اگر طاقتِ آں ندارد بہ ما توجہ کند و التفات نماید کاذب باشد والا2 اگر بے نیازی کند و مارا ہیبتِ اُو آید و من توجہ سوئے او کنم لاشک مہدیءِ موعود باشد کہ جز مہدی ایں طاقت کسی 3 ندارد ۔ بادشاہ را سخنِ وزیر قابل4 آمدرضا داد کہ ہمچنیں بکن علی الصباح چنانچہ گفتہ بود ہمچناں کرد چوں آواز مزا میر لشکر درگروہِ فقراء رسید ودبدبہ لشکر دیدند و آواز شد کہ لشکر برائے قتل و نہب و تاراج آمد بعضی فقیراں درتحیر افتادند یکے برائے خبر کردن پیشِ حضرت مہدی علیہ السلام آمد عرض5 کرد کہ لشکرِ بادشاہ آمد چہ تدبیر باید کرد۔ حضرت میراں علیہ السلام بروتنگ آمدہ فرمودند کہ بادشاہ یکی است کہ بے وزیر است۔ ہم دراین لشکر دررسید و تمام حجر ہارا گرد کردہ ایستادو میر ذوالنون خود باہیبت و استغناء پیشِ حضرت مہدی علیہ السلام آمد کسی التفات با اُو نکرد اُو متحیر شد از اسپ فرود آمد و ہیبت در دل اُو پدید 6۔ گشت بہ ادب بہ نشست حضرت7 ۔ مہدی علیہ السلام دعوت شروع کردند 8 بہ اطمینان چنانچہ ہمیشہ میکردند میرذوالنون بہ ادب دعوت شنیدن گرفت حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند نزدیک بیار نزیک بیامد باز فرمودند نزدیک تر بیار نزدیک 9 شد ولے در ولے اُو ہیبتِ 10 ۔ دیدار و ہیبتِ دعوت پدید آمد 11۔ ولے قوت گرفتہ عرض نمود۔ ۔ اگر شما مہدیِ لغوی باشید معقول 13۔ است۔ واگر اصطلاحی 14۔ ہستید حجت و برہان باید نمود۔حضرت مہدی علیہ السلام

1۔ "الا" نہیں ہے (د۔ا) کسے نہیں ہے (د۔ب) 2۔ کسے نہیں ہے (د۔ب) 3۔ قایل معقول آمد (ب۔ا) قابل (د۔ب) 4۔ اعلام نمود (د۔ب) (ا۔ا) 5۔ گرد کردند (د۔ب) (ا۔ا) گرداگرد کردند (ب۔ا) 6۔ پدید آمدہ (د۔ب) (ا۔ا) پدید آمد (ب۔ا) 7۔ حضرت امیر (غ۔ب) ۔ بہ اطمینان و سکینہ (د۔ب) 9۔ باز بیامد و عرض نمود اگر شما مہدی موعود ہستید برہان باید نمود (ا۔چ) (غ۔ب) 108۔ ہیبتِ دعوت (ا۔ا) (د۔ب) 11۔ ولے قوت گرفتہ گفت کہ (ب۔ا) آمد و عرض نمود (د۔ب) (ا۔ا)

12۔ گفت کہ (د۔ب) 13۔ منقول است (ب۔ا) 14۔ باشید (د۔ب)

فرمودند که حجت و برہان نمودن کارِحق تعالٰی است و بر ما کار تبلیغ است۔دانشمندے کامل درآں مجلس ہمراہ وزیر 1۔ بود ۔اسمِ آں ملانور کوزہ گر به بلند آواز گفت اگر مہدیؑ آمد نیست پس ہمیں مرد است و گرنه ہرگز نخواہد آمد شمانکو طریق ۔ بدانید ۔۔۔۔۔۔

("بعدہٗ آنحضرتؐ بیانِ قرآن فرمودند چوں قدرِیک آیت بیان شد دراں حال سوال کرد که درحدیثِ نبویؐ دیده ایم آنکه تیغ برمہدیؑ کارنکند۔ میگویند که آنحضرتؐ شمشیرِخود داده فرمودند به آزمائید۔ میرذوالنون درحال استاد و تیغ بے دریغ کشیده دست بداشت و ہرچند قصد کرد که بزند اما و ستش۔ ہمچناں ماند برضرب نیامد و رویش زرد و سبز گشت و اُو بے ہوش شده افتاد۔حضرت میراںؒ دست گرفته ہشیار کردند۔ بہوش آمده بار شمشیر برداشت بارِ دیگر ہمچناں افتاد بہمیں نوع مره اخریٰ ایں کار سه بار تکرار کرد۔آخرالامر شمشیر انداخته ابوس گشت۔ حضرت امامؑ فرمودند ذوالنون کارِآتش سوختن است و کارِآب غرق کردن است و کارِ تیغ بریدن است و غرضِ فرمودنِ آنحضرتؐ رسالت پناہ آں است که کسی بر مہدی قادر نشود و نتواند گشت بعدہٗ میرذوالنون روی بتصدیق آورده۔(ماخوذ از "مطلعِ ولایت" مولفه حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ بن بندگی میاں سید یعقوب حسنِ ولایتؒ)

بعدہٗ میرذوالنون گفت ما نوکرِ مہدی ایم۔ و ما غلامِ 2۔ مہدی ایم۔ ہرجاکه تیغ زدنی باید تیغ زنیم۔ و مخالفانِ مہدی را بکشیم ۔شما مہدی ما و ما ناصرِ شما ایم۔ حضرت مہدی علیه السلام فرمودند که تیغ بر نفسِ خود بزن که در بے راہی نیفگند و ناصرِمہدی حق تعالٰی است 3۔ و ناصرِ گروہِ مہدی نیز حق تعالٰی۔ ایں سخن فرمودند و سلام علیکم گفته برخاستند4۔ و بطرفِ حجره رواں شدند۔ میرذوالنون دنبال شد تا وداع کند۔ کسے عرض رسانید که میرذوالنون اِذن می خواہد تا بازگردو۔ به سوئے اُو التفات کردند و فرمودند السلام علیکم و درونِ حجره رفتند۔ میرذوالنون باز گشت بعد ازاں اکثر خلق مطیع شدند و تصدیق کردند و رسوم 5۔ وعادات خود ترک کردند در فرمودۂ

1۔ بودبآوارِبلند گفت (د۔ب) (ا۔ا)2۔وما غلامِ مہدی ایم نہیں ہے (د۔ب) 3۔ است ایں سخن فرمودند (د۔ب) (ب۔ا)

4۔ برخاستند نہیں ہے (د۔ب)5۔رسوم و عادت خود بر فرموده حضرت مہدی علیه السلام ترک کردند و انقیاد نمودند (د۔ب)

حضرت میراں علیه السلام انقیاد نمودند۔

ترجمہ :- اکثر صحابہؓ سے روایت کی گئی ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم خراسان تشریف لے گئے آپؑ نے شہرِ فراہ میں اقامت فرمائی اور یہ کیفیت مشہور ہوئی کہ ایک سید آئے ہوئے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ میں مہدی ءِ موعود ہوں اور خلق پر میری تصدیق ثابت ولازم ہے۔ اس شہر کے قاضی نے خاص طور پر کوتوال کو حکم دیا کہ جاؤ اُس جماعت کے چھوٹے بڑوں کو جو کچھ بھی اُن کا اسباب ہو تاراج کرکے پکڑ لاؤ۔کوتوال نے اپنے پولیس کے جوانوں کی کثیر جماعت روانہ کی۔ جب پولیس یہاں آئی اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام اپنے صحابہؓ کے ساتھ باہر تشریف فرما تھے۔ صحابہؓ نے جنگ کی تیاری کے لئے اجازت طلب کی۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ حضرت رب العالمین کے فرمان کا تابع ہے۔کسی کی فکر بلکہ خود اپنی فکر کا تابع نہیں ہے۔اگر تم میری اتباع میں ہو اور میری تصدیق کرتے ہو تو صبر کرو۔ بالآخر جوانانِ پولیس نے فقراء کا اور اُن کے زنانہ حصہ کا پورا سامان حتیٰ کہ عورتوں کی چادریں تک تاراج کردیں۔اس کے بعد مہدی علیہ السلام کے پاس آکر انہوں نے تلوار و ہتیار طلب کئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے سب سے پہلے اپنی تلوار اپنے سے الگ کرکے حوالے کردی پھر تمام صحابہؓ نے بھی اپنے اپنے ہتیار حوالے کردیئے۔ انھوں نے اپنے امامؑ کی پوری اتباع کی۔وہ لوگ تمام اسباب لے کر چلے گئے۔اُسی رات اس شہر کے حاکم (اعلیٰ) نے خواب دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس کے سینہ پر نیزہ رکھکر فرما رہے ہیں کہ تیری مملکت میں میرے فرزند پر کتنا ظلم ہوا ہے؟ حاکم نے ہیبت کے عالم میں جواب دیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے خبر نہیں۔علی الصباح تحقیق کروں گا۔ اسی حال میں بیدار ہوا۔ کوتوال کو بلایا اور خواب کا حال بیان کرکے پوچھا کہ تونے کچھ کیا ہے؟ کوتوال نے ساری روئداد تفصیلاً پیش

کردی۔اس کے بعد بادشاہ نے قاضی کو طلب کیا اور قید کرکے عہدۂ قضائت سے برطرف کردیا اور حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کروایا کہ قاضی کے بارے میں آپؑ جو حکم دیں عمل کروں گا۔ اور اپنے بعض علماء اور بعض منصفین کو عذر خواہی اور دعویِٰ مہدیت کی تحقیق کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کیا اور عرض کروایا کہ جو سامان تلف ہوچکا ہے اس کی فہرست دی جائے تاکہ دوگنا سامان بھیجدوں۔ اُن لوگوں نے عذر خواہی کی اور تلف شدہ سامان کی فہرست طلب کی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری آن (ملک) کا کچھ حصہ بھی تلف نہیں ہوا ہے۔ ہم بجز خدائے تعالٰی کے کچھ نہیں رکھتے اور ہمارا خدا ہم سے چھوٹا نہیں۔ اس کے بعد اُن لوگوں نے چند علمی سوالات کئے حضرت مہدی علیہ السلام نے اُن کے باصواب جواب دیئے۔

ان لوگوں نے واپس آکر جو کچھ گزرا پورا پورا بیان کردیا اور ایک شخص جو اس جماعت میں بڑا عالم تھا اس نے عرض کیا کہ اے بادشاہ! میرا علم، اُن سید صاحب کے علم کے مقابلہ میں قطرہ اور دریا کی نسبت رکھتا ہے۔

پس بادشاہ نے اپنے معتبر و محتشم و مہیب وزیر میرذوالنون سے مشورہ کیا کہ دعویٰ تو بہت بڑا ہے کیا کرنا چاہیئے۔ اس نے رائے دی کہ میں شوکت و قوت اور اسبابِ جنگ اور شانِ قہر و غلبہ کے ساتھ اُن کے پاس جاتا ہوں اگر وہ اس کی تاب نہ لاسکیں اور میری طرف متوجہ ہوجائیں تو اُن کا دعویٰ جھوٹا ہے ورنہ اگر بے نیازی برتیں اور ہم پر اُن کا رعب طاری ہوجائے اور ہمارے دل اُن کی طرف مائل ہو جائیں تو بے شک مہدیِ موعود ہیں۔ کیوں کہ بجز مہدیِ موعود کے کوئی ایسی طاقت نہیں رکھتا۔ وزیر کا یہ مشورہ بادشاہ کو پسند آیا۔ اور اجازت دی کہ یہی تدبیر اختیار کرے۔ دوسری صبح کو وزیر نے یہی کیا۔ جب فوج کے باجوں کی آوازیں آنے لگیں اور مشہور ہوا کہ یہ لشکر قتل و تاراج کے لئے آرہا ہے اور فقراء نے لشکر کا دبدبہ دیکھا تو بعض فقراء حیرانی میں پڑگئے۔ اور ایک فقیر تو خبر دینے

کے لئے حضرتؑ کی خدمت میں چلے آئے۔ اور عرض کیا کہ بادشاہ کی فوج آچکی ہے کیا تدبیر کی جائے۔ حضرت میراں علیہ السلام نے اُن فقیر پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ تو ایک ہی ہے جس کا کوئی وزیر نہیں۔ اتنے میں فوج آہی گئی اور (دائرۂ فقراء کے) تمام حجروں کا اس نے محاصرہ کرلیا اور میر ذوالنون رعب و استغناء کے ساتھ حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف بڑھنے لگے۔ (اہلِ دائرہ سے) کسی نے اُن کی طرف توجہ نہ کی۔ میر ذوالنون پر حیرت طاری ہوئی اور گھوڑے سے اتر پڑے اور دل دہلنے لگا۔ ادب سے بیٹھ گئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے دعوتِ مہدیت کا بیان شروع فرمادیا۔ اسی طمانیت وسکون کے ساتھ جیسا کہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ میر ذوالنون باادب بیان سننے لگے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا نزدیک آجاؤ میر ذولنون قریب ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا اور قریب آجاؤ۔ وہ اور قریب ہو تو گئے لیکن دل پر ہیبت طاری ہونے لگی (اس کے باوجود) انھوں نے دل تھام کر عرض کیا کہ اگر لغوی مہدی ہیں تو یہ ایک معقول بات ہے اگر اصطلاحی مہدی ہیں تو حجت و برہان چاہیئے۔!

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حجت و برہان دِکھانا تو خدائے تعالٰی کا کام ہے ہمارا کام صرف تبلیغ ہے۔ اس مجلس میں ایک فاضل سمجھدار صاحب بھی وزیرِ موصوف کے ساتھ موجود تھے جن کا نام ملا نورکوزہ گر تھا انھوں نے بلند آواز سے کہا کہ اگر مہدی ءِ موعودؑ آنا ہی ہے تو وہ یہی ہستی ہیں۔ ورنہ پھر کوئی مہدی ہرگز نہ ہو سکے گا۔ آپ لوگ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو!!

(روایت کا "یہ حصہ" مطلعِ ولایت مولفہ حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ بن حضرت بندگی میاں سید یعقوب حسنِ ولایتؒ بن حضرت بندگی میاں سید محمودؒ سے لیا گیا ہے کیوں کہ میر ذوالنون کے تیغ آزمانے کی ناکام کوشش اور پھر عاجز ہو

کر امامنا علیہ السلام کے قدموں پر گر کر تصدیق سے مشرف ہونے کے واقعہ کے بغیر یہ روایت مکمل نہیں ہوسکتی ! غالباً نقل کا "یہ حصہ" نقلیاتِ حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؒ سے سہواً چھوٹ گیا ہوگا۔ وللہ عالم باصواب)

فقیرالحقیر سید سعید الحق تشریف اللہی ابنِ حضرت علامہؒ

"اس کے بعد آنحضرتؑ نے قرآن کا بیان فرمایا۔ جب ایک آیت کی مقدار بیان ہوا تو اُس وقت میرذوالنون نے سوال کیا کہ میں نے حدیثِ نبویؐ میں دیکھا ہے کہ "مہدیؑ" پر شمشیر کام نہیں کرے گی۔ کہتے ہیں کہ حضرت امامؑ نے اس کو اپنی شمشیر دے کر فرمایا کہ آزماؤ۔ میرذوالنون اس وقت کھڑا ہوگیا اور بے تامل شمشیر کھینچ کر ہاتھ اٹھایا اور بہت کچھ چاہا کہ شمشیر چلائے مگر اس کا ہاتھ ویسا ہی رہا ضرب پر نہ آیا اور اُس کا منہ زرد اور سبز ہوگیا۔ اور وہ بے ہوش ہوکر گرا۔ حضرت امامؑ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہشیار کیا ہوش میں آکر پھر شمشیر اٹھائی دوسرے بار بھی ویسا ہی ہوا۔ اِسی طرح اور ایک بار اٹھائی اس کام کی تکرار تین بار کی آخرالامر شمشیر پھینک کر قدم بوس ہوا۔ حضرت امامؑ نے فرمایا میرذوالنون آگ کا کام جلانا ہے اور پانی کا کام ڈُبانا ہے اور شمشیر کا کام کاٹنا ہے۔ آنحضرت رسالت پناہ ﷺ کے فرمان کی غرض وہ ہے کہ کوئی شخص مہدیؑ پر قادر نہ ہوگا اور نہ ہوسکے گا۔ اس کے بعد میرذوالنون نے تصدیق کرکے۔۔۔۔۔۔" (مطلع الولایت)

کہا کہ ہم مہدی کے غلام ہیں۔ اور انھیں کے ملازم ہیں جس جگہ تیغ چلانے کی ضرورت ہوگی ہم تیغ چلائیں گے اور مہدی کی مخالفت کرنے والوں کو قتل کریں گے آپؑ ہمارے مہدی ہیں اور ہم آپ کے ناصر ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تیغ اپنے نفس پر چلاؤ تاکہ وہ گمراہ نہ کردے اور مہدی کا ناصر تو اللہ ہے اور مہدی کی جماعت کا ناصر بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ بیان فرمایا اور السلام علیکم کہہ کر اٹھ گئے اور حجرہ کی طرف تشریف لے جانے لگے۔ میرذوالنون بھی پیچھے چلنے لگے تاکہ رخصت چاہیں۔ کسی نے حضرتؑ سے عرض کی کہ میرذوالنون رخصت ہونے کی

اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام میر ذوالنون کی طرف پلٹ کر صرف السلام علیکم کہتے ہوئے حجرہ میں داخل ہوگئے۔ میر ذوالنون بھی واپس چلے گئے۔اس کے بعد بہت زیادہ لوگوں نے تصدیق و اطاعت کا شرف حاصل کیا۔ اور اپنے طور طریق چھوڑکر حضرت کی تعلیم کی پیروی اختیار کی۔

(26) و نیز1۔ منقول است که حضرت مهدی علیه السلام فرمودند تاثیرِ حق بمچو ماه اول است و حجت و برہان کارِخدا وندیست۔ حجت و ہدیانه دہد۔ بنده را دریں چه کار است برما تبلیغ است۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا، حق کی تاثیر پہلے دن کے چاند کے مانند ہے۔ دلیل پہنچانا خدا کا کام ہے وہ چاہے دلیل پہنچائے یا نہ پہنچائے بندہ کو اس میں کیا دخل ہے۔ ہمارا کام صرف تبلیغ ہے۔

(27) نقلست که حضرت مهدی علیه السلام فرمودند تاثیرِحق بمچو ماہِ اول روز است که ہرروز زیاده ترشود تاآنکه بکمال رسد و تاثیرِ بطلان 2 بمچوماہِ شب چہاردہم است که ہر روز نقصان میشود تا ناپید گردد۔ کما قال سبحانه 3 وتعالٰی:-

هُوَالَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ ۙ۔الخ (سورة التوبه۔33)
ایضاً۔ وَ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾ (سورة بنیٓ اسرآءیل۔81)

ترجمہ :- روایت ہے کہ مہدی علیہ السلام نے فرمایا حق کی تاثیر پہلی تاریخ کے چاند کے مانند ہے کہ ہر روز زیادتی

1۔روایت 26 ان نسخوں میں نہیں ہے(د۔ب)(ب۔ا) ۔مراد معجزہ 2۔باطل3۔ان نسخوں میں آیات مقدم و موخر(د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا)

ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ کامل ہو جاتی ہے اور باطل کی تاثیر چودھویں شب کے چاند کے مانند ہے کہ ہر روز کمی ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ روشنی ناپید ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ وہی خدا ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو پورے دین پر غالب کردے۔ (سورۃ التوبہ۔33)

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:- "کہہ دو اے محمد ﷺ! کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔ (سورہ بنیٓ اسرآءیل۔81)

****

باب دوم

دربیان ا نکارِحضرت مہدی علیہ السلام

(28) حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند ہرحکمے که بیان می کنم ازخدا وبامرِخدا بیان می کنم ہرکه ازیں احکام یک حرف را منکرشود اُو عنداللہ ماخوذ گردد۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو حکم کہ بیان کرتا ہوں خداکی طرف سے خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں۔ جو شخص ان احکام سے ایک حرف کا بھی منکر ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ماخوذ ہوگا۔

(29) وفرمودن ہرکه ازمہدیتِ ایں ذات منکرشود اُوازخدا وازرسولِ خدا منکرباشد۔ اکثرمہاجرانؓ متفق علیہم 1 ایں نقل کرده اند۔ در محضره 2 که ہمه یکجا شده بودند در موضع کھانبیل بندگی میاں نعمتؓ بآوازِبلند فرمودند که اے یاراں ایں نقل بشنوید تا اعتقاد درست گردد۔ میاں سید خوندمیرؓ را مرمودند که ایں نقل کسانِ خود را بشنوانیند تا اعتقاد درست گردد۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند که ایشاں شب و روز ہمیں میشنوند۔ ہمه 3 برادراں درآں مجلس قرار دادند که بغیر عبارت کسے را کافر نگویند یعنی منکرانِ مہدی 4 را۔ بندگی میاں ملکجو فرمودند که ایں مقدار بیاموزد که قال اللہ تعالٰی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ قال النبی صلی اللہ علیه وسلم:- من انکرالمہدی فقد کفر۔ ونیز یکے اقرار کردند که درخراساں 5 پیشِ حضرت مہدی علیہ السلام بعضے یاران التماس کردند که بعضے برادران درشہر میروند و خلق را کافر میگویند۔ فرمودند که ایشاں را تعزیر کنید و باز فرمودند که بیچارگاں را بداں سبب تعزیر مکنید که گفتن نمیدانند اکنوں مارا ہم میباید که بغیر عبارت مذکور کسے را کافر نگویم 6

بعدہٗ میاں سید خوندمیر و میاں نعمت رضی اللہ عنہما فرمودند اگر کسے بیچارہ را عبارت نمی آید اُوچہ کند باقی مہاجراں فرمودند اگر چیزے نمی داند ایں مقدار عبارت یاد کند قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَنْکَرَالْمَہْدِیَ فَقَدْ کَفَرَ و میاں سید خوندمیرؓ فرمودند اگر کسے را ایں مقدار ہم نیاید اوچہ کند۔ باز فرمودند کہ ناکردن تقصیرِ بندہ و حق پوشی کفراست یعنی حجت آموختن تقصیر است و حق نبی و مہدی پوشیدن کفراست پس ہریکے خاموش شدند۔

ترجمہ :- اور فرمایا کہ جو شخص اِس ذات کی مہدیت سے انکار کرے، وہ خدا اور رسولِ خدا کا منکر ہے ۔ اکثر مہاجرینؓ نے اس روایت کو بالاتفاق بیان کیا ہے۔ اور بمقام موضعِ کھانبیل ایک مجلس میں مہاجرینؓ جمع ہوئے تھے۔ بندگی میاں نعمتؓ نے بلند آواز سے فرمایا کہ اے صحابیو! اس نقلِ شریف کو سنو تاکہ اعتقاد درست رہ سکے اور میاں سید خوندمیرؓ سے کہا کہ یہ نقلِ شریف اپنے متعین کو بھی سنا دیں تاکہ اعتقاد درست ہو۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ یہ لوگ تو دن رات یہی سنتے ہیں۔ تمام برادرانِ مجلس نے طئے کیا کہ کسی کو یعنے منکرانِ مہدی کو بغیر عبارت کافر نہ کہیں۔ بندگی میاں ملک جیوؒ نے فرمایا کہ (عبارت) کی یہ مقدار (کم ازکم) سیکھ لینا چاہیئے اللہ تعالٰی نے فرمایا جو شخص اس (مہدی) کا انکار کرے اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔۔

1- متفق علیہم نہیں ہے (د۔ب) 2۔ ودیگر نقلہا ہمیریں منوال کردند و ازیں محضرہ ہمہ یکجاشدہ بودند (ب۔ا) 3۔ ہمہ برادران درمجلس بامیاں سید خوندمیرؓ تجدید بعیت کردند و قراردادند کہ ۔الخ (د۔ب) (ا۔ا) ہمہ برادران درمجلس بامیاں سید خوندمیرؓ تجدیدِ بعیت کردند و نقلست کہ بعضے گفتند کہ کسے بے عبارت کافرنگوید یعنی منکرانِ مہدی را کہ درخراساں پیشِ حضرت مہدیؑ بعضے یاراں التماس کردند و گفتند کہ بعضے براداراں درونِ شہر میردند (ب۔ا) 4۔ (مہدی را) کے بعد سے (او نیز ہریکے اقرار کردند کہ درخراسان) تک کی عبارت نہیں ہے۔ (د۔ب) 5۔ "درخراساں" ان نسخوں میں نہیں ہے ۔(غ۔ب) (ا۔چ) (ب۔ا) 6۔ "گویم" کے بعد کی پوری عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے (ا۔ا) (غ۔ب) (ا۔چ)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مہدی کا انکار کرے کافر ہے ۔ اور ہر ایک نے (اس روایت کی بنا پر) اقرار کیا کہ خراسان میں حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ بعض برادراں شہر میں جاتے ہیں اور لوگوں کو کافر کہتے ہیں ۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو سزا دو پھر فرمایا کہ بے چاروں کو سزا نہ دو کیوں کہ وہ کہنا نہیں جانتے ہیں اس روایت کے لحاظ سے اب ہم کو بھی چاہیئے کہ بغیر عبارتِ مذکور کسی کو کافر نہ کہیں ۔ اس کے بعد میاں سید خوندمیر و میاں نعمت رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر کسی کو (قرآن یا حدیث کی) عبارت نہ آئے تو کیا کرے ۔ مہاجرینؓ نے فرمایا کہ اگر کچھ نہ جانتا بھی ہے یہ عبارت (ضرور) یاد کرے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَنْکَرَ الْمَہدِیْ فَقَدْ کَفَرَ۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا اگر کسی کو اتنی عبارت بھی نہ آتی ہو تو کیا کرے ۔ پھر آپ ہی نے (یہ بھی) فرمایا کہ (عبارت) یاد نہ کرنا بندہ کی تقصیر ہے اور حق پوشی کفر ہے ۔ یعنی دلیل نہ سیکھنا تقصیر ہے اور نبی و مہدی علیہما السلام کے برحق ہونے کو چھپانا کفر ہے ۔ (اس توضیح کے بعد) سب خاموش ہوگئے ۔

(30) نیز نقلست کہ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ انکار کردن از مہدیتِ سید محمد بن سید خاں کفراست۔

ترجمہ :- نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سید محمد بن سید خاں کی مہدیت کا انکار کفر ہے ۔

(31) و نیز پوستِ خود بہر دو انگشتِ خود گرفتہ فرمودند کہ 1 ایں پوست و گوشت و استخواں و موبموئے بندہ کہ است ہر کہ از مہدیتِ ایں ذات منکر شود کافر است۔

1- فرمودند ہر کہ از مہدیتِ ایں ذات منکر شود کافراست۔ (د۔ب)

ترجمہ :- نیز حضرتؑ نے اپنی دو انگشتِ مبارک سے اپنے جسمِ اطہر کا پوست پکڑ کر فرمایا کہ یہ پوست و گوشت و استخواں اور بال بال جو بندہ کا ہے ،جو شخص اِس ذات کی مہدیت سے انکار کرے کافر ہے ۔

(32) و نیز نقلست که حضرت میراں علیه السلام فرمودند انکارِ مہدیؑ انکارِ محمد رسول اللّٰہؐ است و انکارِ محمد رسول اللّٰہؐ انکارِ قرآن است و انکارِ قرآن انکارِ خدا است۔

ترجمہ :- نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ انکارِ مہدی انکارِ محمد رسول اللہؐ ہے اور انکارِ محمد رسول اللہؐ انکارِ قرآن ہے اور انکارِ قرآن انکارِ خدا ہے ۔

(33) و نیز فرمودند که انکارِ مہدیؑ انکارِ محمدؐ است و انکارِ محمدؐ انکارِ ہمه پیغمبرانؑ است ا نکارِ ہمه پیغمبرانؑ انکارِ خدا است۔

ترجمہ :- اور نیز فرمایا کہ مہدی کا انکار محمدؐ کا انکار ہے اور محمدؐ کا انکار تمام پیغمبروںؑ کا انکار ہے اور تمام پیغمبروں کا انکار خدا کا انکار ہے ۔

(34) و نیز فرمودند که انکارِ مہدیؑ انکارِ ہمه کتابہا و ہمه صحیفہائے 1 انبیائے پیشینان است 2 و انکارِ ہمه پیغمبرانؑ است۔

ترجمہ :- نیز فرمایا کہ مہدی کا انکار اگلے انبیاء کے تمام کتابوں اور صحیفوں کا انکار ہے اور تمام پیغمبروںؑ کا انکار ہے ۔

1۔ہمه صحیفہاء است کے بعد کی عبارت نہیں ہے ۔(د۔ب) 2۔ وازیں اتفاق تکفیر منکرِ مہدی علیه السلام ہمجوں تکفیرِ منکر نبی علیه السلام لازم آمد و نیز به جمیعِ مسلمین برائے تکفیر منکرِ پیغمبر حاجت نیست پس مجلس تمام گشت و نیز نقل است که کسے میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ (ب۔ا)

(35) نقلست که کسے میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ را سوال کرد که شما منکرِ مہدی را چه میگوئید فرمودند کافر میگویم باز گفت چه میگوئید فرمودند اکفر1 میگویم باز گفت چه میگوئید فرمودند که اظلم میگویم آں سائل گفت فتح خاں می پرسد فرمودند که فتح خاں کدام کس است اگر سلطان محمود انکارِ مہدی کند کافر گردد۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ منکر مہدیؑ کو کیا کہتے ہیں ۔ فرمایا کافر کہتا ہوں ۔ پھر سوال کیا کیا کہتے ہو ؟ فرمایا اکفر کہتا ہوں پھر کہا کیا کہتے ہو فرمایا اظلم کہتا ہوں ۔ سائل نے کہا فتح خاں دریافت کرتے ہیں ۔ فرمایا کہ فتح خاں کون شخص ہے اگر سلطان محمود (شاہِ وقت) بھی انکار کرے تو کافر ہے ۔

(36) نیز نقلست که سید محمد مصطفیٰ عرف غالب خاں، میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ را پرسید که منکرانِ مہدیؑ را چه میفرمایند ۔ فرمودند کافر می گویم باز پرسید که اگر من انکار کنم ؟ فرمودند اکفر می گویم۔ سیدِ مذکور پس پابازگشت۔ دراں محفل 2 اکثر مہاجراں حاضر بودند۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ سید محمد مصطفیٰ عرف غالب خاں نے میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ سے سوال کیا کہ منکرینِ مہدیؑ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ؟ فرمایا کافر کہتا ہوں ۔ پھر پوچھا کہ اگر میں انکار کروں ؟ فرمایا اکفر کہتا ہوں ۔ سیدِ مذکور واپس ہوگئے ۔ اس مجلس میں اکثر مہاجرینؓ موجود تھے ۔

(37) نیز نقلست که روزے بندگی میاں نعمتؓ و بندگی میاں نظامؓ و بندگی میاں ملک جیوؓ و بندگی میاں دلاورؓ و بندگی میاں لاڑ امامؓ و بندگی میاں لاڑشه نشته 3 نزد بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرستادند که خلق را کافر نگوئیم اما منکرانِ مہدی را کافر میگوئیم برحکم عبارت چنانچه

1۔ فرمودند کافرو اکفرو اظلم می گویم (ب۔ا) 2۔ مجلس (د۔ب) 3۔ برشش کتبه کردد۔ (د۔ب)

درقرآن واحادیث مذکوراست اعتقاد داریم۔ اگر کسے سوال کند که منکرانِ مہدیؑ را چه میگوئید بریں وجه جواب گوئیم که قال الله تعالٰی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ وقال النبی صلی الله علیه و سلم ۔ من انکر المہدی فقد کفر۔

ترجمہ :- نیز نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ اور بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ اور بندگی میاں ملک جیو رضی اللہ عنہٗ اور بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ ، بندگی میاں لاڑامام رضی اللہ عنہٗ اور بندگی میاں لاڑشہ رضی اللہ عنہٗ نے ایک تحریر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے پاس روانہ کی کہ " ہم بجز منکرینِ مہدی علیہ السلام کے کسی کو کافر نہیں کہیں گے اور اِسی عبارت کے حکم پر جو قرآن و احادیث میں مذکور ہے اعتقاد رکھتے ہیں۔

اگر کوئی سوال کرے کہ منکرینِ مہدی علیہ السلام کو کیا کہتے ہو تو ہم اس طرح جواب دیتے ہیں کہ :-

قال الله تعالٰی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدَهٗ ۚ و قال النبی صلی الله علیه و سلم من انکر المہدی فقد کفر۔

(38) و نیز نقلست از بندگی میاں دلاورؒ که گفتند از زبانِ حضرت مہدی علیه السلام شنیدیم که فرمودند وقتے که در داناپور بودم جذبه شد ۔ اول مرتبه تجلیِ ذات شد و فرمان 1 رسید که ترا علم مراد الله دادیم و کتابِ 2 خود را میراث تو گردانیدیم و براہلِ ایمان تُرا آمر گردانیدیم و انکارِ من انکارِ تُو۔ و انکارِ تو انکارِ من۔ آرے چرا نباشد که ایں ولایت خاص محمدؐ است و ازیں مرتبه رسول الله صلی الله علیه و سلم ۔۔خبر داده اند هاکیاً۔عن الله تعالٰی لولاک 3 لماخلقت الافلاک۔ لولاک لما اظهرت الربوبیة یا نور نوری ویاسرسری ویا خزاین معرفتی افتدیت ملکی علیک یا محمد۔

پس انکارِ اُو انکارِ خدا چرانباشد ۔ایں حکایت از زبانِ مہدی علیه السلام شنیدیم از خود نمی گوئیم کسے قبول کند 4 خوب و اگر قبول نکند۔ بنده را حجت از زبانِ مہدی علیه السلام شده است۔ من

1۔ فرمان شد که (د۔ب) (ا۔ا) 2۔ کتابِ میراث کرده دادیم یعنی قرآن (ا۔ا) (ب۔ا) 3۔ لولاک لمااظهرت الربوبیة (د۔ب) (1-1)

راءی الھلال فعلیه الصوم۔

ترجمہ :- نیز حضرت بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا کہ جس وقت میں دانا پور میں تھا مجھ پر جذبہ ہوا اور پہلی مرتبہ تجلیِ ذات ہوئی اور فرمان پہونچا کہ ہم نے تم کو ہماری مراد کا علم عطا کیا ہے اور کتاب قرآن کو میراث قرار دی ہے۔ اور اہلِ ایمان پر تم کو حاکم بنایا ہے۔ میرا انکار تمہارا انکار اور تمہارا انکار میرا انکار ہے۔ ہاں کیوں نہ ہو جب کہ یہ ولایت خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور اس مرتبہ کی خبر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منجانب اللہ دی ہے کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں یہ افلاک نہ پیدا کرتا۔ اگر تو نہ ہوتا میں ربوبیت ظاہر نہ کرتا۔ اے میرے نور کے نور، اور اے میرے بھید کے بھید، اے میری معرفت کے خزانے، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری سلطنت تجھ پر فدا ہے پس اس کا انکار خدا کا انکار کیوں کر نہ ہوگا۔ یہ روایت حضرت مہدی علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے میں نے سنی ہے۔ اپنی طرف سے نہیں بیان کر رہا ہوں۔ کوئی قبول کرتا ہے تو اچھا ہے۔ اگر قبول نہیں کرتا ہے (تو اچھا نہیں) بندہ کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام کی زبانِ مبارک حجت ہے۔ من راءی الھلال فعلیه الصوم۔ جس نے چاند دیکھا روزہ اسی پر فرض ہے۔

(39) نیز نقلست که ملا سید احمد خراسانی اہلِ علم بود و چند ماه صحبت با میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کرده بود۔ و چند سال با دیگر یارانِ حضرت مہدی علیه السلام صحبت کرده بود۔ یک روز میراں سید محمود را پرسید که منکرِ مہدی علیه السلام را چه میگوئید۔ فرمودند کافر

1- قبول کند یا نه کند بنده را (د۔ب) (ا۔ا) (ا۔چ) (غ۔ب)

میگوئیم۔ سید احمد گفت اگر من انکار کنم؟ فرمودند اگر بایزید بسطامی باشد انکارِ مہدی کند کافر گردد۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ ملا سید احمد خراسانی طبقہ علماء سے تھے ۔ انھوں نے چند مہینے حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ سے بھی صحبت حاصل کی تھی اور چند سال دیگر صحابۂ حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت سے بھی انھوں نے فیض حاصل کیا تھا۔ ایک روز میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ سے انھوں نے سوال کیا کہ منکرِ مہدی علیہ السلام کو آپ کیا کہتے ہیں ۔ فرمایا کہ کافر کہتا ہوں سید احمد نے کہا کہ اگر میں انکار کردوں ؟ فرمایا کہ اگر بایزید بسطامی (کے درجے کا آدمی) بھی مہدی علیہ السلام کا انکار کرے تو کافر ہوجاتا ہے ۔

(40) ونیز نقلست کہ روزے معلمے با حضرت میراں علیہ السلام سوال و جواب بسیار کرد۔ میاں شیخ بھیک سر ازحجرۂ خود بیرون کردہ گفتند کہ میرانجیوؑ! چرا سرخالی میکنید۔ فرمودند کہ بندہ را خدائے تعالٰی برائے 1 سرخالی کردن فرستادہ است۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ ایک عالم حضرت مہدی علیہ السلام سے بہت سوال و جواب کر رہا تھا۔ میاں بھیک رضی اللہ عنہٗ نے اپنے حجرہ سے سر باہر نکال کر عرض کیا کہ میرانجیؑ آپ کیوں سر خالی فرمارہے ہیں ۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالٰی بندہ کو سر خالی کرنے کے لئے ہی بھیجا ہے ۔

1- برائے ایں کار فرستادہ است (د۔ب)(ا۔ا) (ب۔ا)

(41) و نیز معلوم باد که اگر کسے با بندگی میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ سوال کردے از برادرانِ دائرہ یا بیگانه درونِ دعوت یا بحضورِ مہاجراں اگر آں 1 سائل سوالِ بے عبارت کردے میاںؒ عبارت آموختے و فرمودے که مقصودِ شما ازیں۔ سوال انیست ولے تنگ نیامدے بلکه ہیچ 2

مہاجر بر سوال کننده تنگ نیامدے 3 ۔ و نگفته اند که سوال که مکن۔ و بر گفتئهٔ من اعتقاد کن بلکه فرموده اند که آں چه مشکل شود پرسیده تحقیق کنید والاً وبالِ آں بر شماست۔

ترجمہ :- نیز واضح ہو کہ کوئی شخص خواہ برادرانِ دائرہ سے ہو یا بیگانہ ہو، دعوت وتبلیغ کی مجلس میں ہو یا مہاجرینؓ کی مجلس میں ہو، بندگی میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ سے نے عبارت (ٹوٹا پھوٹا) سوال کرتا تو حضرتؒ اس کو عبارت سکھاتے اور فرماتے کہ اس سوال سے تمہارا مقصد یہ ہوگا۔ لیکن تنگ نہ ہوتے بلکہ کوئی مہاجرؓ بھی سوال کرنے والے پر تنگ نہ ہوتے تھے۔ اور یہ نہ کہتے کہ سوال نہ کرو۔ اور صرف میرے کہنے پر اعتقاد رکھو۔ بلکہ فرماتے رہے ہیں کہ جو کچھ مشکل معلوم ہو پوچھ کر تحقیق کرلیا کرو۔ ورنہ اس کا وبال تم پر رہے گا۔

1۔ آں سوال (د۔ب) (ا۔ا) 2۔ بلکہ ہر ایک مہاجرؓ (د۔ب) 3۔ نیامده اند (د۔ب) (ا۔ا)

****

باب سوم

در کیفیتِ نماز گزاردن بدنبالِ منکرانِ حضرت امام علیہ السلام

(42) بداں 1 اے عزیز کہ حضرت مہدی علیہ السلام بدنبالِ منکراں خود نماز گزاردن منع کردہ اند و فرمودہ اند کہ اگر کسے بسہو گزاردہ باشد باز گرداند۔

ترجمہ :- اے عزیز! جان لو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے منکرین کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کو منع کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اگر سہو سے ادا کرلی ہو تو نماز لوٹا لیں۔

(43) نقل است آں روز کہ درشہرِ ٹھٹھہ 2 مخالفت ظاہر شدہ بود بحدے کہ لشکر نامزد شدہ بود بعضے یاراں پیش حضرت مہدی علیہ السلام عرض کردند کہ امروز درونِ شہر نماز ہمراہ امامِ مخالف گزاردیم۔ فرمودند باز گردانید۔ پرسیدند کہ اگر یکاں دوگاں برویم چہ کنیم۔ فرمودند کہ جماعت شدہ بروید وبایکدیگر جماعت کردہ نماز بگزاید۔ وحضرت 3 میراں علیہ السلام برائے کارمردم فرستادے۔ دوکس را فرستادے۔ برائے ہمیں کہ جماعت بایکدیگر کردہ نماز ادا کنند۔

1۔"بداں اے عزیز کہ" ان نسخوں میں نہیں ہے (ب۔ا)(ا۔ا) 2۔ شہرنگرٹھٹھہ (د۔ب)(ا۔ا) 3۔ بعد کا پورا جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا)

ترجمہ :- روایت ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ شہرِ ٹھٹھ میں مخالفت پیدا ہوگئی اور اتنی کہ فوج کشی کی گئی تھی۔ بعض صحابہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ آج شہر میں مخالف امام کے ساتھ ہم نے نماز ادا کی ہے ۔

فرمایا کہ نماز لوٹا لو۔ سوال ہوا کہ اگر ایک ، دو آدمی جائیں تو کیا کریں ۔ فرمایا کہ باجماعت جایا کرو اور اپنی جماعت سے نماز ادا کرو۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کسی کو کام کے لئے روانہ فرماتے تو (کم ازکم) دو آدمیوں کو روانہ فرماتے تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ باجماعت نماز ادا کر سکیں ۔

(44) و نیز نقلست که درموضعِ بھدری والی وقتِ عصر جمله مهاجرانؓ و بندگی میاں سید خوندمیر رضی الله عنهٗ و میاں نظام رضی الله عنهٗ و میاں نعمت رضی الله عنهٗ و بندگی میاں ملکجیو رضی الله عنهٗ و بندگی میاں ابوبکر رضی الله عنهٗ و بندگی میاں سید سلام 1 الله رضی الله عنهٗ و نیز دیگراں یکجا بودند۔ درمیانِ ایشاں گفتگوایں بود که اگر کسے بدنبالِ منکرِمهدیؑ نماز گزارد اُو را خارجی گوئم۔ بعدهٗ بندگی میاں نظام رضی الله عنهٗ ، بندگی میاں ابوبکر و میاں سید سلام الله رضی الله عنهما را گفتند که حالِ شما چوں است که در دائرۂ 2 شما مخالفاں می مانند۔ بندگی میاں سید سلام الله رضی الله عنهٗ گفتند آنچه مارا خواهد افتاد خواهم دانست۔ بعدهٗ بندگی میاں نظامؓ تبسم کرده فرمودند که شما بحضورِ 3 مجلس خارجی شدید۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ موضعِ بھدری والی میں عصر کے وقت تمام مہاجرینؓ اور بندگی میاں سید خوندمیر و میاں نظام و میاں نعمت و میاں ملک جیو و میاں ابوبکر و بندگی میاں سید سلام اللہ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ عنہم ایک جگہ جمع ہوئے تھے۔ ان حضرات میں گفتگو یہ چھڑی کہ اگر کوئی شخص منکرِ مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کرے

1- بندگی میاں سید سلام الله ۔ نہیں ہے (د۔ب) 2۔ شما درمیان مخالفاں می مانند (ا۔چ) (غ۔ب) 3۔" بحضورِ مجلس " اس نسخہ میں نہیں ہے۔(د۔ب) خارج شدید (ا۔چ) (غ۔ب)

توہم اس کو خارجی کہیں گے۔ اس کے بعد بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ نے بندگی میاں ابوبکر و میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا حال ہے۔ کیوں کہ آپ کے دائرہ میں مخالفین بھی رہتے ہیں۔ بندگی میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ نے کہا کہ ہم جیسا موقع بن پڑتا ہے ہم سمجھ لیتے ہیں۔ اس پر بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ نے مسکراتے ہوئے فرمایاکہ آپ اس مجلس میں خارجی ہوگئے۔

(45) ونیز نقلست که حضرت میراں علیه السلام فرمودند چرا آنجامی روید که بدنبالِ منکران حاجتِ نماز گزاردن افتد 1۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسی جگہ جاتے ہی کیوں ہو کہ جہاں منکرین کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی ضرورت پیش آئے۔

(46) و نیز نقل است که بندگی میاں نظام رضی الله عنهٗ وقتِ 2 عصر دعوت می کردند بعدهٗ استاده شدند و فرمودند که حضرت مهدی علیه السلام فرمودند که چرا آنجامی روید که بدنبالِ منکران نماز گزاردن حاجت افتد۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ عصر کے وقت تبلیغ فرما رہے تھے۔اس کے بعد کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس جگہ کیوں جاتے ہوکہ منکرین کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی ضرورت پیش آجائے۔

ا- باشد (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا) 2۔ وقتِ ظہر (د۔ب) (ا۔ا)

(47) و نیز نقل است که شیخ احمد معلم درشهرنهروالله برائے امامت کردن پیش شده بود 1 بوقتِ مغرب بندگی میاں سید خوندمیر رضی الله عنه' دستِ اُو گرفته پس کردند و فرمودند که تو منکرِ مهدیءِ موعود هستی بدنبال تو نماز گزاردن روانیست۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ شیخ احمد معلم شہر نہروالہ میں مغرب کے وقت امامت کرنے کے لئے آگے بڑھا تھا۔ بندگی میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا اور فرمایا کہ تم منکرِ مہدیؑ ہو تمہاری اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

(48) و نیز نقلست که در مجلسِ میراں سید محمود رضی الله عنه' معلے 2 خواست که امامت 3 کند یکی وستش گرفته پس کرد و گفت که تو منکرِ مهدی هستی دنبالِ تو نماز گزاردن روانست۔4

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کی مجلس میں ایک معلم نے خود امامت کرنے کی خواہش کی ۔ایک اہلِ دائرہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا اور کہا کہ تم منکرِ مہدیؑ ہو تمہاری اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

1۔ پیش شد (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا) 2۔ ملا محمود (د۔ب) 3۔ امامت کنم (ا۔چ) جماعت کند (ب۔ا) 4۔ نماز نباید کرد (ا۔چ) (غ۔ب)

(49) ونیز نقلست که اکثر مہاجرانِ 1 امام الزماں خلیفته الرحمان المنزه عن کل البدعة و الطغیان محی السنة والایمان و ماحی الرسوم بالادیان یکجا بودند بعد از ظہر گفتگو ایں بود یکے گفت اگر بدنبالِ منکران نماز گزاردن روا نباشد پس حضرت میراں علیه السلام نماز جمعه و عیدین بدنبالِ منکراں چوں گزاردند۔ بعدہٗ بندگی میاں سید خوندمیر رضی الله عنہٗ و بندگی میاں نعمت رضی الله عنہٗ و بعضے دیگر یاراں 2 فرمودند 3 که ما دریں کیفیت نیفتیم۔آنچه حضرت امام امیر الانام فرمودند 4 آں بکنیم و ازآنچه منع کردند ازاں باز مانیم۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ امام الزماں خلیفۃ الرحمٰن ، ہر قسم کی بدعت سے پاک اور سنت و ایمان کے زندہ کرنے والے ۔ رسومِ مذاہب (باطلہ) کو میٹنے والے (مہدیٔ موعود علیہ السلام) کے اکثر مہاجرین رضی اللہ عنہم ظہر کے بعد ایک جگہ جمع ہوئے تھے ۔ گفتگو یہ تھی کہ ایک صاحب نے کہا کہ اگر منکرین کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے نمازِ جمعہ و عیدین منکرین کی اقتداء میں کیوں ادا فرمائی ۔ اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ و بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ اور دوسرے صحابہؓ نے فرمایا کہ ہم اس کیفیت میں نہیں پڑتے جو کچھ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے ہم وہی کریں گے ۔ جس کام سے منع فرمایا ہے ہم اُس سے باز رہیں گے ۔

1۔اکثر مہاجراں یکجا بودند (د۔ب) (ا۔ا) اکثر مہاجراں یکجاشدہ بودند (ب۔ا) 2۔بعضے برادراں (د۔ب) 3۔فرمودند نہ شاید که ما (ا۔چ) (غ۔ب) 4۔ کردند (د۔ب)

****

باب چہارم

دربیان رفتن بخانۂ مخالفاں و شنیدن وعظِ ایشاں

(50) نقل است که حضرت میراں علیه السلام دعوت می فرمودند که معلے بیاد باپسر خود و گفت که پسر ما را دعا بکنید۔ حضرت میراں علیه السلام فرمودند، شیخ صدرالدین به مبینید خواننده چه می گوید۔ باز فرمودند که اگر حق تعالٰی قوت دہد یعنے امر 1 شود از ایشاں جزیه بستانم۔ ایں مذاکره درولایت سندھ بموضعِ تھٹھ بود۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام تبلیغ فرما رہے تھے کہ ایک معلم آیا اور عرض کی کہ میرے اس لڑکے کے لئے دعا فرمایئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ، شیخ صدرالدین! دیکھو کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں پھر فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ قوت دے یعنے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو تو اِن لوگوں سے جزیہ لوں۔ یہ واقعہ موضعِ تھٹھ شہرِ سندھ کا ہے۔

(51) و نیز نقل است که درموضعِ کھانبیل 2 بعضے مہاجراںؓ بربندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کتبۂ ضلالت کردہ فرستادند میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ بعد شنیدن درجوش آمدند و ہر 3 بارہمیں سخن فرمودند که ایشاں 4 بحضور میراں علیه السلام جواب خواہند داد ایشاں را

---

1 - یعنے "امرشود" اس نسخہ میں نہیں ہے۔(ا۔ا)(د۔ب) 2۔ درموضعِ کھانبیل اس نسخہ میں نہیں ہے۔(د۔ب)(ا۔ا) 3۔ وسه بار (د۔ب)(ا۔ا) 4۔ ایشاں ازمہدی برگشته اند رجوع باید کرد (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا)

رجوع باید کرد چوں وقتِ عصر نزدیک آمد بندگی میاں ملک جیو و بندگی میاں لاڑشہ رضی اللہ عنہما آمدند فرمودند 1 کہ اے میاں سید خوند میر! ما حلم شما دیدہ بودیم آں حلم شما چہ شد۔ فرمودند کہ بندہ را معذور دارید ہر وقت کہ کسے سخن مہدی علیہ السلام را تاویل و تحویل میکند حلمِ بندہ نمی ماند و می پرو 2 ۔ بعدہٗ ایشاں فرمودند الحالِ شما چہ میگوئید۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرمودند کہ بندہ ہیچ نمی گوید۔ مگر آنچہ میراں علیہ السلام فرمودہ اند ہمچناں بگوید۔ اگر حق تعالٰی 3 قوت دہد از ایشاں جزیہ بستانم۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ موضعِ کھانبیل میں بعض مہاجرینؓ نے بندگی میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ کے پاس کتبۂ ضلالت روانہ کیا تھا۔ میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ سننے کے بعد جوش میں آگئے اور ہر بار یہی فرمارہے تھے کہ یہ لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں جوابدہ ہوں گے۔ اُن لوگوں کو رجوع کرنا چاہیئے۔ جب عصر کا وقت نزیک آیا بندگی میاں ملک جیو و بندگی میاں لاڑشہ رضی اللہ عنہما آئے اور فرمانے لگے کہ اے! میاں سید خوندمیر (رضی اللہ عنہٗ) ہم آپ کا حلم دیکھے ہیں آپ کا وہ حلم کیا ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ بندہ کو معذور قرار دیجئے کیونکہ جس وقت مہدی علیہ السلام کے فرمان میں کوئی تاویل یا تحویل کرتا ہے تو بندہ کا حلم نہیں رہتا برخواست ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ان حضرات نے کہا کہ اب آپ کیا فرماتے ہیں میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ بندہ کچھ نہیں کہتا مگر جو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا وہی کہتا ہے کہ " اگر اللہ تعالٰی قوت دے تو ان لوگوں سے جزیہ لوں۔

1۔"وآوازدادند" (ا۔چ) (غ۔ب) 2۔می پرد ہمیں سخن تکرار کردند کہ شما از مہدیت سید محمدؑ برگشتید رجوع کنید۔بعدہ ایشاں (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا) 3" اگر حق تعالٰی قوت دہد جزیہ بستانم" یہ جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے (ا۔چ) (غ۔ب)

(52) و نیز منقول است که حضرت مہدی علیه السلام شمشیرِ خود بدستِ خود گرفته بالا کردند و فرمودند که با ایشاں الحال ہمیں 1 مانده است۔ ایشاں بعلم تفہیم نمی شوند باید 2 دانست که ایشاں کلمه گویاں بودند یا کافراں۔

ترجمہ :- نیز منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی تلوار ہاتھ میں بلند کرکے فرمایا کہ ان لوگوں کے لئے اب یہی رہ گئی ہے۔ یہ لوگ علم سے تفہیم نہیں حاصل کرتے ہیں ۔ (اسی پر سے) سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ لوگ کلمہ گو ہیں یا کافر۔

(53) نیز حضرت میراں علیه السلام فرمودند که ایشاں حربی شده اند۔پس ازیں معلوم شد که ایشاں لائقِ جزیه شده اند لیکن 3 حضرت میراں علیه السلام مامور 4 ایں امرنه شده اند بداں سبب جزیه نه گرفتند ۔

ترجمہ :- نیز حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لوگ حربی ہوگئے ہیں ۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ لائقِ جزیہ ہوچکے ہیں لیکن حضرت مہدی علیہ السلام اس پر مامور نہیں ہیں اس لئے آپؑ نے جزیہ نہیں لیا ہے ۔

(55) بندگی میاں سید خوندمیر رضی الله عنه' فرمودند که روزے ملا معین الدین شخصے فرستاد و گویا یند که یک دو کس را برائے علم خواندن پیشِ من بفرسید تامیانِ ما و شما صلح شود بنده گفت که ہیچ کمینه ہم از دائرۂ ما پیشِ شما برائے علم خواندن نخواہد آمد صلح شود یا نه شود۔پس گفتند که اطاعت تکذیب کنندگاں حرام است۔ کما قال الله تعالٰی :-

فَلَاتُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ (سورة القلم۔8) وایضاً

---

1 ۔"ایں" (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا) 2۔مراد آنستکه (ا۔چ) 3۔اما بنده برایں امر مامور نیست (غ۔ب)(ا۔چ)(ب۔ا) 4۔ مامورنه شدند (د۔ب)

یٰۤاَیُّهَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِیۡعُوۡا فَرِیۡقًا مِّنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوالۡکِتٰبَ یَرُدُّوۡکُمۡ بَعۡدَ اِیۡمَانِکُمۡ کٰفِرِیۡنَ ۝ (سورۃ اٰل عمران۔100) درایں باب آیتہا بسیار است۔

ترجمہ :- بندگی میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ ایک روز ملا معین الدین نے ایک شخص کو روانہ کیا اور کہلایا کہ ایک دو آدمیوں کو علم پڑھنے کے لئے ہمارے پاس روانہ کرو تاکہ ہمارے اور تمہارے درمیان صلح اور اخلاص درست ہو۔ بندہ نے اس کو جواب دیا کہ تم سے کوئی بھی صلح نہیں کر سکے گا۔

اس نے پھر کہلایا کہ کسی کمتر آدمی کو تو روانہ کریں تاکہ صلح ہو جائے ۔بندہ نے کہا کہ ہمارے دائرہ کا ایک کمتر آدمی بھی تمہارے پاس علم پڑھنے کے لئے نہ آئے گا۔ صلح ہو یا نہ ہو اور فرمایا کہ جھٹلانے والوں کی اطاعت حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا " تم جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کرو۔(سورۃ القلم) 8 اور فرمایا کہ " اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو اگر تم اہلِ کتاب سے کسی فریق کی پیروی کروگے تو وہ تمہارے ایمان کے باوجود تم کو کفر کی حالت کی طرف پھیر دیں گے۔(سورۃ اٰل عمران۔100) اس باب میں بہت سی آیات ہیں۔

****

باب پنجم

منقلاتِ حضرت مہدی علیہ السلام دربیانِ نصیحت

(56) حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ وجودِ حیاتِ دنیا کفر است۔ یعنی زیستن بجان کہ آں را ہستی و خودی گویند و ہر چیزے را کہ در کتاب اللہ متاعِ حیاۃِ دنیا نام کردہ اند ، حبِ زنان و فرزنداں و اموال و حیوانات و زراعات و تجارت و عمارات و ملبوسات و ماکولات و جزآں ہر کہ ایں اشیاء را مرید و محب باشد و بدیں مشغول گردد اُو کافر است۔ اگر کسے با اُو صحبت کند یا بخانۂ اُو برود یا با اُو الفت و محبت دارد اُو از آنِ مہدی و از آنِ رسول علیہ السلام و از آنِ خدا نیست۔

کما قال اللہ تعالٰی:-

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۔ ﴿ سورۃ اٰل عمران۔14)ای من ترک ھٰذا لاشیاء جبو مومن1 و من لا ترک 2 ھٰذا الاشیاء فھو کافر۔

قال اللہ تعالٰی:-

وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ الَّذِيْنَ يستحبون الحیٰوۃ الدنیا علی الاٰخرۃ ۔۔۔ الخ (سورۃ ابراہیم۔2-3) و قال اللہ تعالٰی :-

---

1۔ فھو مفلح (ب۔ا) 2۔ ومن احب (د۔ب) 3۔ " والمنافقون" نہیں ہے (د۔ب)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(سورۃ ھود۔15-16) و قال اللہ تعالٰی :-

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ (سورۃ النٰزعٰت۔37-41)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم " الدنیا لکم و العقبٰی لکم المولٰی لی" ۔ حضرت میراں علیہ السلام چنیں بیان کردہ اند الدنیا لکم یا ایھا الکافرون و المنافقون و العقبٰی لکم یٰایھا المؤمنون المناقصون والمولٰی لی ولمن اتبعنی۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ وجودِ حیاتِ دنیا کفر ہے ۔ یعنی جان سے جینا کہ جسے ہستی و خودی کہتے ہیں ۔ اور وہ امور جن کو کتاب اللہ میں متاعِ دنیا کہا گیا ہے ۔ عورتوں اور بچوں کی محبت اور اموال و حیوانات و تجارت و زراعت و عمارات و ملبوسات و ماکولات وغیرہ کا جو شخص عاشق و مرید ہوگا اور اس میں منہمک و مشغول رہے گا وہ کافر ہے ۔ اگر کوئی اس کی صحبت اختیار کرے یا اس کے گھر جائے یا اس سے الفت و دوستی رکھے وہ آنِ مہدیؑ و آنِ رسولؐ و آنِ خدا سے نہیں ہے ۔ جیسا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے " زینت دیئے گئے ہیں لوگ خواہشات کی محبت سے عورتوں اور بچوں سے متعلق اور سونے و چاندی کے جمع کردہ خزانوں اور نشان زدہ گھوڑوں اور چوپایوں اور کھیتیوں سے متعلق یہ سب متاعِ حیاتِ دنیا ہے ۔ اور اللہ تعالٰی (جو معبودِ برحق ہے) سب نیکیاں اُسی کی طرف پھر جانے والی ہیں (سورہ اٰل عمران)14 یعنی جس نے ان چیزوں کو ترک کیا وہ مومن ہے ۔ جس نے ترک نہ کیا وہ کافر ہے ۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے شدید عذاب کا رنج و غم اُن کافروں کے لئے ہے جو آخرت کے مقابلہ میں حیاتِ دنیا سے محبت رکھتے ہیں ۔ (سورۃ ابراہیم)2-3 اور اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے ۔ "جو شخص حیاتِ دنیا و زینتِ دنیا کا مرید ہو ہم اُن کے

اعمال کا بدلہ اِس دنیا ہی میں پورا کردیں گے۔ اِس دنیا میں اُن کے لئے کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ یہ سب وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتشِ دوزخ کے سوائے کچھ نہیں ہے۔ اور انھوں نے جو کچھ (نیکیاں) اس دنیا میں کی ہیں وہ سب حبط ہو جائیں گی۔ اور وہ جو (اچھے) کام کرتے ہیں باطل ہے۔ (سورۃ ھود) 15-16 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے " لیکن جو شخص حد سے گذر گیا اور حیاتِ دنیا کے پیچھے ہوگیا تو بے شک اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور جو شخص اپنے رب کے (عقاب کے) موقع پر ڈرا اور اپنے نفس کو (فاسد) خواہش سے روکا تو بے شک اُس کا ٹھکانہ جنت ہے۔ (سورۃ النّٰزعٰت)۔ اس باب میں آیات (قرآنی) بہت ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا تمہارے لئے ہے اور آخرت بھی تمہارے لئے ہے۔ اور میرے لئے مولیٰ ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس کی توضیح یوں فرمائی ہے کہ دنیا تمہارے لئے ہے۔ اے کافرو و منافقو۔ اور آخرت تمہارے لئے ہے اے ناقص مومنو! ۔ اور مولیٰ میرے (یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) لئے ہے اور اُس کے لئے ہے جو میرا تابع (مہدیءِ موعودؑ) ہے۔

(57) و نیز بگوجری فرمودند تم کون بھوجن ہم کون پیو۔

ترجمہ :- اور نیز گوجری زبان میں فرمایا کہ تم کو بھوجن ہم کو پیو۔

(58) نقل است که در شہرِ نہروالہ عہدہ دارے که چیزے علمِ شریعت داشته 1 بود برائے ملاقات آمد۔ حضرت میراں علیه السلام آیت مَنۡ کَانَ یُرِید الۡحَیٰوۃ الدُّنِیَا۔۔۔ الخ بیان فرمودند اُو گفت که ایں آیت درحقِ کافراں است۔ حضرتؑ فرمودن آئے ہر که در و ایں صفات باشد بلاشبه کافر است۔ باز اُو گفت که ایں صفات در بادشاہ و ملوک و قاضی و علماء موجود است۔ حضرتؑ فرمودند که خدائے تعالیٰ " من کان" فرموده است ماہم" من کان" می گوئیم و اسمِ کسے مقید نمی کنیم۔ بازاُو گفت که ایں صفت درمن موجود است۔ فرمودند درمسلمان ایں صفت نه باشد 2 و نه بایدکرت دوم گفت که ایں صفت درمن موجود است۔فرمودند که شما کلمه رسول اللّٰہؐ می گوئید

ایں صفت درشما چوں باشد۔ کرت سوم ہم اُو ہمیں گفت کہ دو بار گفتہ بود۔حضرت مرمودند کہ اگر درتوایں صفت ہست وتو اقرار میکنی پس خدائے تعالٰی برتوحکمِ کفر کرد۔وتو کافرہستی۔

کما قال اللہ تعالٰی :- زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا۔۔۔الخ (سورہ البقرہ۔212) و در حق زنانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایں آیت نازل شد۔۔۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ (سورہ الاحزاب۔28)

و در حقِ یارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایں آیت نازل شد کہ :- مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ اٰل عمران۔152) و درحق جملہ امت ایں آیت نازل شد :-

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (سورۃ یونس۔8)

ترجمہ :- روایت ہے کہ شہرِ نہروالہ میں ایک عہدہ دار جو کہ کچھ علمِ شریعت سے واقف تھا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت مہدی علیہ السلام آیت مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا پر بیان فرمارہے تھے ۔اس نے عرض کیا کہ یہ آیت تو کافروں کے حق میں ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ ہاں جس شخص میں یہ صفات ہوں وہ بلاشبہ کافر ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ صفات بادشاہ اور قاضی و علماء میں موجود ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالٰی "من کان" فرمایا ہے ہم بھی "من کان" کہتے ہیں کسی کے نام کو مخصوص نہیں کرتے۔ اُس نے عرض کیا یہ صفت مجھ میں موجود ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ مسلمان میں یہ صفت نہیں ہوتی ہے اور نہ ہونا چاہیئے۔اُس نے

1-"داشتے" (د۔ب) 2۔" نہ باشد " نہیں ہے (د۔ب)

دوبارہ عرض کیاکہ مجھ میں یہ صفت موجود ہے۔ حضرتؒ نے فرمایاکہ تم رسول اللہؐ کا کلمہ پڑھتے ہو یہ صفت میں کیسے ہو سکتی ہے۔ اُس نے تیسری بار بھی وہی کہا جو دوبار کہہ چکا تھا۔ حضرتؒ نے فرمایا اگر تم میں یہ صفت ہے اور تم کو اس کا اقرار بھی ہے تو خدائے تعالیٰ تم پر کفر کا حکم عاید فرماتا ہے اور تم کافر ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ " دنیا کی زندگی کافروں کے لئے زینت دی گئی (سورۃ البقرہ۔212) " اور ازواجِ مطہراتِ حضرت رسولِ اکرم ﷺ سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ :-

اے نبیؐ ! اپنی بیویوں سے آپؐ کہدو کہ اگر تم حیاتِ دنیا اور زینتِ دنیا چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں متاع دونگا اور تمہیں بہترین طریقہ پر رہا کر دوں گا۔ (سورۃ الاحزاب۔28)

اور صحابہِ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ :- " تم میں سے جو حیاتِ دنیا کا مرید ہے اور جو آخرت کا مرید ہے پھر اللہ نے باز رکھا تم کو ان (کافروں) سے تاکہ تمہیں آزمالے اور البتہ تحقیق کہ تم کو معاف کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ مومنین پر فضل (فرمانے) والا ہے۔ (سورۃ اٰل عمران۔152)

اور تمام امت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ :- " جو لوگ ہماری لقاء کی آرزو نہیں رکھتے اور حیاتِ دنیا سے خوش اور مطمئن ہوگئے اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں وہ سب ایسے لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور جو کچھ انھوں نے کیا ہے (یہ اس کی سزا ہے) (سورۃ یونس۔8)

(59) حضرت مہدی علیه السلام را پرسیدند اگر کسے برفاقه صبر کردن نه تواند 1 کند فرمودند بمیرد۔ باز پرسیدند که اگر نه تواند کند۔ فرمودند که بمیرد باز پرسیدند که میرانجیو! اگر بےچاره نتواند به صبر کردن تاچه کند۔ فرمودند که بمیرد۔ بمیرد۔ بمیرد۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص فاقہ پر صبر نہ کر سکے تو کیا کرے فرمایا کہ مر جائے۔ پھر عرض کیا گیا اگر نہ کر سکے تو کیا کرے۔ فرمایا مر جائے پھر عرض کیا گیا کہ میرا نجی ! اگر بے چارہ صبر کرنے کی تاب وتواں نہ رکھتا ہو تو کیا کرے۔ فرمایا کہ مرجائے۔ مرجائے مرجائے۔

(60) و نیز نقل است که اگر کسے یکروز یک چیتل را کسب کند۔ دوم روز دو چیتل را خواہد طالبِ دنیا باشد۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ اگر کوئی شخص ایک دن ایک چیتل کسب کرے اور دوسرے دن دو چیتل کی خواہش کرے تو وہ طالبِ دنیا ہے۔

(61) نقل است ہر که سه(3) روز پے در پے کسب کند 2 طالبِ دنیا است۔

ترجمہ :-روایت ہے کہ جو شخص تین دن پے در پے کسب کرے وہ طالبِ دنیا ہے۔

(62) باز فرمودند که کسب کردن و تجارت کردن که در شریعت رخصت است۔ اما رخصت آنست که اگر کاسب و تاجر را نیت آں باشد که تاعبادت کردن تواند و برادائے اُوامر و اجتناب نواہی تقویت یابد که مبادا در طمع و خیانت افتد و اگر ایں ملاحظه نه باشد و در دل تفاخر و تکاثر بگزرد یا مجرد خوردن و تمتع گرفتن بلکه اگر کسب 2 نه کند و شب و روز بعبادت و تعلیم علمِ شریعت و عزلت 3 ازخلق مشغول باش و مراد ازیں کارہا دنیا باشد جائے وے در آتش دوزخ است باخلوو باشد۔

1۔ چه کند فرمودند افر بردو و یکدو چیتل کسب کند نجورو دوم روز دو چیتل خواہد۔ نقلست ہر که سه(3)روز پئے درپئے ۔ الخ (ب۔ا)
چه کند فرمودند برود یک دو چیتل را کسب کند و نجوردو باز فرمودند ولی ترآ نست که گدائی کند و نجورو زیرا چه اگر یک چیتل کسب کند دوم روز دو چیتل خواہد۔ نقلست حضرت مہدی علیه السلام فرمودند ہر که سه(3)روز پے در پے کسب کند ۔۔ الخ (د۔ب) 2۔ " بکند "(ا۔چ) 3۔ عزلت و خلوت (د۔ب) اس کی توضیح روایت 62 سے معلوم ہو سکتی ہے۔

ترجمہ :- پھر (ایک دفعہ) فرمایا کہ کسب و تجارت کی شریعت میں اجازت تو ہے ۔ لیکن اجازت کی خصوصیت یہ ہے کہ کاسب و تاجر کی نیت یہ رہے کہ عبادت کرسکے اور احکام بجالانے اور ممنوعات سے بچنے کے لئے اس میں قوت و توانائی رہ سکے ۔ اور ڈرتا رہے کہ کہیں حرص و خیانت میں مبتلا نہ ہو جائے ۔ اگر کسب و تجارت میں یہ لحاظ نہ رہے اور دل میں تفاخر و تکاثر پیدا ہو جائے یا صرف کھانے اور کمانے میں منہمک ہو جائے ۔ (یہ تو بڑی بات ہے) اگرچہ کسب نہ بھی کرے اور دن رات عبادت اور تعلیمِ علمِ شریعت میں اور عزلتِ خلق میں مشغول بھی رہے لیکن اس کی نیت ایسے کاموں سے صرف دنیا ہی دنیا ہو تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا ۔

(63) بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرمودند آنچہ حق است باید گفت اگرچہ کردن نہ تواند زیراچہ ناکردن تقصیرِ بندہ است و ناگفتن حق پوشی است و تقصیرِ بندہ گناہ است و حق پوشیدن کفر است۔ نعوذباللہ منہا۔ پس ہر کہ روش و بیانِ مہدیؑ و یاران وے دیدہ یا شنیدہ باشد قصد کند تا براں عمل کند و اگر برتمام عمل کردن نہ تواند بارے از گفتن شرم یا ترس نکند 1 تا دریں آیت داخل نہ شود :- وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ (سورۃ البقرہ۔283)

ترجمہ :- حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ جو کچھ حق ہے کہنا چاہیئے اگرچہ عمل نہ کرسکتا ہو۔ کیونکہ عمل نہ کرنا تقصیرِ بندہ ہے اور نہ کہنا حق پوشی ہے اور تقصیرِ بندہ گناہ ہے اور حق پوشی کفر ہے ۔ نعوذباللہ منہا

1۔" بکند" (د۔ب) (غ۔ب) (ا۔ا)

۔ پس جس نے مہدی علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہؓ کرام کی روش دیکھی ہے اور جو بیان کہ سنا ہے اس کو چاہیئے کہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے اگر پوری طرح عمل نہ کرسکتا ہو تو اپنی اس بے عملی کی وجہ احکامِ مذہب سنانے میں شرم یا خوف نہ کرے۔ ورنہ اس آیت کے حکم میں داخل ہوجائے گا۔ (اللہ تعالٰی فرماتا ہے) اور نہ چھپاؤ گواہی کو اور اور نہ چھپاؤ گواہی کو اور جو چھپائے گا بے شک اس کا دل گنہگار ہے۔ (سورۃ البقرہ۔283)

****

باب ششم

دربیانِ استغناء

(64) بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ' از گجرات ہجرت کردہ بہ جالور قرار کردند۔ میاں خواجہ محمود عرض کردند کہ اگر رضا باشد از جہت آوردن اسبابِ جماعت خانہ گردد نہاے بفرسیم۔ فرمودند حاجت نیست۔ باز گفت کہ برشگال آمدہ است تشویش خواہد شد فرمودند نخواہد شد بسبب عذر برشگال برادراں نماز خود بخانۂ خود خواہند گزارد۔ اُو کرت مرت گفت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ' ہر بار ہمیں جواب فرمودند کہ حاجت نیست۔ چوں بطرف حجرہ رواں شدند بابرادراں 1 استادہ فرمودند کہ اہلِ نفس را فرمایش نباید کرد۔ و فرمودند 2 کہ اہلِ نفس طلب فرمایش خواہند۔ باز فرمودند بندہ دوستوراں و یک گردوں کہ داشتہ است از جہتِ برادراں کہ مبادا 3 پیش کساں حاجت بطلب افتد و سوال کند۔

ترجمہ :- بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے گجرات سے ہجرت کر کے جالور میں قیام فرمایا تھا۔ میاں خواجہ محمود نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو جماعت خانہ کا سامان لانے کے لئے گاڑیاں روانہ کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ضرورت نہیں پھر عرض کیا کہ بارش کا موسم آچکا ہے تکلیف ہوگی۔ فرمایا نہ ہوگی۔ بارش ہو تو برادراں اپنے گھر میں نماز پڑھ

1- برادر (د۔ب) (ا۔ا) 2۔ و فرمودند کہ اہلِ نفس طلب فرمایش خواہند نہیں ہے (ا۔ا) 3۔ مبدا پیش کسے طلبند و سوال کنند (د۔ب) (ا۔ا) پیش کساں بہ طلبند (ب۔ا)

لیں گے ۔اس نے بار بار معروضہ کیا ۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ یہی جواب فرماتے رہے کہ ضرورت نہیں ۔ اور حجرہ میں تشریف لے جاتے ہوئے اپنے متبعین سے فرمایاکہ اہلِ نفس سے فرمایش نہیں کرنی چاہیئے ۔ اور فرمایاکہ اہلِ نفس طالبِ فرمایش ہوا کرتے ہیں ۔ پھر فرمایا کہ دو بیل اور ایک بنڈی اسی لئے رکھی گئی ہے کہ برادرانِ دائرہ کو ضرورت کے وقت سوال کرنے کی نوبت نہ آنے پائے ۔

(65) بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ را عادت بود کہ بوقتِ نمازِ جمعہ و عید پیادہ بیروں می شدے چوں درمیانِ راہ کسے مرکب بیاوردے یکبار فرمودندے کہ حاجت نیست استغناء نمودے 1 اُو باز عرض نمودے کہ سوار شوید بعدہٗ قبول کردے۔

ترجمہ :- بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کی عادت تھی کہ نمازِ جمعہ و عید کے وقت پیدل باہر تشریف لے جاتے تھے ۔ اثنائے راہ اگر کوئی سواری پیش کرتا تو فرماتے کہ ضرورت نہیں ۔ بے پروائی برتتے ۔ وہ پھر عرض کرتا کہ سوار ہو جایئے تو قبول فرما لیتے ۔

(66) و دیگر مہاجرانؓ را ہم اغلب ہمیں مقاد بود کہ ہمیشہ بہ بودن احتیاجِ تام بصفت استغناء زندگانی کردندے۔

ترجمہ :- دوسرے مہاجرینِ کرامؓ کی عادت بھی عموماً یہی رہی کہ زیادہ سے زیادہ ضرورت رہنے کے باوجود استغناء سے زندگی بسر فرماتے تھے ۔

1- استغناء می نمودے بعدہٗ قبول کردے (غ۔ب) (ب۔ا) استغناء عرض نمودے (ا۔ا)

(67) حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند ہر چہ خواہی از خدا خواہ۔ اگر آب و نمک و ہیزم خواہی از خدا خواہ ۔ رخصت اینست و عزیمت آنست کہ گفتہ اند۔ بیت

ہشت جنت گر دہندت سر بسر1 ***** تُو مشو راضی ازانہا ، درگزر

عالی ہمت باش دل باحق بہ بند***** تُو ہمائے قافِ قربی رو بلند

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ چاہتے ہو خدا سے چاہو۔ پانی ، نمک، لکڑی بھی چاہتے ہو تو خدا ہی سے چاہو۔ یہ رخصت ہے، عالیت تو وہ ہے جو بیان کرتے ہیں کہ :-

"اگر پوری آٹھ جنتیں بھی تجھ کو دے دی جائیں تو اُن سے خوش نہ ہو بلکہ طلب میں اور آگے

بڑھ جا۔ ۔ بلند ہمت رہ اللہ سے دل کو وابستہ رکھ۔ جب تک تو قافِ قربی کا ہما ہے بلند اڑتا چلا جا۔

(68) نقل است 2 ہرچہ خواہی از خدا خواہ ، اگر دنیا خواہی از خدا خواہ و اگر عقبیٰ خواہی از خدا خواہ ۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ (حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا) جو چاہتے ہو خدا سے چاہو۔ دنیا چاہتے ہو خدا سے ہی چاہو آخرت بھی چاہتے ہو تو خدا سے ہی چاہو۔

1۔ شعر ثانی اور روایت (68) اس میں نہیں ہے (ب۔ا) 2۔ روایت (68) نہیں ہے (د۔ب)

(69) و نیز نقل است حضرت مہدی علیہ السلام دائم ایں چنیں می فرمودند کہ تسلیم کنید۔ ذاتِ خود را بخدائے تعالٰی وہاہیچ کس نہ پردازید وہیچ چیز نخواہید جز ذاتِ حق تعالٰی ویک ذرہ بامخلوق احتیاج نہ نمائید۔اصحابِ صفہؓ، قومِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ مشہور بدیں نام بود۔ موصوف بدیں صفات بودند و گروہِ حضرت مہدی علیہ السلام نیز مشہور1 بدیں صفات اند 2 زیراچہ ایشاں مامور با تباع خلیل اللہ اند۔و خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ و سلم بوقتِ ابتلاء نمرودِ لعین چناں تسلیم شد کہ بجبرئیلؑ التفات نہ کرد۔ و از حضرت 3 حق تعالٰی جز ذاتِ مطلق نخواست 4 آنجا کہ گفت جبرئیلؑ ھل لک حاجۃ یٰا ابراھیم قال لا ۔قال فاسئل ربک قال ابراھیم حسبی سوالی علمہ بحالی۔ کماقال اللہ تعالٰی:- وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّا تَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ (سورۃ النسآء۔125)

پس مصدقانِ مہدی را باید کہ ہمہ حال تسلیم باشند و از مرادِ 5 دارین فارغ سوند و جز لقاء اللہ طلب 6 او نباشد۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنی ذات خدائے تعالٰی کے حوالے کردو۔ نہ کسی شخص کے ساتھ مشغول رہو نہ کسی چیز کی خواہش رکھو بجز خدائے تعالٰی کی ذات کے مخلوق سے ذرا بھی احتیاج نہ رکھو۔ اصحابِ صفہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور جماعت تھی وہ جماعت انہیں صفات سے متصف تھی اور حضرت مہدی علیہ السلام کی جماعت بھی انہیں صفات سے متصف مشہور ہے۔ کیونکہ اس جماعت پر حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام کی اتباع لازم کی گئی ہے۔ حضرت خلیل اللہؑ نے نمرود لعین کے ظلم

1۔موصوف(د۔ب) 2۔ باشد (ا۔ا) (ب۔ا)(د۔ب) 3۔ آ نحضرت جز ذاتِ مطلق نخواست (ب۔ا) 4۔نخواست وقتِ حاجت ایں گفت حسبی سوالی و علمہ بحالی (د۔ب) 5۔ واز مرادِ ازیں جہاں فارغ باشد(د۔ب)(ا۔ا) 6۔ ہمت اُو بناشد۔ (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا)

ڈھانے کے وقت تسلیم و رضا اس درجہ اختیار فرمائی تھی کہ جبرئیل علیہ السلام کی طرف بھی آپؑ نے التفات نہ فرمایا اور بارگاہِ رب العزت سے ذاتِ حق کے سوائے کسی اور طلب سے آپ نے سروکار نہ رکھا۔ جب کہ جبرئیلؑ نے آپؑ سے پوچھا کہ " اے ابراہیم کہو کیا ضرورت ہے؟ فرمایا کچھ نہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا تمہارے رب سے مدد چاہو؟ فرمایا کہ حسبی سوالی علمه بحالی (اس کا میرے حال کو جاننا میرے سوال کو کافی ہے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-" اور نیکی کرنے والا ہے اور اس نے حضرت ابراہیمؑ کے دین کی پیروی اختیار کی ہے۔ (سورۃ النساء) 125

پس مصدقینِ حضرت مہدی علیہ السلام کو چاہیئے کہ ہر حالت میں تسلیم و رضا پر عامل رہیں۔ دونوں جہاں کا مقصد حاصل کریں۔ دیدارِ خدا کے سوائے کوئی اور طلب نہ رکھیں۔

(70) نیز نقل است از بندگی میاں شاہِ دلاور رضی اللہ عنہ' که حضرت میراں علیه السلام فرمودند اگر خدائے تعالٰی درحال1 عسرت برائے عرس چیزے بسیار رساند دو سه بار کرده درونِ دائره خرچ کنند که ایشاں مستحق فتوح اند۔ نه غیر ایشاں مگر بطریق 2 طفیلِ ایشاں کسے را برسد۔

ترجمہ :- حضرت بندگی میاں شاہِ دلاور رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تنگدستی کے وقت اگر خدائے تعالٰی (حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) عرس کے لئے کچھ زیادہ بھیج دے تو اس سے اہلِ دائرہ کے لئے دو تین وقت کا خرچ چلانا چاہیئے۔ کیوں کہ یہی مستحقِ فتوح ہیں۔ دوسرے نہیں ہیں۔ مگر ان کے طفیل میں کسی کو پہنچ جائے (تو وہ اور بات ہے)۔

(71) نیز نقل است از بعضے مہاجرانؓ که حضرت میراں علیه السلام فرمودند که ہر که منتظرِ فتوح باشد متوکل نباشد۔

1- درحال عجز چیزے (د۔ب)(ا۔ا۔)(ب۔ا) 2-بطریقِ دل ایشاں برسیدے (ا۔ا۔)(ا۔چ)(غ۔ب)

ترجمہ :- نیز بعض مہاجرینؓ کرام نے یہ روایت بیان فرمائی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص فتوح کا منتظر ہو وہ متوکل نہیں ہے۔

(72) نیز نقل است فرمودند ہر کہ از ساکنانِ دائرہ بدرخانہءِ اغنیاء بگذرو واغنیاء اُو را چیزے بدہند یا بدست اُو بر دائرہ 1 بفرسند آں فتوح نباشد۔ نباید 2 خورد و مرشدِ دائرہ را نباید شد۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ اہلِ دائرہ سے کوئی شخص دولت مندوں کے گھر جائے اور دولت مند لوگ اس کو کچھ دیں یا اہلِ دائرہ کے لئے اس کے ذریعہ کچھ بھیج دیں تو اس پر فتوح کا حکم نہ ہو سکے گا۔ اس کو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اور دائرہ کے مرشد پر لازم ہے کہ اس کو قبول نہ کرے۔

(73) حضرت میراں علیہ السلام فرمودہ اند ہر چہ باختیار بندہ بموافقتِ شرع می رسد حلال است۔ولیکن حلالِ طیب نیست و حلالِ طیب آنست 3 کہ بے اختیار برسد۔وبر حلال محاسبہ است۔ وبر حلال طیب محاسبہ نیست۔ کما قال اللہ تعالٰی :-

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورۃ اٰل عمران۔37)---وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی 4 شئی حلالھا حساب وحرامھا عذاب۔وطیبھا بلا حساب۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندے کو اختیار و کوشش سے شرع کے موافق جو کچھ حاصل ہوتا

1-یا بدست او چیزے بر دائرہ بفرسند فتوح نباشد (ب۔ا) 2۔آں چیز را نباید خورد (ب۔ا) 3۔ این است کہ (غ۔ب)(ا۔چ)

4۔فی شئی ان نسخوں میں نہیں ہے۔(د۔ب)(ب۔ا)

ہے وہ حلال ہے لیکن حلال طیب نہیں ہے۔ حلال طیب تو وہ ہے کہ بے اختیار پہنچ جائے اور حلال پر محاسبہ ہے ، حلال طیب پر محاسبہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کبھی زکریاؑ ، مریمؑ کے پاس کوٹھری میں داخل ہوتے وہاں رزق موجود پاتے۔ انھوں نے کہا اے مریمؑ ! یہ رزق ، تمہارے لئے کس طرح پہنچتا ہے؟ (مریمؑ) نے جواب دیا یہ اللہ کے پاس سے (آتا ہے) بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ اٰل عمران) 37 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز حلال ہو اُس کا حساب ہوگا اور جو حرام ہو اُس پر عذاب ہوگا۔ اور جو طیب ہو وہ بے حساب ہے۔

(74) نیز نقل است وقتی کہ خدائے تعالٰی چیزے رسانید یاراں گفتند کہ حلال طیب است 1 حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ حلال است طیب نیست۔و دو سہ روز شدہ 2 است کہ خبرایں رسیدہ بود کہ اُو فرستادن می خواہد و نیز مرمودند کہ تعین 3 لعین است۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک دفعہ خدائے تعالٰی نے کچھ بھیج دیا تھا صحابہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ حلال طیب ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حلال ہے ۔ " حلال طیب " نہیں ہے۔ (کیونکہ) دو تین روز قبل یہ معلوم ہو چکا تھا کہ وہ بھیجنے والا ہے۔ نیز فرمایا کہ تعین لعین ہے۔

(75) نیز نقل است کہ بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ' فرمودند کہ یک مردارخوار مسلمان شدہ بود۔ بخانۂ مردارخواراں برائے ملاقات رفت۔ وقتِ بازگشتن مردارخوراں گفتند طعام خوردہ

1۔ رسید (غ۔ب)(ب۔ا)(ا۔چ) 2۔ فرمودند کہ یقین است (غ۔ب) (ا۔چ) 3۔ شد کہ (د۔ب) (ا۔ا)

بروـ اُو گفت من مسلمان شده ام بخانۂ شما چوں خورمـ گفتند آوند 1 نوو آب و ہیزم ومصالح بگیر و خود به پرو بخورـ گفت خوب باشدـ چوں نان خوردن گرفت 2 مردارخواں را گفت چیزے نان خورش ہست؟ ایشاں گفتند ہست ولے تومی دانی آنچه که ہست گفت اندکے چیزے شوربه آب بریز 3 اُو بدہنِ آوند دست دادـ ایں گفت که دست باز کن آنچه برابر آب افتد افتادن بدهـ پس بخور دو باز آمدـ و کسے که متوکل باشد وبخانۂ اہلِ دنیا برود و نان طلبیده طعام ایشاں بخور و حکم 4 اُو ہمین استـ

ترجمہ :- حضرت بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے ایک روایت بیان فرمائی کہ ایک مردارخوار مسلمان ہوگیا تھاـ کسی مردارخوار کے گھر ملنے گیاـ واپسی کے وقت مردارخواروں نے کہا کچھ کھاکر جاؤـ اس نے کہا میں مسلمان ہوچکا ہوں تمہارے پاس کیسے کھا سکتا ہوں؟ ان لوگوں نے کہا کہ نیا برتن ، پانی ، لکڑی ، مصالح لو خود پکا کر کھاؤـ اس نے کہا بہت اچھاـ جب روٹی کھانے لگا مردارخواروں سے پوچھا کہ سالن چٹنی کچھ ہے ؟ اُن لوگوں نے جواب دیا، ہے لیکن جو کچھ ہے تم جانتے ہوـ کہا تھوڑا سا شوربہ ڈالدوـ اس نے ہانڈی پر ہاتھ رکھکر ڈالنا چاہاـ اس نے کہا ہاتھ ہٹا دوـ شوربہ کے ساتھ جو ڈھلک جائے ڈھلکنے دوـ غرض کہ سب کچھ کھا کر وہ واپس ہواـ اسی طرح جو شخص متوکل ہو اور مالداروں کے گھر جاکر روٹی کھانا مانگ کر کھاتا ہو اس کا حکم بھی ٹھیک وہی ہے ـ

1ـ گفتند آرو بگیرد وآوند نوبگیر (ب ـ ا) (ا ـ چ) 2ـ نان خوردن نشت (ا ـ ا) 3ـ شوربه بیارپس ہر که متوکل باشد وبخانۂ اہلِ دنیا برود ـ ـ الخ 4ـ حالِ اُو اینست (ب ـ ا)

(76) نیز نقل است که میاں سومار و میاں دولت خاں رضی الله عنهما هردو مهاجران بودند۔ واز خانهائے موفقاں دوغ آورده 1 بودند۔میراں سید محمود رضی الله عنه' آوند هائے ایشاں شکستند و میاں سید خوندمیر رضی الله عنه'و بندگی میاں نعمت رضی الله عنه' ہمچنیں کرده اند۔و بندگی میاں سید خوندمیرؒ چوں برائے دعوت نشستے اکثر ایں ابیات خواندے۔

خدا از عابداں آں را گزیند که در راہِ خدا خود را نه بیند

خاک شو خاک تا بردید گل که بجز خاک نیست مظہرِ کل

ترجمہ :- روایت ہے کہ میاں سومار اور میاں دولت خاں رضی اللہ عنہما دونوں مہاجر تھے۔ یہ حضراتؓ ایک دفعہ موافقین کے گھر سے دہی لائے تھے۔ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ نے اُن کے برتن توڑ دیئے اور میاں سید خوند میر و میاں شاہِ نعمت رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ طعامِ دعوت پر تشریف فرما ہوتے تو اکثر یہ ابیات پڑھتے تھے۔

"انہی عابدوں کو اللہ تعالیٰ برگزیدہ بناتا ہے جو خدا کی راہ میں خود بینی سے بچتے ہوں"

"خاک بن جاؤ خاک بن جاؤ تاکہ اس خاک سے پھول کھلے کیونکہ خاک بنے بغیر مظہرِ کل نہیں بن سکوگے"

1- می آوردند (ا۔چ)(غ۔ب)(ا۔ا)(د۔ب)

(77) بیت

ہرگز نشوی شیر بیاباں حقیقت تا خوار شدہ چوں سگِ بازار نگردی

حضرت میراں علیہ السلام دروقتِ خوندن این بیت بزبانِ مبارک فرمودند ماخوار اینم 1 ماخوار اینم۔

مثنوی

در زمانِ مصطفیٰ ایں ہر چہار بود دائم بر صحابہ آشکار

جوع وجاں بازی و ذل و غربت است چوں بود ایں چار پنجم قربت است

در گہ شاہ محمد مہدیءِ آخرزماں می نماید پنج چیزاں دائما برمہدیاں

جان وتن را بذل کردن خانماں بگذاشتن جوع وخواری پیشہ کردن صبر برپاداشتن

ہر کہ مہدی رابگردد گفت اُو دردل کند بے حجابش رویت اللہ بالیقیں حاصل کند

ترجمہ بیت: جب تک بازارِ طریقت میں کتے کے مانند خوار نہ بن جاؤ گے بیابانِ حقیقت کے شیر نہ بن سکو گے۔

اس (اوپر کے) شعر کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مہدی علیہ السلام اپنی زبانِ مبارک سے فرماتے تھے کہ ہم خوار ہیں۔ ہم خوار ہیں۔ ہم خوار ہیں۔

1-ازجملہ خواہم (سہ بارتکرار) (ب۔ا) ۔ حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ اشعار حضرت میاں امین محمد صحابیِ حضرت مہدی علیہ السلام کے لکھے ہوئے ہیں۔ محکمات اور مولف زاد الناجی نے بھی یہ تحریر فرمایا ہے۔ (زادالناجی)

ترجمہ مثنوی :- حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ کرام اِن چار صفات سے متصف تھے ۔ فاقہ ، جانبازی ، ذلت ، غربت۔ جب یہ چار حاصل تھے تو پانچویں صفت قربت بھی اُن کو حاصل تھی۔ حضرت مہدی ءِآخر زماں کے دربار میں مہدوی پانچ صفات سے متصف ہیں۔جان 1 وتن کو قربان کرنا۔ گھر 2 وطن چھوڑنا۔ فاقہ 3 اور خاکساری 4 اختیار کرنا ، صبر 5 پر قائم رہنا۔ جو شخص حضرت مہدی علیہ السلام کا گرویدہ ہوا اُن کی تعلیم کو دلنشین کرلے ازروئے یقین بے پردہ دیدارِالٰہی سے مشرف ہوگا۔

(78) نیز منقول است کہ اکثر معتاد مہاجرانِ مہدی علیہ السلام ایں بود کہ اگر خود بربالائے 1 چیزے نشستہ بودے و یک دو برادرانِ دائرہ برائے ملاقات بیامدے برابر خود نشاندے و برزمین نشستن نداد ے و گر بسیار بیامدے و برابر خود جائے ندیدے خود برخاستے و بر زمین بہ نشستے و اگر خسپیدہ بودتے و کسے برادرے آمدے نشستہ با اُوحکایت کردے خسپیدہ نہ ماندے و اگرچہ اُو مزاحم شدے کہ تکلف نہ کنید۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ مہاجرینِ حضرت مہدی علیہ السلام کی اکثر یہ عادت رہی ہے کہ اگر خود کسی اونچی چیز پر تشریف رکھے ہوتے اور کسی دائرہ سے ایک دوصاحب ملنے آجاتے تو اُن کو اپنے بازو بٹھا لیتے تھے۔ نیچے بیٹھنے نہ دیتے تھے۔ اگر بہت حضرات آجاتے اور اپنے بازو جگہ نہ پائی جاتی تو خود اپنی جگہ سے ہٹ جاتے اور سب کے ساتھ نیچے بیٹھ جاتے تھے۔ اگر لیٹے ہوتے اور کوئی برادر آجاتے تو بیٹھ کر اُن سے بات چیت کرتے تھے۔اگر چہ کہ آنے والے مجبور کرتے کہ آپ تکلف نہ کریں۔ لیکن یہ لیٹے رہنا پسند نہ فرماتے تھے ۔

1-بالائے حریر (ا۔چ) (غ۔ب)

(79) نیز اگر برائے ملاقات برادر رفتے خود تنہا برفتے واگر کسی ہمراہ شدے منع کردے۔

ترجمہ :- نیز اگر خود کسی بھائی سے ملنے جاتے تو تنہا جاتے تھے کوئی ساتھ چلنا چاہتے تو روک دیتے تھے۔

(80) نیز مگس راندن کسے را اذن ندادے بلکه منع کردے۔والسلام علیک اول خود گفتے و منتظرِسلام کسی نه شدے که اول سلام اُوگوید۔

ترجمہ :- نیز کسی کو اپنے پر سے مکھیاں اڑانے کی اجازت تک نہ دیتے تھے۔ بلکہ منع فرماتے تھے۔ اور السلام علیک خود پہلے کہتے تھے۔ کسی کے سلام کے منتظر نہ رہتے تھے۔

(81) نیز کسے را کغش برداشتن و نہادن ندادے و باغنیاء استغناء می نموندے۔المقصود طریقِ تواضع درایشاں مبالغت 1 بود که تفصیلِ آں متعذر است۔

ترجمہ :- کسی کو اپنے نعلین اٹھانے یا رکھنے کی اجازت نہ دیتے تھے اور مالداروں سے مستغنیٰ رہا کرتے تھے۔ حاصلِ کلام یہ کہ اُن حضرات کا طریقۂ تواضع اتنا زیادہ تھا اِس کی تفصیل یہاں بیان کرنا مشکل ہے۔

(82) روزے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ با یاراں ایستادہ بودند۔ ملک فخرالدین و ملک لطیف و ملک شرف الدین باملوکی 2 ہریکی علٰحدہ سر بر پائے بندگی میاں می نہادند۔بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ ہیچ التفات نه کردند 3 بعد لمحه سرِ ایشاں بدستِ خود بالا کردند۔

ترجمہ :- ایک روز حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے ملک فخرالدین و ملک لطیف و ملک شرف الدین ، رئیس ہونے کے باوجود ہر ایک آپؓ کے پیر پر سر رکھ دیتے تھے حضرت التفات تک نہ فرماتے تھے۔ کچھ دیر بعد اپنے ہاتھ سے اُن کا سر اٹھا دیتے تھے۔

1- مبالغت (ا۔چ) 2-باملوک(ا۔ا)باملوکی نہیں ہے(د۔ب) 3۔نه کردندے بدستِ خود ۔۔الخ (ا۔چ)(غ۔ب)

(83) وچند بار دیدم که ملوکاں، وقتِ دعوت پس1 پشت می نشتند و دعوت می شنیدند ونمی گفتند که پیش بیائید۔واگر کسے اہلِ فہم بودے اگرچه 2 فقیرفرمودے پیشتر بیائید به تائید (بتاکید) و تکرار 3 فرمودے نزیکتر بیائید و یاراں را می فرمودے که جائے بدہید و فرمودے که معتاد حضرت میراں علیه السلام چنیں بود که اہلِ فہم را پیش خود طلبیدے۔

ترجمہ :-میں نے کئی بار دیکھا ہے کہ بیانِ قرآن کے وقت امراء پچھلے حصہ میں بیٹھ کر بیان سنتے تھے۔ اور حضرت کبھی اُن سے نہ فرماتے کہ سامنے آؤ۔ اگر کوئی سمجھدار ہوتا اگرچہ وہ محتاج و مفلس ہی کیوں نہ ہو فرماتے کہ سامنے آؤ۔ بار بار تاکید سے فرماتے کہ زیادہ نزدیک آجاؤ۔اور اپنے فقراء سے فرماتے کہ جگہ دو۔ اور فرماتے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی عادت بھی یہی تھی کہ اہلِ فہم کو اپنے قریب بلا لیتے تھے۔

(84) نقل است روزے ملک حمید الملک 4 درجالور وقتِ عصر در حال دعوت برائے ملاقات آمد و بعضے چاکرانِ اُو پیش ازو آمده بودند کسے تعظیم اُو نه کردند۔نه چاکرے نه اہلِ دائره ۔بعدہٗ پسِ پشت یکے نشست چوں نمازِ مغرب شروع شد به دنبال گزارده چونکه باز گشت به چاکراں و قرابتاںِ خویش گفت که شما چرا تعظیمِ من نه کردید۔ایشاں گفتند که عظمتِ میاں سید خوندمیر دل را چنیں گرفته بود که تعظیمِ شما کردن نتوانسیتم۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک روز ملک حمید الملک جالور میں عصر کے وقت جب کہ بیانِ قرآن ہو رہا تھا ملنے کے لئے حاضر ہوئے۔ اُن کے بعض ملازمین یہاں پہلے سے موجود تھے۔ اُن کا کوئی ملازم یا کوئی اہلِ دائرہ کسی نے بھی ان کی تعظیم نہ کی اور وہ کسی ایک شخص کے پیٹھ کے پیچھے بیٹھ گئے۔ نمازِ مغرب میں شریک رہے۔ واپس ہوتے

1- عقب پشت (غ۔ب) 2۔اگرچه اہلِ تفسیر بودے (1۔چ) (غ۔ب) 3۔ تکرار و بتکرار (د۔ب) (غ۔ب) 4۔ ملک حیدر الملک (ب۔ا) ملک حمید (د۔ب) زبدۃ الملک (ا۔ا)

ہوئے اپنے بعض ملازمین و اقرباء سے انھوں نے پوچھا کہ تم نے میرے تعظیم کیوں نہ کی ؟ انہوں نے کہا کہ میاں سید خوندمیرؒ کی عظمت ہمارے دلوں پر اس قدر طاری تھی کہ ہم آپ کی تعظیم بجا نہ لاسکتے تھے۔

(85) نیز اگر کسی از دائرہ استقبالِ دنیادار و موافق کردے و یا وقتِ باز گشتن چند قدم برابر اُو رفتے بزجر منع فرمودے و فرمودے کہ اگر بہ ترکِ تعظیم ایشاں شما را در دنیاہم زیاں 1 شود۔ بروزِ قیامت دامن بگیرید و درآخرت اجر بسیار است۔ اگر ترکِ تعظیم ایشاں کنید۔

ترجمہ :- نیز اگر کوئی اہلِ دائرہ کسی دنیادار و موافق کا استقبال کرتے یا اُس کی واپسی کے وقت چند قدم اس کے ساتھ جاتے تو سختی کے ساتھ منع کر دیئے جاتے تھے اور (حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ) سختی کے ساتھ اہلِ دائرہ سے فرماتے کہ اُن لوگوں کی تعظیم چھوڑ دینے کی وجہ اگر دنیا میں بھی تمہارا کوئی نقصان ہو تو قیامت کے دن میرا دامن پکڑ لو۔ حالانکہ آخرت میں بہت کچھ اجر ملے گا۔ بشرطیکہ ایسے لوگوں کی تعظیم چھوڑ دی جائے۔

(86) بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ از حضرت میراں علیہ السلام نقل کردہ اند کہ میراں علیہ السلام فرمودند کہ خلق 2 ایں چنیں ہست کہ سالک را از آسماں بر زمین آرند بدیں طریق چوں دیدند کہ با ایشاں التفات نمی کند۔ معتقد شوند و موافقت کنند چونکہ مہمانی شروع کنند الحاح کنند کہ بغیر خوندکار مہمانی ہرگز نہ شود اگرچہ بسیار عذر کند بے چارہ را ہرگز نہ گزارند تانہ برند چونکہ درخانہ یک کس رفت دیگر معتقد را حجت شد کہ من ازو بدترو دور ترنیم تا خوندکار بخانہ من نیائید و درمہمانی حاضر نشوید و شرف نہ سازید بے چارہ چہ کند ضرورۃً برود۔ سومے نیز ہمیں بکند بے چارہ را رفتن عادت شد دردل دانست کہ خلق مطیع شد کہ من ہیش کار نمی کند و لیکن نمی داند کہ من مطیع ایشاں شدم و دربدر سر گرداں گشتم۔

1۔ زیاں شود و فرمودند ایں چنیں خوشامدی کردن چاکری بکنید اگر زیاں شود در روزِ قیامت ۔الخ (ب۔ا) 2۔ فرمودند کہ چنیں (د۔ب)(ا۔ا)

ترجمہ :- بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کی روایت بیان فرمائی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مخلوق کا یہ حال ہے کہ سالک کو آسمان سے زمین پر لے آتی ہے۔ لوگ جب دیکھتے ہیں کہ (اہل اللہ) ان کی طرف توجہ نہیں کرتے ہیں تو وہ معتقد ہو جاتے ہیں اور محبت کرنے لگتے ہیں۔ ان کی دعوت کرنا چاہتے ہیں۔ عاجزی کرتے ہیں کہ خوندکار کے بغیر تقریب نہ ہوسکے گی۔ اگرچہ وہ کتنا ہی عذر کرے بے چارہ کو ہرگز نہیں چھوڑتے آخر لے جاتے ہیں۔ جب وہ کسی ایک کے گھر چلا جاتا ہے دوسرے معتقد کے پاس دلیل و نظیر ہو جاتی ہے (عرض) کرتا ہے کہ بندہ اس سے بدتر دور تر نہیں ہے۔ جب تک خوندکار تشریف نہ لے چلیں شرف نہ بخشیں تقریب نہ ہوسکے گی۔ بے چارہ کیا کرسکتا ہے مجبوراً چلے جاتا ہے۔ تیسرا بھی یہی طریقہ اختیار کرتا ہے اس طرح بے چارہ کو جانے کی عادت ہوجاتی ہے اور دل میں سمجھنے لگتا ہے کہ مخلوق میری مطیع ہوچکی ہے۔ میرے بغیر کوئی کام انجام نہیں دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ نہیں دیکھتا کہ (فی الحقیقت) میں خود ان کا مطیع ہوگیا ہوں اور در بدر سرگرداں ہوں۔

(87) و بباید دانست که خوشنودی حضرت میراں علیه السلام و اکابر مهاجراںؓ درین است که بخانهٔ کسی بیرونِ دائره نباید رفت۔ برائے طعام خوردن نه درخانهٔ موافقاں و نه مخالفاں و نه از ایشاں چیزے حاجت خواستن و کسانیکه برفتند بر ایشاں بسیار زجر کردند بلکه بعضے را از دائره بیرون کردند۔ الغرض اکابر و مهاجراںؓ نرفته اند مگر نادر که غلامی تمام داشتندے بخانهٔ اُوشاں رفتند و طعام خوردند و دعوت کردند و لیکن کسے دیگرے را حجت نیست۔

ترجمہ :- جان لینا چاہیئے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور اکابر مہاجرین رضی اللہ عنہم کی خوشنودی اس میں نہ تھی کہ کھانے کے لئے دائرہ کے باہر کسی کے گھر جائیں نہ موافقین کے گھر نہ مخالفین کے گھر۔ اور نہ ان لوگوں سے کوئی سوال کیا جائے اور جو لوگ جاتے اُن پر بہت سختی کرتے تھے بلکہ بعضوں کو تو دائرہ سے باہر کردیتے تھے۔ (مولفِ

کتاب حضرت بندگی میاں عبدالرشید اضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ) غرض اکابر مہاجرین رضی اللہ عنہم نہیں گئے ہیں۔ مگر شاذ و نادر ایسے لوگوں کے گھر گئے ہیں اور کھانا بھی کھایا ہے ، جو پوری غلامی و اطاعت کیا کرتے تھے۔ لیکن یہ کسی اور کے لئے حجت نہیں۔

****

باب ہفتم

در بیان حکم منافقی کردن

(88) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ' فرمودند که اگر آں بیان که حضرت میراں علیه السلام کرده اند آں بیان کنیم کسانیکه موافق مہدیؑ ہستند ما را سنگسار کنند و دریک شہریک سال دو سال ماندن نتواتیم زیرا که مہدی علیه السلام را پیش از دعویِ مہدیت از چند جا اخراج 1 کردند به سبب بیانِ حق۔ ایں سخن کرت و مرت فرموده اند۔

ترجمہ :- میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ وہ بیان جو حضرت مہدی ءِ موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اگر میں بیان کروں تو جو لوگ کہ موافقِ مہدی ءِ موعودؑ ہیں وہی سنگسار کریں گے۔ اور ہم کسی شہر میں سال دو سال رہ نہ سکیں گے چنانچہ دعوئے مہدیت سے قبل محض بیانِ حق کی وجہ چند مقامات سے اخراج کیا گیا ہے۔ یہ بات حضرتؑ بار بار بیان فرمایا کرتے تھے۔

(89) و میاں دلاور رضی اللہ عنہ' ہم ایں سخن کرات و مرات فرموده اند که آنچه ازحضرت مہدی علیه السلام شنیده ام اگر آں پیش بعضے مہاجراں بگوئم ایشاں مرا سنگسار بکنند۔

ترجمہ :- میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ نے بھی بار بار بیان فرمایا ہے کہ جو کچھ حضرت مہدی علیہ السلام سے میں نے سنا ہے اگر بعض مہاجرینؓ سے بیان کروں تو مجھے سنگسار کریں گے۔

1۔ بیرون کردند (د۔ب) (ا۔ا)

(90) نیز1 نقلست از۔ بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ که حضرت مہدی علیه السلام فرمودند درآخرِوقت دین نقصان خواہد شد و ہردو مباحثه کنندگاں جاہل۔ دراں وقت اثبات باید یکے درمعنی غلو کنند و یکے درظاہر بحث کنند ہر دو گروہ را دریں فائده نیست۔

ترجمہ :- حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا آخر زمانہ میں د ین گھٹ جائے گا۔ مباحثہ کرنے والے دونوں جاہل (رہیں گے) اس وقت مومنین کو ثابت (قدم) رہنا چاہیئے (ایک جماعت کے جاہل لوگ) معنی (یعنے باطن کے مسائل) میں غلو کریں گے (اور ایک جماعت کے جاہل لوگ صرف) ظاہر (کی حیثیت) میں بحث کریں گے۔ان ہر دو کو اس میں کوئی بہرہ نہیں ہے۔

(91) و ازمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ منقول است که حضرت میراں علیه السلام فرمودند که کسانیکه مہدی را قبول نمی کنند و نامِ رسول اللہؐ می شنوند و درود می فرستند اگر (بالفرض) رسول اللہؐ دریں وقت حاضرباشند وایشاں را وحی خدائے تعالٰی برسانند اگرسنگسار نه کنند ایں بنده کذاب است و ہرچه میگوید ہمه دروغ است۔

ترجمہ :- میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ مہدی کو قبول نہیں کررہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنتے ہیں اور درود بھیجتے ہیں اگر (بالفرض) رسول اللہ اس وقت موجود بھی ہوجائیں اور ان لوگوں کو اللہ تعالٰی کی وحی پہونچائیں تو یہ لوگ (حضرت کو سنگسار نہ کریں تو سمجھنا کہ) یہ بندہ کذاب ہے۔ اور جو کچھ کہتا ہے سب جھوٹ ہے۔

1۔ روایت نمبر(90) ان نسخوں میں نہیں ہے۔(د۔ب)(ا۔ا)۔ حضرت غازی میاں صاحب مرحوم اہلِ بسیط پورہ کے کتب خانہ کی تاریخ سلیمانی جلد سوم کے ختم پر نقلیاتِ میاں عبدالرحمٰنؒ کے حوالہ سے اس روایت کو نقل کیا گیا ہے۔

(92) بزرگوارے فرموده اند که حکایتِ دینِ اسلام دریں زماں چنیں شده است که قصابے پر کالہائے گوشتِ گاؤ در دارلحرب در محله 1 زناردارال برسر کرده بآوازِ بلند بگوید که کسے گوشتِ گاؤ 2 میخرد ضرور خلق اُو را کشد 3 یا نه ؟ ایں حکایت میاں شاہِ نعمت رضی الله عنہٗ کرده اند و گفته اند که ایں حکایت و روشِ حضرتِ میراں علیه السلام و یارانِ وے ہمچنیں شده 4 است که قال النبی صلی الله علیه وسلم: ان الذین بدء غریباً و سیعودالدین کما بدء فطوبیٰ للغرباء۔

ترجمہ :- ایک بزرگ کا بیان ہے کہ اس زمانے میں دینِ اسلام کا بیان ایسا ہوگیا ہے جیسا کہ کوئی قصاب گائے کا گوشت دارالحرب میں برہمنوں کے محلہ میں سر پر لے جائے اور پکار پکار کر کہنے لگے کہ کوئی ہے جو گائے کا گوشت خریدے۔ لازماً وہاں کے لوگ اس کو ماریں گے یا نہیں ؟ یہ روایت حضرت شاہِ نعمت رضی اللہ عنہٗ نے بیان کی اور فرمایا کہ یہی حال حضرت میراں علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- بے شک دین شروع ہوا اس حال میں کہ وہ غریب (اجنبی) تھا اور جیسا کہ شروع ہوا تھا ویسا ہی مستقبل میں ہو جائے گا۔ پس خوشخبری ہو غرباء کے لئے (یعنی اُن لوگوں کے لئے جن کو اُن کی مذہبی پابندی کی وجہ سے لوگ اُن کے ساتھ ایسا ہی سلوک کریں گے جیسا کہ کسی اجنبی کے ساتھ کیا جاتا ہے)۔

(93) نیز منقول است که میاں شیر ملک رضی الله عنہٗ حضرت میراں علیه السلام راپرسیدند که آنچه خوندکار می گویند ہمه حق است۔ پس علماء چرا مخالفت می کنند۔ فرمودند که ایشاں ضعیف اند۔ اگر ایشاں را قوت باشد مرا سنگسار کنند که دنیا محبوب ایشاں است و ہر که محبوب کسے را ہر روز دشنام و بدچوں خوش آید۔

---

1 ۔ محلات (د۔ب) 2۔ به کشد ایں حکایت (ا۔چ) (غ۔ب) (ا۔ا) 3۔ شنیده است (غ۔ب) (ا۔چ)

ترجمہ :- روایت ہے کہ میاں شیر ملک رضی اللہ عنہٗ نے حضرت میراں علیہ السلام سے سوال کیا کہ خوندکار جو کچھ فرماتے ہیں سب حق ہے۔ پھر علماء کیوں مخالفت کرتے ہیں ۔ فرمایا کہ یہ لوگ کمزور ہیں۔ اگر ان میں سکت ہوتی تو مجھے سنگسار کرتے کیونکہ دنیا اُن کی محبوب ہے۔اور جو شخص کسی کے محبوب کو ہر روز برا کہتا ہو تو اُن کو بھلا کیسے معلوم ہوگا۔

(94) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرمودند که خلق تا آں زماں که با ما مخالفت است امید دین ہست۔ ہروقت که خلق باما 1 موافق شود معلوم شود که ازمیان 2 ما دین کلی برفت۔

ترجمہ :- میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ مخلوق جب تک ہم سے مخالفت کرتی رہے گی دین (باقی رہنے) کی امید ہے۔ جب موافق ہو جائے گی تو پھر معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے دین نکل چکا ہے۔

(95) نیز فرمودند و در عقیدہ نبشتہ اند ہر که مہدی را قبول کند و از ہجرت و صحبتِ مہدی علیہ السلام باز ماند اُو را حکم منافقی حضرت میراں علیہ السلام بحکمِ ایں آیت فرمودند:-
لَایَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔۔ الخ (سورۃ النسآء) 95 حاصل معنی ایں آنست که مجاہدان 3 بر اولی لضرر بیک مرتبہ فاضل اند و بر غیر اولی الضرر بہ مراتبہائے بسیار فاضل اند پس ایشاں را بجائے درجات درکات باشد و بجائے مغفرتِ عذاب باشد و حکم نفاق بر قاعداں که غیر اولی الضرر بودند معلوم است۔

ترجمہ :- نیز حضرت میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا جو شخص مہدی علیہ السلام کو قبول کرتا ہے اور فرضِ ہجرت اور حضرتؑ کی صحبت سے باز رہتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے اس کے لئے منافقی کا حکم اس آئیہ

1۔ خلق باما مخالفت بگذردند (ا۔چ) باما مخالفت نہ شوند (ب۔ا) 2۔ ازما دین برفت (د۔ب) 3۔ مہاجراں (ا۔ا)

شریفہ کی رو سے بیان فرمایا ہے " مومنین سے جو غیر اولی الضرر قاعدین ہیں وہ برابر نہیں ہیں ۔ (مومنین اولوالضرر) (سورہ النسآء) 95 ۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مجاہدین، اولی الضرر پر ایک مرتبہ کی فضیلت رکھتے ہیں اور غیر اولی الضرر پر کئی مراتب کی فضیلت رکھتے ہیں ۔ پس ان لوگوں کو درجات کے بجائے خسارات ہوں گے اور مغفرت کے بجائے عذاب ہوگا۔ اور قاعدین غیر اولی الضرر پر نفاق کا جو حکم ہے ظاہر ہے ۔

(96) بندگی ملک معروف رضی اللہ عنہٗ را در شہرِ نہروالہ زحمت بسیار شدہ بود، بعد از ایک سال در جالور رفتند و رحلت کردند۔ میاں سیدخوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرمودند کہ خدائے تعالیٰ ملک معروف را ہجرت کنانیدہ وصال روزی کرد و فرمودند چنانچہ در عہدِ پیغمبر ہجرت فرض بود و در عہدِ مہدی علیہ السلام ہم ہجرت فرض است 1 بحکمِ آیت ہجرت۔

ترجمہ :- بندگی ملک معروف رضی اللہ عنہٗ کو شہرِ نہروالہ میں (مرض کی) بہت تکلیف ہوگئی تھی ایک سال بعد جالور گئے اور آپ وہیں رحلت فرمائی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے ملک معروف کو ہجرت کا موقع دے کر وصال روزی کیا ہے ۔ اور فرمایا کہ جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہجرت فرض تھی اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ہجرت کی آیت کے حکم کے بموجب فرض ہے ۔

(97) حضرت 2 میراں علیہ السلام فرمودند کہ ہیچ آیت قرآن منسوخ نیست و در قرآن تکرار و جملۂ معترضہ و حرفِ زایدہ نیست ۔3

1- بحکمِ آیت ہجرت اس نسخہ میں نہیں ہے ۔ (د ۔ ب) 2 ۔ یہ روایت اس نسخہ میں موخر ہوگئی ہے ۔ (ا ۔ ا) 3 ۔ نیست د استثناء منقطع ووضع نیست (ب ۔ ا)

ترجمہ :- حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآنِ شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے اور قرآنِ شریف میں تکرار و جملۂ معترضہ و حرفِ زاید بھی نہیں ہے۔

(98) نیز فرمودہ اند ہر کہ از گجرات ہجرت کردہ بخراسان آمدہ اند اگر میلِ دل اُو بوطنِ پیشین 1 باشد ظالم است۔

ترجمہ :- نیز فرمایا کہ جو لوگ گجرات سے ہجرت کرکے خراسان میں آئے ہیں اگر ان میں سے کسی کا دل اپنے وطن کی طرف مائل ہو تو وہ ظالم کے حکم میں ہے۔

(99) وبراں 2 معنی فرمودند کہ یک ہزار کس در طلبِ حق تعالیٰ قدم می نہادند و دنیا و آنچہ در دنیا است ترک می کنند و بہ عبادت و تقویٰ چنانچہ شاید 3 و بادید مشغول می شوند و فرشتگان را فرما نمی شود کہ دنیا آراستہ بنمائید ایشاں را فتح و فتوحِ روئے می نماید نہصد بدیں 4 مشغول شوند د یکصدمی مانند باز فرشتگاں را فرمان میشود کہ عقبیٰ بر ایشاں آراستہ بہ نمائید از ایشاں نود بہ عقبیٰ توجہ می کنند۔ اکنوں دہ(10) کس می مانند۔ باز فرمان میشود کہ بر ایشاں بلا ہا نامزد کنید فقر و فاقہ و ایذائے خلق و اخراج از خانہائۂ کس از بلاہا بگریزند۔ پس از میانِ 5 ہزار طالب کہ طلبِ حق اختیار کردہ بودند یک کس 6 بخدا رسید سبحانہ و تعالیٰ۔

1- بشہرے (ب۔ا) 2- نیز فرمودند کہ (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا) 3۔ چنانچہ باید (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا) 4۔ بدنیا (د۔ب) 5۔ از میان ہزار طالب یک کس (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا) 6۔ بخدا رسید ما فرمان آں دہ تن را چناں می شد کہ ایں ہمت طلب کمال دید یں بستن در جماعت حلال واسطہ کیست در ضمیر نہ کس از انجا خطر چنا چاے کرد کہ کاملاں را واسطہ چیست درمیان ایں اوہام شاں نا کا نتیجہ بعذب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم حلول بدیشاں در در گہ اسفل السافلین مغروق بصورت بہوش می شدند و یک کس را ایزد تعالیٰ عم نوالہ بکرم عمیم خویش خطرہ نیادرو زہے سعادت آں یک کس کہ بذاتِ جل جلالہٗ موصوف گشت بکرم و فضل اللہ تعالیٰ (غ۔ب)

ترجمہ :- اور اسی مطلب کو ظاہر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایک ہزار آدمی اللہ تعالیٰ کی طلب کا ارادہ کرتے ہیں اور دنیا و اہلِ دنیا سے ترکِ تعلق کرتے ہیں ۔ عبادت و تقویٰ میں جیسا کہ مشغول ہونا چاہیئے مشغول ہوتے ہیں ۔ (ادھر) فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ دنیا آراستہ کرکے ان کو دکھائی جائے اور ان کو فتح و فتوح بھی بتلائی جائے ۔ (اس صورت میں) نو سو افراد اس طرف مشغول ہوجاتے ہیں ۔ اب ایک سو رہ جاتے ہیں پھر فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ آخرت آراستہ کرکے ان کو دکھائی جائے ۔ (اس صورت میں) نود افراد اس جانب مائل ہوجاتے ہیں ۔ اب ان میں سے دس رہ جاتے ہیں پھر فرمان ہوتا ہے ان پر بلائیں نازل کی جائیں ۔ فقر و فاقہ اور خلق کی ایذا اور گھروں سے اخراج میں مبتلا کیا جائے ۔ (اس صورت میں) نو (9) افراد بھاگ نکلتے ہیں ۔ ایک ہزار افراد میں سے صرف ایک طالب رہ جاتا ہے جو حق سبحانہٗ وتعالیٰ کو پہنچ سکتا ہے ۔

(100) نیز منقول است که وقتی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ از جالور بموضعِ بھدری والی بادائرہ آمدند و بعضی عزیزاں خیلخانہائے خویش بطرف شہر نہروالہ رواں کردند بے رخصتِ بندگی میاںؒ چونکه بندگی میاںؒ شنیدند بسیار تنگ آمدند و بایاراں و با بعضے ہمرازاں مشورت کردند که بنده سفر 1 خواہد کرد۔ و در دائرہ نخواہد ماند۔ بشما را باید که یک شتر فلاں جامستعد کرده بدارید در شب من آنجامی آیم ایشاں ہمچناں کردند بندگی میاں بآخرِ شب از دائرہ بیرون شدند ہیچ کس را خبر نه کردند ملک حمادؒ را معلوم شد دنبال شدند مقدارے راه رفتند و جائے که وعده کرده بود آنجا رسیدند آں برادراں که حواله اشتر بودند دانستند که کسان دائرہ 2 را شب خبر شده است و از دائرہ برائے مزاحم شدن می آیند از انجا باشتر پیشتر شدنده بندگی میاں باصفتِ مستی می روند 3 ۔ ہیچ

1- مسافرت (د۔ب) (ا۔ا) 2۔کسانِ دائرہ به شب خبردار شدند (د۔ب) (ا۔ا) کسان دائرہ خبر شدند۔ در دائرہ برائے مزاحم شدن می ایند از انجا با اشتر شدند بندگیمیاں سید خوندمیرؒ می روند باصفتِ مستی و ہشیاری معلوم نیست که ملک حماد ۔ الخ (ب۔ا) 3۔ می فتنده (ب۔ا)

التفات چپ وراست نمی کنند معلوم نیست که ملک حماد دنبالِ می آیند۔زیرِدرخت قرار کردند۔وبمناجات حق مشغول می شدند که الٰہی من لائقِ مرشدی نیم وبجائے میراں سید محمدؐ نشستن وپسخوردہ وسویت داداں مرا دار نیستم۔ بعدہٗ ازغیب ندا آمد که اے سید خوندمیرؐ من ترا برگزیدم وبجائے سید محمدؐ نشستن سزاوار گردانیدم وچندیں خلعتہا ترا دادم و معانیِ قرآن ترا عطا کردم بندگی میاںؒ باردیگر عذرخواہی کردند بازہمیں شنیدند که با تو کار بسیاراست 1 تو کجا میروی بعد ازاں میاںؒ ہشیار شدند وملک حمادؒ را پس خود دیدند طلبیدہ پرسیدند که راہِ دائرہ کدام طرف است بعدہ رواں شدند ملک حمادؒ پرسیدند که دوآواز شنیدیم دومی آوازازاں که بود 2 ۔ فرمودند ازانِ حق بودچوں درونِ دائرہ آمدند بعد اشراق آنکساں را که خیلخانہا رواں کردہ بودند طلبیدہ بسیار زجر کردند وآیات قرآن برایشاں بیان کردند۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(سورۃ التوبہ۔23-24)

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ 3 الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (سورۃ المجادلۃ۔22)

1۔ اس کے بعد اور روایت نمبر (101) حضرت غازی میاں صاحب اہلِ بسیط پورہ کے نسخہ میں موجود نہیں ہے۔ 2۔ دومی آواز که بود (ا۔چ)(غ۔ب)(ا۔ا) 3۔والیوم الأخرالایہ لن تنفّکم ارحامک واولادکم الایہ ومانن ایں آیتہا (ب۔ا)

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ۔۔الخ (سورۃ الممتحنۃ۔3-4)

ترجمہ :- روایت ہے کہ جس وقت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ جالور سے موضع بھدری والی میں مع دائرہ تشریف لائے اور چند عزیزوں نے اپنے خاندان والوں کو بندگی میاں رضی اللہ عنہ کی اجازت کے بغیر شہرِ نہروالہ کی جانب روانہ کردیا۔ جب بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ کو اس کا علم ہوا تو بہت رنجیدہ ہوئے۔ بعض صحابہؓ و ہمراز حضرات سے بطورِ مشورہ فرمانے لگے کہ بندہ سفرکرے گا۔ دائرہ میں نہ رہے گا۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ ایک اونٹ فلاں جگہ تیار رکھیں۔ رات کو میں وہاں آجاؤں گا۔ اُن حضرات نے یہی عمل کیا۔ بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ آخری شب میں دائرہ سے نکل گئے۔ آپؓ نے کسی کو اس کی خبر نہ دی۔ ملک حماد رضی اللہ عنہٗ کو کسی طرح معلوم ہوگیا۔ پیچھے دوڑے (بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ) اس مقام پر پہنچے جہاں کہ آنے کا وعدہ تھا۔ لیکن وہ حضرات جن پر اونٹ وہاں لانے کی ذمہ داری تھی اس خیال سے کہ دائرہ کے لوگوں کو خبر ہو جائے اور مزاحم ہوں اس جگہ سے اونٹ لے کے اور آگے بڑھ گئے تھے اور بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ مستانہ انداز میں کسی جانب التفات کئے بغیر چل رہے تھے۔ آپؓ کو علم نہ تھا کہ ملک حمادؒ پیچھے چلے آرہے ہیں۔ بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ ایک درخت کے نیچے ٹھیر گئے اور اللہ تعالیٰ سے مناجات میں مشغول ہوگئے کہ الٰہی میں مرشدی کے لائق نہیں رہا۔ اور حضرت میراں سید محمدؒ کا جانشین ہونے اور پسخوردہ و سویت دینے کے قابل نہیں رہا۔ غیب سے آواز آئی کہ "اے سید خوندمیر میں نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور سید محمدؒ کی جانشینی کے قابل بنایا ہے اور بہت کچھ خلعتیں تم کو عطا کی ہیں اور فہم معانیِ قرآن بھی تم کو عطا کیا ہے۔" بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ نے پھر عذر خواہی کی اس دفعہ بھی آپؓ نے وہی آواز سنی کہ "تم پر تو ابھی بہت

کام ہے کدھر جاتے ہو"۔

اس کے بعد (بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ) ہوش میں آئے۔ اور ملک حماد رضی اللہ عنہٗ کو اپنے پیچھے دیکھکر آپؒ نے قریب بلایا۔ اور دریافت فرمایا کہ دائرہ کا راستہ کدھر ہے اور پھر چلنے لگے۔ ملک حمادؒ نے سوال کیا کہ میں نے دو آوازیں سنی ہیں۔ دوسری آواز کس کی تھی؟ فرمایا کہ حق تعالٰی کی جانب سے تھی۔ جب دائرہ میں تشریف لائے تو اشراق کے بعد اُن لوگوں کو جنھوں نے اپنے خاندان والوں کو روانہ کیا تھا بلاکر آپ نے بہت ڈانٹا۔ اور قرآنِ شریف کی آیات پر بیان سنایا۔

"اے ایمان والو! تمہارے باپ بھائی، اگر ایمان کے مقابلہ میں کفر کو پسند کریں تو تم اُن سے محبت اختیار نہ کرو۔ اور تم میں سے کوئی شخص اُن سے محبت اختیار کرے گا تو ایسے تمام لوگ ظالم ہیں۔ (اے محمد صلعم) آپ کہدیجئے کہ اگر تمہارے باپ، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں تمہارے قرابتدار اور تمہارا مال جسے تم نے جمع کیا ہے اور تمہاری تجارت جس کے بند ہو جانے سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے گھر جن کو تم عزیز رکھتے ہو (یہ سب) اللہ و رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے سے زیادہ تمہیں عزیز ہیں تو اُس وقت کا انتظار کرو جب کہ (جلد یا بدیر) اللہ تعالٰی قہر نازل کرے۔ اور اللہ تعالٰی فاسقین کی جماعت کو ہدایت نہیں فرماتا۔ (سورۃ التوبہ) 23-24۔

تم ایسی قوم کو جو اللہ و آخرت پر ایمان لاچکی ہو اس شخص سے محبت کرتی نہ پاؤگے جس نے اللہ و رسول کی مخالفت کی ہو (اور یہ مخالفت کرنے والے) اگرچہ اُن (مومنین) کے باپ ہوں یا اولاد ہوں یا بھائیاں ہوں یا قرابتدار ہوں۔ ان سب (مومنین) کے دلوں میں اللہ تعالٰی نے ایمان قائم فرما دیا ہے اور اپنے نورِ ہدایت سے اُن کی مدد فرمائی ہے۔ اور ان کو ایسے جنت میں داخل فرمائے گا جس میں نہریں بہتی ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالٰی

اس سے خوش ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہیں ۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی جماعت ہیں باخبر ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی فلاح یافتہ ہے ۔ (سورۃ المجادلۃ ۔ 22)

تم کو قیامت کے دن تمہارے قریبی قرابتدار اور تمہارے بچے ہرگز فائدہ نہ پہنچا سکیں گے ۔ تم کو (کفر و ایمان کی وجہ اس دن) جدا جدا کر دے گا اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے ۔ تحقیق کہ تمہارے لئے ابراہیمؑ کا اور اُن کے ساتھ والے مومنین کا اسوۂ حسنہ موجود ہے کہ اس وقت (ابراہیم اور ان کے مومنین نے) اپنی (مخالف) قوم سے کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے بیزار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوائے تم جن کی عبادت کرتے ہو اُن سے بھی بیزار ہیں ۔ ہم نے تمہارے دین سے کفر کیا ہے اور تمہارے ہمارے درمیان بغض و عداوت ہمیشہ رہے گی ۔ یہاں تک کہ تم اس ایک خدا پر ایمان لے آؤ ۔ (سورۃ الممتحنۃ ۔ 3-4)

ایسی بہت آیات سنائیں اور ایک پہر تک بیان فرماتے رہے اور آپؑ نے پر جلال انداز میں تہدید فرمائی ۔ اس کے بعد برادرانِ دائرہ نے رجوع کیا ۔ اپنی غلطی تسلیم کرلی اور اپنے خاندان والوں کو واپس بلالیا ۔

(101) نیز منقول است که ملک الهدادؓ وقتے از جالور آمدند و چند روز نزدیک شهر نهروواله فرود آمده فرمودند که مبادا کسے برائے ملاقات قرابتاں برود ۔ اگر ایشاں ایں جا بیانید ملاقات کنید [1] و اگر شما بروید بعد ازاں در دائره نیائید هر جا که خواهید بمانید ۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ملک الہداد رضی اللہ عنہٗ نے ایک دفعہ (جب کہ) جالور سے آ کر چند دن شہرِ نہروالہ کے قریب قیام فرمایا تو حکم دیا کہ کوئی اپنے عزیزوں سے ملاقات کے لئے نہ جائیں ۔ البتہ وہ خود یہاں آجائیں تو ملاقات

1- بشود (ب ۔ ا)

کر سکتے ہیں ۔ اگر تم خود چلے جائیں تو پھر دائرہ میں نہ آئیں ۔ جس جگہ جی چاہے رہ جائیں ۔

(102) منقول است ملک معروف 1 رضی اللہ عنہ' پیشِ حضرت مہدی علیہ السلام عرض کردند که از نزد مادر من مکتوب آمده است که یکبار برائے ملاقات بیائید۔ اگر رضا باشد میردم ۔ فرمودند که جواب چنیں 2 بنویسید که ملک معروف 3 مرد۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ملک معروف رضی اللہ عنہٗ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میری والدہ صاحبہ کے پاس سے خط آیا ہے کہ ایک دفعہ تو ملنے کے لئے آؤ اگر اجازت ہو تو جاتا ہوں فرمایا کہ یہ جواب لکھدو کہ ملک معروف مرچکا۔

(103) منقول است که میاں نعمت رضی اللہ عنہ' آں کساں را که بخانهائے موافقاں برفتند راه خرچ داده از دائره بیرون 4 کردند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے اُن لوگوں کو جو موافقین کے گھر گئے ہوں خرچِ سفر دے کر دائرہ سے خارج فرما دیا۔

1۔میاں مخدوم (ب۔ا) 2۔ که بنویسید (د۔ب)(ا۔ا) 3۔ میاں مخدوم مرد (ب۔ا) 4۔ حضرت غازی میاں صاحب اہلِ بسیط پورہ کے نسخہ میں اس کے بعد روایت (109) بیان ہوئی ہے ۔ گویا (104) سے (108) تک پانچ روایات اس نسخہ میں چھوٹ گئی ہیں ۔

(104) منقول است وقتی که بعضے یاران از کاہہ 1 باز گشتند میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ہم رواں شدہ اند۔ برخصت میراں علیہ السلام بعضے یاراں پیشِ حضرت میراں علیہ السلام معلوم 2 کردند که میراں جیوؑ میاں سید خوند میر را رفتن مدہید که اقاربان ایشاں اہلِ دنیا اند باز آمدن نخواہند داد بعدہٗ فرمودند که رخصت بندہ 3 است بفرستادنِ ایشاں خدائے تعالٰی دین خود را زیادت خواہد کرد۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم مقامِ کاہہ سے جب واپس ہوئے تو میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ بھی حضرت مہدی علیہ السلام کی اجازت سے روانہ ہوگئے۔ بعض صحابہؓ نے حضرت مہدی ءِ موعود علیہ السلام سے عرض کیاکہ میرانجیؑ میاں سید خوند میرؓ کو جانے نہ دیجئے کیوں کہ اُن کے قرابتدار اہلِ دولت ہیں اُن کو واپس آنے نہ دیں گے۔ آپؑ نے فرمایاکہ بندہ کی اجازت ہے اُن کو روانہ کرنے میں (مصلحت یہ ہے کہ) خدائے تعالٰی اپنے دین میں ترقی عطا فرمائے گا۔

(105) منقول است از میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ که روزے حضرت میراں علیہ السلام در حق کسانیکه بازگشته اندو به گجرات رفتند حکمِ منافقی و مرتدی کردند۔ میاں سید خوند میر رضی اللہ وعنہٗ و میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ یکدیگر گفتند که مانیز رفته بودیم حال ما چیست میاں نعمتؓ پیشِ حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند میرانجیوؑ یک لمحه مراقبه کرده بعدہٗ فرمودند که فرمانِ میشود که ایشاں قبول شدند بازآں کسانیکه حضرت میراں علیہ السلام برایشاں حکم منافقی کرده بودند در دائرہ میاں سید خوندمیرؓ آمده رجوع کردند و ثابت قدم ماندند در دائرہ مردند۔بعضے یاراں میاں سید خوندمیرؓ را سوال کردند که در حق ایشاں چه می فرمایند فرمودند که بنده راچه مجال

1۔بطرف گجرات (ب۔ا) 2۔ عرض کردند (ب۔ا) 3۔ رخصت شده است (ب۔ا)

است این جہادم زینم و لیکن چونکہ رجوع کردند و ثابت قدم تا آخردم باتضرع و زاری ماندند امید قبول است چوں باقاعداں غیر اولی الضرر دوستی و ملاقات روانیست ایشاں را میراث ہم نیست 1 کہ میراں علیہ السلام برایشاں نسبتِ حکم منافقی کردہ اند۔

ترجمہ :- میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ اُن لوگوں کے حق میں جو گجرات کی طرف لوٹ گئے حضرت مہدی علیہ السلام نے منافق و مرتد کا حکم صادر فرمایا۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ اور میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ آپس میں کہنے لگے کہ ہم بھی گئے تھے ہم پر کیا حکم ہوگا۔ میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں اس گفتگو کا ذکر کردیا۔ حضرتؑ نے ایک لمحہ مراقبہ کرنے کے بعد فرمایا کہ فرمان ہورہاہے کہ یہ لوگ مقبول ہیں کچھ عرصہ بعد جن لوگوں پر حضرت مہدی علیہ السلام نے منافقی کا حکم صادر فرمایا تھا وہ میاں خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے دائرہ آکر رجوع ہوئے اور ثابت قدم رہے اور دائرہ ہی میں وفات پائی۔ بعض صحابہؓ نے میاں سید خوندمیرؓ رضی اللہ عنہٗ سے سوال کیا ان لوگوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں۔ آپؓ نے یہ فرمایا کہ بندہ کی کیا مجال ہے کہ اس جگہ دم بھی مارسکے لیکن چونکہ انھوں نے رجوع کیا ہے اور یہ لوگ گریہ و زاری کرتے ہوئے آخر تک ثابت قدم رہے ہیں۔ اس لئے ان کو مقبول ہونے کی امید ہے جب قاعدینِ غیر اولی الضرر سے دوستی و میل ملاپ روا نہیں ہے تو وہ مستحقِ میراث بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اُن پر منافقی کا حکم صادر فرمایا ہے۔

1۔ نیست کے بعد کا جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (ا۔چ)(غ۔ب)(ا۔ا)(د۔ب)

(106) نقل است در ناگور در دائرۂ میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ مردے متوفی شد پنجاہ فیروزی ترکہ گذاشت و در دہولخہ 1 ورثۂ اُو بودند میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ حکم کردند کہ درمیانِ فقیرانِ دائرہ قسمت کنانید و ایں آیت خواندند:- اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ ہَاجَرُوۡا وَ جٰہَدُوۡا بِاَمۡوَالِہِمۡ وَ اَنۡفُسِہِمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَالَّذِیۡنَ اٰوَوۡا وَّ نَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِکَ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ لَمۡ یُہَاجِرُوۡا مَا لَکُمۡ مِّنۡ وَّلَایَتِہِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ حَتّٰی یُہَاجِرُوۡا ۚ (سورۃ الانفال۔72)

ترجمہ :- روایت کہ بمقام ناگور میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ کے دائرہ میں ایک صاحب کا انتقال ہوگیا۔پچاس فیروزی انھوں نے ترکہ میں چھوڑا۔مقام دہولخہ میں اُن کے ورثاء موجود تھے لیکن میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے حکم دیا کہ فقرائے دائرہ پر تقسیم کردیا جائے اور آپؓ نے یہ آئیہ شریفہ سنائی۔

تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو پناہ دی اور اُن کی مدد کی وہ سب (مومنین) ایک دوسرے (کی میراث) کے ولی ہیں۔جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت نہ کی اُن کی ولایت سے تمہارے لئے اس وقت تک کوئی حصہ نہیں جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں۔(سورۃ الانفال۔72)

1۔ انصاف نامہ میں "دہولخیہ" مروی ہے

(107) بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ یکبار ترکۂ میت فقیر کہ در دائرۂ ایشاں بود بورثہ کہ بیرون دائرہ بودند تسلیم کردند چوں میاں سیدخوند میر رضی اللہ عنہٗ شنیدند فرمودند کہ نیک نہ کردند ایں حقِ فقیران دائرہ بود و چوں قاعداں ہجرت کردہ در دائرہ بیایند میراث گیرند و در ایمانِ مہاجراں 1 قاعداں برابر باشند و لیکن حد مراتب ہر گز 2 برابر نیایند۔ گفتند کہ نیاید گفت۔

ترجمہ :- بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ نے ایک بار ایسے فقیر کا ترکہ جو دائرہ میں رہنے والے تھے ان کے ایسے ورثاء کو دیا ہے جو بیرونِ دائرہ رہتے تھے۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے یہ خبر سن کر فرمایا کہ یہ کام اچھا نہ ہوا کیوں کہ یہ تو دائرہ کے فقیروں کا حق ہے۔ قاعدینِ میراث اس وقت لے سکتے ہیں جب کہ ہجرت کرکے دائرہ میں آجائیں اور اس صورت میں بھی قاعدین از روئے ایمان مہاجرین کے برابر تو ہو جائیں گے لیکن ازروئے مراتب برابر نہ ہوں گے۔ فرمایا کہ کہنا نہ چاہیئے۔

(108) نقلست کہ یکبار در شہرِ احمدآباد اکثر مہاجراں بطریقِ محضرہ یکجا شدہ بودند۔ بعضے قاعداں ہم دراں مجلس بودند میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرمودند کہ قاعداں را مجلس بیروں کنید۔ بعد 3 اتفاق خواہم طلبید و فرمودند کہ باقاعداں مشورت نباید کرد کہ ایشاں سوی خود کشند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ اکثر مہاجرینؓ ایک دفعہ شہرِ احمدآباد میں محضرہ کے طور پر ایک جگہ جمع ہوئے تھے۔ بعض قاعدین بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ قاعدین کو مجلس سے خارج کردیا جائے (مسئلہ) طے ہوجانے کے بعد بلالوں گا۔ اور فرمایا کہ قاعدین کو شریکِ مشورہ نہ کرنا چاہیئے کیونکہ یہ لوگ اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کریں گے۔

1۔ با مہاجراں بہشتیاں برابر باشند (ب۔ا) 2۔ ہرگز برابر نباید گفت (ب۔ا) 3۔ بعدہٗ (ب۔ا)

(109) منقول است که حضرت میراں علیه السلام فرمودند که اگر کسے عبادت ہزار سال کرده باشد وآں عبادتِ مقبول شده باشد تاہم برابریک نظرِبنده نه باشد۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایک ہزار سال عبادت کرے اور وہ عبادت مقبول شدہ بھی ہو تو وہ بندہ کی ایک نظر کے اثر کے برابر نہیں ہے۔

(110) نیز فرمودند که اگر کسے صحبتِ بنده ایں مقدار کند که ازپا افراز1 خاک بیند ازو گناه تمام عمر اُورا مغفرت 2 گردد۔

ترجمہ :- نیز فرمایا کہ اگر کوئی شخص بندہ کی صحبت اتنی دیر اختیار کرے جتنی دیر میں کہ جوتوں سے گرد جھاڑی جاتی ہے تو اس کے تمام عمر کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

(111) نیز3 حضرت میراں علیه السلام فرمودند ہر که اول روز در دائره ہجرت کرده آمده است مرشدِ آنکس است که آخر روز آمده است زیراچه سابق امام مسبوق است۔

ترجمہ :- نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص صبح میں ہجرت کرکے دائرہ میں آچکا ہو وہ اُس شخص کا مرشد ہے جو شام میں آیا ہو۔ کیونکہ سابق مسبوق کا امام ہوتا ہے۔

1۔ پائزار (ا۔ا) (غ۔ب) (ب۔ا) (ا۔چ) 2۔ مغفور گردد (ا۔چ) (غ۔ب) 3۔ روایت نمبر (111) حضرت غازی میاں صاحب اہلِ بسیط پورہ کے نسخہ میں موجود نہیں ہے۔

(112) نیز حضرت میراں علیہ السلام فرمودند که پیش ایں بنده تصحیح میشود۔ فرمان میشود که هر که پیش تو صحیح شود اُو مقبول است اُو عندالله مقبول است و هر که1 صحیح نشود اُو عند الله مردود است۔

ترجمہ :- نیز حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ اس بندے کے سامنے تصحیح ہوتی ہے۔ فرمان ہوتا ہے کہ جو شخص تمہارے سامنے صحیح نکلے اور مقبول ہو وہی اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہے۔ اور جو شخص صحیح نہ نکلے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس مردود ہے۔

(113) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ در عہدِ خود فرمودند هر که ایں زماں ہجرت می کنند و در دائره مستقیم می مانند هر که بعد ازیں خواہد آمد آنکسانند که ارواح ایشاں پیشِ حضرت مہدی علیه السلام صحیح شده بودند۔ انگه 2 بربیانِ ما کسے ترکِ دنیا می کند و تصدیقِ مہدی علیه السلام می کند 3 ایں ہم از نتیجه آں تصحیح است و برماسببہاست که از سبب دعوتِ ما ایشاں تا توفیقِ رفیق کرده داده شد و کلام مارا دلیل استماعی و استدلالی 4 باید گفت زیراچه ما بنده فرمانِ حضرت امیر صلی اللہ علیه و سلم ہیستم۔

ترجمہ :- میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے اپنے زمانۂ ارشاد میں فرمایا کہ جو لوگ اس زمانہ میں ہجرت کرتے ہیں اور دائرہ میں رہتے ہیں اور جو لوگ اس کے بعد آئیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کی ارواح پہلے حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے صحیح ہوچکی ہیں اِس وقت جو لوگ ہماری تبلیغ پر ترکِ دنیا کرتے اور مہدی علیہ السلام کی تصدیق کرتے

1- هر که مقبول نه شد (د۔ب) هر که صحیح نه شداء مردود است (غ۔ب)(ب۔ا) 2۔ نه آنکه بربیانِ ما (ب۔ا)۔۔

نه آنکه ازبیانِ ما (د۔ب) 3۔ تصدیقِ مہدی کنده فرمودند که استماعی و استدلالی باید گفت و نیز فرمودند که باقاعداں صحبت۔۔الخ۔ (ا۔ا)(د۔ب)(ب۔ا) 4۔ استقلائی (ا۔چ)(غ۔ب)

ہیں یہ بھی اسی تصحیح کا نتیجہ ہے اور ہمارے پاس منجملہ اسباب کے یہ سبب بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ہماری دعوت کی وجہ اِن لوگوں کو توفیقِ رفیق عطا ہوئی ہے اور (فی الحقیقت) ہمارے کلام کو دلیلِ استماعی و استدلالی کہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہم نے حضرتِ امیر صلی اللہ علیہ السلام کے بندۂ فرمان ہیں۔

(114) نیز[1] فرمودند که باقاعداں صحبت نباید کرد بلکه صحبت باصادقاں باید کرد قال الله تعالٰی:- یٰاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ (سورة التوبه-119)

ترجمہ :- نیز فرمایاکہ قاعدین کی صحبت اختیار نہ کرنی چاہیئے بلکہ صحبتِ باصادقاں چاہیئے۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے۔" اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہوجاؤ۔ (سورۃ التوبہ) 119

(115) نیز فرمودند که روزِ عید وجمعه درمجلسِ مخالفاں باستعداد سلاح و جامۂ نو پوشیده بازنیت باید رفت تا مخالفاں سوخته شوند۔پس طالبانِ حق را باید که علی الخصوص جامعِ مسجد و عیدروند و هیچ کیفیت نکنند۔

ترجمہ :- نیز فرمایاکہ عید و جمعہ کے روز مخالفین کی مجلس میں ہتیار لگائے ہوئے نئے کپڑے پہنے ہوئے بازیب و زینت جانا چاہیئے تاکہ مخالفین سوختہ ہو جائیں۔ پس طالبانِ حق کے لئے لازم ہے کہ خصوصاً جامع مسجد اور عید گاہ کو جائیں تو (تبلیغ کے سوائے) کوئی کیفیت نہ کریں۔

1۔ روایت نمبر (114) (115) (116) حضرت غازی میاں صاحب اہلِ بسیط پورہ کے نسخہ میں موجود نہیں ہیں

(116) حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند که کسانیکه ہجرت کرده در راہِ خدا آمدند انچه می کنند از اُمورِ معیشت آب آوردن و ہیزم 1 ساختن و طعام پختن و زیر دیگدان آتش کردن و چیزے 2 بر کردن آوردن و لعب 3 بازنان و کودکان کردن ہمه عملِ صالح است بحکم کتاب الله تعالٰی۔4

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو لوگ ہجرت کرکے خدا کی راہ میں آئے ہیں وہ امورِ معیشت میں جو کام بھی کرتے ہیں ۔ پانی لانا ، لکڑی پھوڑنا ، کھانا ، پکانا ، آگ جلانا اور کوئی چیز گردن پر رکھکر لانا اور بیوی بچوں سے دل بہلائی کرنا سب کچھ از روئے حکمِ کتاب اللہ تعالٰی عملِ صالح میں داخل ہے ۔

(117) منقول 5 است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند مہاجرانِؓ کبار را باقاعداں مصاہرت نباید کرد۔ یعنی دختر بنباید داد۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مہاجرینؓ کبار کو قاعدین سے رشتۂ ازواج قائم نہ کرنا چاہیئے ۔ یعنی اپنی لڑکی نہیں دینی چاہیئے ۔

1۔ ہیزم سوختن (ب۔ا) 2۔ باربر کردن (ب۔ا) 3۔ لعب باکودکاں (د۔ب) 4۔ کما قال اللہ تعالٰی:- اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط (سورۃ التوبہ۔111) (ب۔ا)(ا۔ب) 5۔منقول است از مہاجرانِ کبار (ب۔ا)

(118) نیز حجرت میراں علیہ السلام فرمودند اگر طالبِ حق در دائرہ بیاید فی الحال اُو را زنِ دائرہ 1 نکاح کردہ نباید داد یکسال باید آزمود اگر بعد یکسال صدقِ اُو ظاہر شود دخترِ دائرہ نکاح کردہ باید داد و شرط باید کرد کہ اگر چہ نعوذ باللہ منہا از دائرۂ بیرون رود زن را نہ برد۔

ترجمہ :- نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر کوئی شخص حق کی طلب میں دائرے میں آئے تو اُسی وقت دائرے کی کسی عورت کا عقدِ نکاح اُس سے نہ کرنا چاہیئے۔ ایک سال تک آزمایش کرنی چاہیئے۔ ایک سال بعد میں بھی وہ صداقت پر قائم رہے تو اُس وقت دائرہ کی عورت کا عقدِ نکاح کر سکتے ہیں۔ اور شرط لگا دینی چاہیئے کہ اگر نعوذ باللہ وہ شخص دائرے سے باہر ہو جانا چاہے تو بیوی کو ساتھ نہ لے جا سکے گا۔

(119) و 2 از میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ منقول است طالبے کہ پدر اُو غنی بود۔ دختر میاں نعمتؓ بزنی خواست جواب فرمودند دخترِ خود را بہ کسے خواہم داد کہ جامۂ اُو پر پیوند باشد یعنی طالب 3 کامل۔

ترجمہ :- حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ سے منقول ہے کہ ایک طالب (حق) نے جن کے والد مالدار تھے حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ کی دخترِ نیک اختر سے شادی کی درخواست کی ۔ حضرت نے فرمایا کہ میں اپنی لڑکی اس شخص کو دوں گا جس کے کپڑے پیوند بھرے ہوں یعنی وہ طالبِ کامل ہو۔

---

1 ۔ زن نکاح کردہ نباید داد (د۔ب) 2۔ روایت نمبر (119) ، (120)، (121) حضرت غازی میاں صاحب اہلِ بسیط پورہ کے نسخہ میں چھوٹ گئی ہیں۔ 3۔ یعنے طالبِ کامل نہیں ہے۔ (ب۔ا)

(120) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نیز دخترانِ خویش بفقیران دائرہ دادہ اند۔

ترجمہ :- حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے بھی اپنی لڑکیوں کی شادیاں فقراء سے ہی کی ہیں۔

(121) میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ دو دخترِخود را بفقیرانِ غیر کفو در دائرہ دادند یارانؓ ملامت کردند۔ فرمودند کہ من نسب 1 ایشاں ندیدیم دینِ ایشاں دیدم و بریں آیت عمل کردم کما قال اللہ تعالٰی:- اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط (سورۃ الحجرٰت۔13)

ترجمہ :- حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے اپنی دو لڑکیوں کی شادی دائرے کے ایسے فقراء سے کی ہے جو غیر کفو تھے۔ صحابہؓ نے اس عمل کو برا قرار دیا۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ میں نے ان کا نسب نہیں دیکھا ہے بلکہ ان کی دینداری کا لحاظ رکھا ہے۔ اور میں نے اس آئیہ شریفہ پر عمل کیا ہے: اللہ تعالٰی نے فرمایا: "تم میں زیادہ شریف وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔"

(122) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ برمیاں عادل شاہ بسیار زجر کردند سبب آنکہ دخترِخود را بطالبِ دنیا دادند۔ وازاں جہت ایشاں را از دائرہ بیرون کردند۔

ترجمہ :- حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے حضرت میاں عادل شاہ پر اس وقت بہت تہدید فرمائی جب کہ انھوں نے اپنی لڑکی کا عقدِنکاح طالبِ دنیا سے کیا۔ اور اُسی بناء پر اُن کو دائرہ سے خارج فرما دیا۔

1۔ نسبتِ ایشاں (ا۔چ) (غ۔ب) (ا۔ا)

(123) نیز بر میاں قطب الدین بسیار زجر کردند و چند ماہ روئے ایشاں ندیدند و سخن ہم نگفتند سبب آنکہ زنِ ایشاں دخترانِ خود را طالبِ دنیا نکاح کردہ دادہ بود و فرمودند دخترِ ایشاں باید آورد و لیکن ایشاں را دخترِ خود نباید داد سبب آنکہ حضرت مہدی علیہ السلام طالبِ حیاتِ دنیا را کافر فرمودہ اند۔

ترجمہ :- نیز میاں قطب الدین پر بھی آپؓ بہت ناراض رہے اور چند ماہ تک آپؓ نے اُن کی صورت بھی نہ دیکھی اور نہ شرفِ تکلم بخشا۔ وجہ یہی تھی کہ انھوں نے اپنی لڑکیوں کا عقدِ نکاح طالبِ دنیا لوگوں سے کیا تھا۔ اور فرمایا کہ ان لوگوں کی لڑکی سے شادی کر تو سکتے ہیں لیکن ان کو اپنی لڑکی نہ دینا چاہیئے کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے طالبِ حیاتِ دنیا کو کافر فرمایا ہے۔

(124) ازمیاں لاڑشہ رضی اللہ عنہ منقول است کہ درولایتِ خراسان حضرت مہدی علیہ السلام از مسجد جامع 1 باز گشتند درمیانِ راہ خانۂ خراسانی بود کرءت و مرءت مزاحم می شدے کہ کرم کنید درخانۂ من قدم سعادت فرمائید۔ ہربار ہمیں جواب فرمودند عفو کنید بعد ازمنت بسیار بعضے یاراں را رضا دادند کہ شما بردید۔ ایشاں رفتند 2 میاں دلاوررضی اللہ عنہ رفتند میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ تنگ آمدہ گفتند 3 کہ شما چرا نیامدے حکمِ میراںؒ بر شما نماند حضرت میراں علیہ السلام سر ازحجرہ بالا کردہ فرمودند آں کسانیکہ برفتند از 4 رضائے ما برفتند وآنکسانیکہ نہ رفتند بسار خوب کردند۔

1۔ بطرف دائرہ می رفتند (غ۔ب) (ب۔ا) 2۔ ایشاں رفتند و منقول است کہ یک خراسانے برائے ضیافت مزاحم شد۔ بندگی میراں علیہ السلام یاراں را رضا دادند میاں شاہِ دلاور نہ رفتند (ب۔ا) 3۔ تنگ آمدہ چیزے نالائق گفتند حضرت میراںؒ شنیدہ فرمودند چہ شوراست یاراں چنیں عرض کردند بعدہٗ فرمودند آ نکسانیکہ نرفتند۔ الخ (ا۔ا) (ب۔ا) 4۔ آن رضائے مابرفتند اس نسخہ میں نہیں ہے۔ (ا۔چ)

ترجمہ :- حضرت میاں لاڑشہ رضی اللہ عنہٗ راوی ہیں کہ ملک خراسان میں حضرت مہدی علیہ السلام جامع مسجد سے واپس تشریف لارہے تھے راستہ میں ایک خراسانی کا مکان تھا۔ اس نے بار بار عرض کیا کہ گھر میں تشریف لاکر سعادت سے مشرف فرمائیے۔ ہربار حضرتؑ نے یہی جواب فرمایاکہ معاف کرو بہت کچھ منت سماجت کے بعد بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو آپؑ نے اجازت مرحمت فرمائی کہ تم جاؤ۔ یہ حضراتؓ گئے۔ حضرت میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ نہیں گئے۔ حضرت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ پر بار خاطر ہوا اور کہنے لگے کہ آپ کیوں نہیں آئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے حکم کی تعمیل سے آپؓ باز رہے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے سرنکال کر فرمایاکہ جو لوگ گئے ہیں میری اجازت سے گئے اور جو لوگ نہیں گئے انھوں نے بہت اچھا کیا۔

(125) نیز منقول است که میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ درقریه بهیلوٹ ساکن بودند اکثر مهاجراں رضی اللہ عنہم دریں دائره بودند یکے مصدق۔ کرءت و مرءت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ را بسیار مزاحم شدے که مهمان بیائید۔ ایشاں جواب دادند اگر میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ بشنوند مرا فضیحت و رسوا کنند۔ اُو گفت بعد از مغرب بیائید نمازِ عشاء آنجا گزارید بعدہٗ رفتند 1 ۔بندگی میاں سومار رضی اللہ عنہٗ مهاجرِ میراں علیه السلام بودند حواله باب دائره بدیشاں بود میاں سومار گفتند که خوند کار کجا بروند۔ بندگی میاں سلام اللہ فرمودند که ایں رانیز ہمراہ باید ورنه بزودی بملازمتِ عالی عرض میرساند و از دائره بدر کناند او ایشاں ہر دو کس بمیاں سومارؓ بسیار جہت کرده بربہبیلی اسپاں سوار نموده برفتند طعام موجود بود تناول کردند و دخترِ اُو را مکتب بود بسم اللہ گویایندند و بزودی باز گشتند تا به اول رکعت نمازِ عشاء پیوستند۔ معتاد میاں سومار رضی اللہ عنہٗ بود که درونِ حجره میراں سید محمود ثانیِ مهدی رضی اللہ عنہٗ برائے خدمت و

1۔ بعدہٗ رفتند کے بعد کی عبارت بعض نسخوں میں یوں درج ہے۔ " بوقتِ عشاء باز آمدند میران سید محمود را معلوم شد حضور طلبیده بسیار زجر کردند و فرموند که دریں باب بارِدیگر حرمتِ شما نخواہم داشت و از دائره بیرون خواہم کرد (د۔ب)(۔چ)(ب۔ا)

۔ مصدق کا نام غالب خاں پنج فضائل میں مذکور ہے۔

حجامت بیامدے۔ به شب دراز بملا زمان حضرت در رسیدند و آنچه مذاکرۂ مکتب که شده بود من و عن فرانمودند میراں سید محمود رضی الله عنہٗ را چناں تضرع و ابتهال و حزن قیام نمود که تا بسحر گریه از چشمِ مبارک نه ایستاد پس بعد مطلعِ فجر میاں سید سلام الله را طلبیده بسیار زجر کردند و فرمودند که دریں باب بارِ دیگر حرمتِ شما نخواہم داشت از دائره بیروں خواہم کردو میاں سید سلام الله یک دنیم ماه بحضورِ میراں سید محمود رضی الله عنہٗ نیامدند و روئے خود بسببِ شرمندگی نه نمودند۔ بعد ازاں دستار خویش درگلوکرده برپائے میراں سید محمودؒ افتادند و گفتند که ایں گناه لله فی الله به بخشید اگرچه 1 به نسبت کلاں بودند۔ لیکن بحکم حضرت امام علیه السلام ایں چنیں انقیاد کردند۔ میاں سید سلا م الله رضی الله عنہٗ گفتند که روے من سیاه 2 شده است نیز سیاه کرده تعزیر فرمایند که بارِ دگر بسہو و خطا گرفتار نخواہم آمد۔ یاعفو فرمایند۔ بعد ازاں قبول کرند 3 ۔ اے طالبِ حق به بیں که دینِ حق این است وجزائے بے دینی و ناحقی اینست۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ نے قریہ بھیلوٹ میں قیام فرمایا تھا۔ اکثر مہاجرین رضی اللہ عنہم بھی اس دائرہ میں تھے ایک مصدق نے بہت اصرار کے ساتھ حضرت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ سے درخواست کی کہ مہمان آیئے۔ انھوں نے جواب دیا کہ اگر میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ سن لیں گے تو مجھے برا کہیں گے۔ اور رسوا کریں گے۔ اس نے عرض کیا کہ مغرب کے بعد آیئے۔ اور (جلد واپس آکر) نمازِ عشاء یہیں دائرے میں پڑھئے۔ اس وقت آپ تشریف لے جانے لگے۔ حضرت بندگی میاں سومار رضی اللہ عنہٗ جو مہاجرِ حضرت

1۔ اگرچه ایں چنیں انقیاد کردند (د۔ب)(ا۔ا) 2۔ سیاه شده است عفو فرمایند بعد ازاں قبول کردند المقصود ۔۔الخ (د۔ب) (ا۔ا)(ب۔ا) 3۔ قبول کردند کے بعد کی عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے (د۔ب) (ا۔ا)(ب۔ا)

مہدی علیہ السلام تھے اور دائرہ کے باب الداخلہ کی نگرانی انھیں کے تفویض تھی۔ انھوں نے پوچھا کہ خوند کار کہاں تشریف لے جارہے ہیں۔ بندگی میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ نے (داعی سے) فرمایا کہ ان کو بھی ساتھ لے لینا چاہیئے۔ ورنہ فوراً خدمتِ عالیہ میں خبر پہنچا دیں گے اور دائرہ سے باہر کروا دیں گے۔ داعی اور میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ ان دونوں نے میاں سومار رضی اللہ عنہٗ کو رضامند کرنے کی بہت کوشش کی اور گھوڑوں کی گاڑی پر سوار ہوکر سب چلے گئے۔ کھانا تناول فرمایا۔ داعی کی لڑکی کی تسمیہ خوانی تھی۔ بسم اللہ پڑھوا کر اتنا جلدی جلدی واپس آگئے کہ نمازِ عشاء کی پہلی رکعت میں شریکِ جماعت ہوسکیں۔ میاں سومار رضی اللہ عنہٗ کی عادت تھی کہ (رات میں) حضرت سید محمود ثانیِ مہدی رضی اللہ عنہٗ کی خدمت اور ہاتھ پیر دابنے کے لئے حجرہ میں آیا کرتے تھے۔ زیادہ رات کو حضرت کی خدمت میں پہنچے اور تسمیہ خوانی کا جو کچھ واقعہ گزرا آپ نے پورا پورا عرض کردیا۔ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ پر رنج و ملال طاری ہوگیا اور اتنا رونے لگے کہ صبح صادق تک چشمِ مبارک سے آنسو تھم نہ سکے۔ دن نکلنے کے بعد میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ کو بلاکر آپؓ نے سخت تہدید کی اور فرمایا کہ اس بارے میں دوبارہ آپؓ کی حرمت کا لحاظ نہ رکھونگا۔ دائرے سے خارج کردوں گا۔ میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ ڈیڑھ مہینے تک حضرت کے سامنے نہیں آئے اور شرمندگی سے منھ چھپاتے رہے۔ اس کے بعد اپنی پگڑی گلے میں ڈالے ہوئے حضرت سید محمود رضی اللہ عنہٗ کے پیر پر گر گئے اور کہنے لگے کہ اس خطا کو اللہ کے لئے معاف کردیجئے اگرچہ رشتہ میں بڑے تھے لیکن انھوں نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حکم کی ایسی اتباع کی ہے۔ اور میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ کہنے لگے کہ میرا منھ سیاہ ہوگیا ہے۔ مزید سیاہ کرکے تعزیر کردیجئے تاکہ دوبارہ ایسی سہو و خطا میں گرفتار نہ ہونے پاؤں۔ یا معاف فرمادیجئے۔ اس وقت حضرتؓ نے قبول فرمالیا۔ اے طالبِ حق! دیکھ دینِ حق یہ ہے اور بے دینی و ناحقی کا ثمرہ یہ ہے۔

(126)المقصود 1 خوشنودی تمام مہاجراں رضی اللہ عنہم دریں بود کہ کسے طالب، بخانۂ موافق برائے طعام خوردن نرود بلکہ موافقاں را بحضور طلبیدہ بسیار زجر کردہ منع فرمودند کہ بندگانِ خدائے را خوار بکنید۔ ومالِ خود را ضائع مکنید۔ اگر در راہِ خدا خرچ کردن می خواہید آں فقیراں را بدہید کہ برخدا توکل کردہ اند واز شما استغنا کردہ اند۔ شمارا دریں اجر نیست بلکہ خود را و بندگانِ خدائے را زیاں میکنید کہ در توکل ایشاں خلل می افتد ہر کہ بخانۂ شما بیاید با اُو ایں معاملہ مکنید تا اُورا ایں عادت نشود۔

ترجمہ :- حاصلِ کلام یہ کہ تمام مہاجرین رضی اللہ عنہم کی خوشی اسی میں تھی کہ کوئی طالب، موافقین کے گھر کھانے کے لئے نہ جائیں بلکہ موافقین کو حضوری میں طلب کرکے بہت تہدید سے منع فرماتے کہ بندگانِ خدا کو ذلیل مت کرو۔ اور اپنے مال کو ضائع نہ کرو۔ اگر خدائے تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا چاہتے ہو تو ان فقیروں کو دو جو خدائے تعالیٰ پر توکل کئے ہوئے ہیں ۔ اور تم سے بے پروا ہیں ۔(ورنہ) تم کو اجر نہ ملے گا بلکہ اپنے آپ کو اور بندگانِ خدا کو مبتلائے نقصان کروگے ۔ کیوں کہ ان کے توکل میں خلل واقع ہوگا۔ جو تمہارے گھر آجائے تم اس کے ساتھ ایسا طریقہ اختیار نہ کروکہ اس کی عادت میں فرق آجائے ۔

(127) نیز منقول است برائے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ' مصدقے چہار صد تنکہ کہنہ آوردہ بود۔ پیشِ نظر بیادرد یک مہاجر ستدد خود خرچ کرد 2 ہیچ نہ گفتند گاہے ذکر آں مال نہ کردند۔ بلکہ بعضے صدقہ خواران بندگی میاں ہمچناں کردہ بودند

1۔ روایت نمبر(126) حضرت غازی میاں صاحب اہلِ بسیط پورہ کے نسخہ میں چھوٹ گئی ہے ۔2۔ ۔خود خرچ کردبحکم قولہ تعالیٰ او صدیقکم ہیچ نگفتند (ب۔ا)

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے لئے ایک مصدق چار سو قدیم تنکے (سکے) لایا تھا۔ اس نے پیشِ نظر کئے ایک مہاجرؓ نے لے لئے اور خود خرچ بھی کرلئے آپؓ نے کچھ نہ فرمایا اور کبھی اس مال کا ذکر تک بھی آپؓ نے نہ فرمایا بلکہ بعض متبین ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(128) نقلست اگر طالبے به مهاجرانؓ سلام دنیاداراں آمدے فرمودندے که شما برائے چه کار آنجا رفته بودید که سلام اُو آوردیدو اگر چیزے مال بیاد روئے قبول نه کردندے فرمودندے که خود خواہد 1 آورد۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ اگر کوئی طالب مہاجرین رضی اللہ عنہم کے لئے کسی دنیادار کا سلام لے آتے تو فرماتے کہ تم وہاں گئے کیوں تھے۔ اور اُن کا سلام لائے کیوں ہو۔ اگر کچھ مال وغیرہ لاتے تو قبول نہ کرتے تھے۔ فرماتے کہ وہ خود لائے گا۔

(129) نیز منقول است که یکبار دخترِ سلطان محمود بیگڑه میراں سید محمود رضی الله عنهٗ را مکتوب 2 فرستاده بوددیدند و بریں بسیار گریستند و فرمودند که ہنوز نامِ من در مکتوبِ اہلِ دنیا است۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک مرتبہ سلطان محمود بیگڑہ کی لڑکی نے حضرت سید محمود رضی اللہ عنہٗ کی خدمت میں خط روانہ کیا تھا۔ دیکھ کر آپؓ نے بہت زاری کی اور فرمایا کہ ابھی میرا نام اہلِ دنیا کے مکتوب میں لیا جارہا ہے۔

1- آورده اید (د۔ب) 2۔ رقیمه (غ۔ب)

(130) نیز نقل است که کسے پیشِ فتح خاں برفت و گفت که من از دائرۂ میاں سید محمود رضی اللہ عنہٗ آمدہ ام فتح خاں کسان خود را گفت که بزیند وخود ہم بددید که تا بزند چاکراں گفتند که فقیر است۔ خان مذکور گفت فقیرانِ آں دائرہ مرا بجائے سگ نمی ثمرند می خواہم که بعد ازاں ہیچ کس نام پاکانِ دائرہ به دروغ نگوید فقیرانِ آن دائرہ بدرمن ہرگز نیایند مرا یقین است من کرءت و مرءت مشرف شدہ ام و فقیران دائرہ را دیدہ ام۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ کوئی شخص فتح خاں کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میں حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کے دائرے سے آیا ہوں ۔ فتح خاں نے اپنے ملازمین سے کہا کہ اس کو مارو اور خود بھی مارنے کے لئے دوڑا۔ ملازمین نے کہا یہ فقیر ہے فتح خاں نے کہا کہ اس دائرہ کے فقراء تو مجھے کتے ے برابر بھی شمار نہیں کرتے ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ پھر کوئی شخص دائرہ کے پاک لوگوں کے نام سے اس طرح جھوٹ نہ کہنے پائے ۔ اس دائرہ کے فقراء میرے در پر ہرگز آنے والے نہیں ہیں ۔ مجھے یقین ہے میں نے بار بار حاضری کا شرف حاصل کیا ہے اور دائرہ کے فقراء کے حالات بچشمِ خود دیکھے ہیں ۔

(131) نیز منقول است که حضرت میراں علیه السلام فرمودند کسانیکه پیش من برفتند گوے1 برند و کسانیکه مانده اند افتاد بر سر بے چارگاں۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ کہ میرے سامنے گزر گئے بازی جیت چکے جو لوگ رہ گئے ہیں اُن بے چاروں کے سر پر آپڑی ہے ۔

(132) نیز فرمودند که دردائره مہدی علیه السلام ہر سه گروه ہستند چنانچه در دائرۂ مصطفیٰ علیه السلام بودند مومن و منافق و کافر و لیکن ایشاں را خدائے تعالٰی از دائره نمی راند (نه میراند) اگر

1۔ کارکردند (ا۔ا) (ب۔ا) کارخود کردند (د۔ب)

کسی را دوستی باخدا و مصطفیؐ و باياراں دے و با مہدی و بایاران دے بود شب و روز بصدق می خواہد و می گوید کہ دنیا و خلق 1 دنیا را ترک کنم و دریں طلب ثابت و صادق باشد اُو را حکم منافق و کافر نباید کرد اگرچہ بیرونِ دائرہ و بغیر ترکِ دنیا میرو زیرا کہ حضرت مہدی علیہ السلام ایں چنیں کساں را بشارتِ 2 ایمان دادہ اند و لیکن ایشاں غیرِ ترک باشند محبت نباید کرد۔ ایں بشارت مہدی علیہ السلام عطائے باری تعالٰی است 3 و فرمودند کہ کردار می باید و لیکن نظر بر کردار نشاید 4 و ایں کلمات فرمودند۔

ا

بیت

گر بامنی و در یمنی پیشِ منی ور بے منی پیشِ منی در یمنی

ترجمہ :- نیز فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کے دائرے میں تینوں قسم کی جماعتیں ہیں ۔ جیسا کہ حضرت مصطفیٰ ﷺ کے دائرے میں تھیں مومن 1۔ منافق 2 ۔ کافر 3 ۔ لیکن خدائے تعالیٰ ان کو دائر میں موت نہیں دیتا ہے (یعنی مرنے سے پہلے نکل جائے گا) اگر کسی کو خدائے تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ اور مہدیؑ اور اُن کے صحابہؓ سے محبت ہو۔ دن رات صدقِ دل سے چاہتا ہو اور کہتا ہو کہ دنیا و خلق کو چھوڑدوں گا اور وہ اس طلبِ دین میں ثابت قدم اور صادق رہے گا تو اس کے لئے منافق یا کافر کا حکم نہ لگانا چاہیے ۔ اگرچہ کہ وہ دائرے کے باہر بغیر ترکِ دنیا ہی مرگیا ہو۔ کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایسے لوگوں کی نسبت بھی ایمان کی بشارت دی ہے ۔ لیکن اگر یہ

1- ----------

دنیا ترک کنم (غ ۔ ب) 2- بشارت دادہ اند (د ۔ ب) (ا ۔ ا) 3۔ اس کے بعد کا مضمون اور اس کے بعد کی دو روایتیں نمبر (133) (134) حضرت غازی میاں صاحب اہلِ بسیط پورہ کے نسخہ میں چھوٹ گئی ہیں ۔ 4۔ نباید (ب ۔ ا)

بے ترک ہوں تو حجت نہ کرنا چاہیئے۔ یہ بشارت جو حضرت مہدی علیہ السلام نے دی ہے عطائے باری تعالیٰ ہے۔اور فرمایاکہ "کردار" چاہیئے لیکن کردار پر نظر نہ کرنی چاہیئے اور یہ کلمات بھی آپؑ نے فرمائے ہیں۔

اگر میری اتباع میں ہواوریمن میں رہتے ہو سمجھوکہ میرے سامنے ہیں۔اگر میری اتباع میں نہ ہواور میرے سامنے رہتے ہوتو سمجھوکہ یمن میں ہیں۔

(133) نقل است اگر کسے ازحضرت میراں علیہ السلام بطریق تبرک جامہ یا کفش طلبیدے فرمودے اگر پوستِ بندہ بہ پوشید نجات نیابید تا آنکہ عمل نہ کنید آنچہ بندہ می گوید۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ اگر کوئی شخص حضرت مہدی علیہ السلام سے بطورِ تبرک کپڑا یا نعلینِ مبارک طلب کرتا تو فرماتے کہ بندہ کا پوست بھی پہن لوگے تو نجات نہ پاسکوگے مگر اس وقت جب کہ بندہ جو کہتا ہے اس پر عمل کریں۔

(134) بازفرمودند کہ روزِقیامت خدائے تعالٰی ازنسب 1 نخواہد پرسید کہ ایں پسر کیست از عمل با اخلاص خواہد پرسید 2-

ترجمہ :- پھر فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نسب کے بارے میں نہیں پوچھے گا کہ یہ کس کا لڑکا ہے بلکہ پرخلوص عمل کے بارے میں سوال فرمائے گا۔

(135) نیز منقول است کہ یکے معلمے از جہت فتح خاں چند تنکہ 3 آورد قبول کردند بازبعد از یکماہ ہمیں مقدار آورد قبول کردند و بازیک 4 ماہ ہمیں مقدار بیاورد قبول نہ کردند و فرمودند

1۔نسبت (ا۔چ) (غ۔ب) (ا۔ا) (د۔ب) 2۔ خواہد پرسید قولہ تعالیٰ فَلَآ اَنۡسَابَ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوۡنَ ۝ (سورۃ المؤمنون۔101) (ب۔ا) 3۔یک معلمے مقدار آورد (غ۔ب) 4۔ بازآورد (ب۔ا) (ا۔ا)

که مگر فتح خاں ما را تعین کرده است ۔ حضرت میراں علیه السلام تعین را لعین فرمودند۔1

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک معلم فتح خاں کی جانب سے چند تنکے لایا تھا۔ آپؑ نے قبول فرمالئے ایک ماہ بعد اتنی ہی مقدار لایا۔ آپؑ نے قبول فرمالیا۔ اور ایک ماہ بعد اتنے ہی تنکے لایا تو آپؑ نے قبول نہ کیا۔ فرمایا کہ فتح خاں نے ہمارے لئے (ماہانہ) مقرر کردیا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے تعین کو لعین فرمایا ہے۔

(136) نیز منقول است چونکه بی بی الهدادتی رضی الله عنها ، متوفی شدند از جامه دانیءِ ایشاں تنکۂ زر بیرون آمد حضرت مهدی علیه السلام فرمودند گرم کرده برپیشانی ایشاں داغ دهید پیغمبرؐ همچناں کرده اند چونکه این خبر پراگنده شد میاں سلام الله رضی الله عنهٗ که 2 استعداد قبر می کردند شنیده بشتاب آمدند و سوگند خوردند که ازاں بی بی این زر نیست بلکه ازآن بی بی فاطمه رضی الله عنها است۔ فرمودند هر کے را که این باشد بدو تسلیم 3 کنید۔ باز حضرتِ امیر علیه السلام فرمودند بی بی را بجز خدائے تعالٰی هیچ نیست دانسته ام که بی بی متوکل بودند و دعوئے توکل هم داشتنده بی بی از بیبیاں بی بی اند۔ و طالب ذات وحدت بودند هر که ازجامۂ تسهد خرچ کرد نواخته شد و هر که آب ازجرۂ ، بی بی نوشید نواخته شد و هر که از پسخورده بی بی آوند پاک کرد نواخته شد و بی بی مذکوره مقدار دوازده سال باشد که بغیر دیدارِ خدا سجده نکردند۔ بی بی مذکورا ازاں حصه کافی 4 است ۔و شکم بی بی برگزیده گشت۔

ترجمہ :- روایت ہے جب کہ بی بی الہدادتی رضی اللہ عنہا وفات پائیں تو اُن کی دامنی سے سونے کا ایک تنکہ نکلا۔

1۔ فرمودند قوله من اکل التعین نهو لعین (ب۔ا) 2- کهدنبال استاده بودند (ا۔چ) (غ۔ب) (ب۔ا) (ا۔ا) 3۔ تسلیم او کنید کے بعد کی عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا) 4۔ ازاں سیومی است (غ۔ب) ۔نسخه (غ۔ب) اور (ا۔چ) میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔ دوسرے نسخوں میں یہ مضمون نہ ہونے کیوجہ تصحیح نہ ہوسکی قیاس ہے یہ جملہ دراصل " قسمتے خرچ کرد" ہوگا۔ اسی لئے ہم نے مجبوراً ترجمہ یہی کیا ہے۔

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ گرم کرکے اُن کی پیشانی پر داغ دو۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی تو میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ جوکہ قبر کی تیاری کررہے تھے سن کر جلد آگئے اور قسمیہ کہنے لگے کہ یہ تنکہ بی بیؓ کا نہیں ہے بلکہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ فرمایا کہ جس کسی کا ہو اُس کے حوالہ کردو۔ اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایاکہ بی بیؓ کو صرف خدائے تعالیٰ ہی سے کام رہا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ بی بیؓ متوکل تھیں اور توکل کا دعویٰ رکھتی تھیں۔ بیبیوں میں یہ بی بیؓ ممتاز تھیں۔ ذاتِ وحدت کی طالب تھیں جس نے بی بیؓ کے جامہ سے کچھ حصہ صرف کیا نوازا گیا۔ جس نے بی بیؓ کے برتن کا جمع شدہ پانی پیا نوزا گیا۔ جس نے بی بیؓ کے پسخوردہ سے برتن پاک کیا نوازا گیا۔ بارہ سال سے بی بیؓ نے بغیر دیدارِ خدا سجدہ نہیں کیا ہے۔ بی بیؓ کے لئے اس دیدار کا حصہ کافی ہے۔ اور بی بیؓ کا شکم برگزیدہ ہوگیا ہے۔

(137) نقل است کہ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ را ازار پارہ پارہ شدہ بود میاں بابنؓ را عہدۂ سویت بود و عشر ہم تسلیم ایشاں بود ازارِ نو ساختہ پیشِ میراں سید محمودؓ آوردند پرسیدند از کجا بیاوردید گفتند میرانجی ازمیانِ عشر چنددرم ماندہ بود ازو ساختیم بسیار خشمناک شدند و فرمودند ایں پوشیدن روا نیست حقِ مضطران است 1 نباید پوشید میاں بابنؓ گفتند کہ گاہ گاہ حضرت میراں علیہ السلام برخویشتن ازمیان عشر چیزے تصرف نمودہ اند چشم پرآب کردہ گفتند کہ مہدیءِ موعودؑ بود ہرچہ کرد بفرمانِ رب العزت کرد ما را بفصل حضرت صاحبِ تحقیق ہم مقابلہ ناجائز است۔ بروید و بزودی فروختہ نقدآں میان عشر جمع کردہ بدارید۔ ناچار میاں بابنؓ اورا فروختند و زرا و میان عشر مجتمع نمودند۔

1- حقِ مضطراں است کے بعد نہ پوشیند کا اضافہ نسخہ (د۔ب) میں ہے۔ اس کے بعد کی عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے (ب۔ا) (د۔ب) (ا۔ا)

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت سید محمود رضی اللہ عنہٗ کا پائجامہ بہت پھٹ گیا تھا۔ میاں بابنؒ جن کو سویت کا عہدہ دیا گیا تھا اور عشر کی سویت بھی انھیں کے تفویض تھی ایک روز انھوں نے نیا پائجامہ تیار کرکے حضرت سید محمود رضی اللہ عنہٗ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہں سے لائے ہو۔ عرض کیا کہ میرانجی عشر سے چند درہم بچ رہ گئے تھے اس سے بنوالیا ہوں۔ آپ بہت غصہ ہوئے اور فرمانے لگے یہ پہننا جائز نہیں کیونکہ یہ تو مضطروں کا حق ہے ۔ غیر مضطر کو نہ پہننا چاہیئے۔ میاں بابنؒ نے عرض کیا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے لئے کبھی کبھی عشر سے تصرف فرمایا ہے۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمانے لگے کہ وہ مہدیٔ موعود تھے وہ جو کرتے رب العزت کے حکم سے کرتے تھے۔ اُس ذاتِ صاحبِ تحقیق کی برابری کرنا ہمارے لئے روا نہیں۔ جاؤ جلد اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت عشر میں جمع کردو۔ آخر میاں بابنؒ نے اس پائجامہ کو فروخت کردیا اور اس کی قیمت عشر میں جمع کردی۔

(138) منقول است کہ بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا ، میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ را فرمودند میراں سسید محمود رضی اللہ عنہٗ را بگوئید کہ چند سویت ما را زیادہ کنید ازجہت خرچ مہماناں۔ میاں دلاورؓ عرض کردند میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ چشمہا پرآب کہ دہ فرمودند کہ میاں دلاورؓ شما ازخود نمی گوئید از گویایندۂ کسے می گوئید بی بی کدبانوؓ پیش بندہ از نصیب دنیاوی چیزے می طلبیدند ایں بندہ را حضرت میراں علیہ السلام دہ سویت کہ دادہ اند ہمیں بس است۔ بعد ازاں چند فرزند تولد شدند و چند کنیزک ہم شدند اما میراں سید محمودؓ از دہ سویت زیادہ نہ گرفتند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا نے حضرت میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا کہ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ سے (بطورِ خود) کہو کہ ہمارے لئے مہمانوں کے اخراجات کی غرض سے سویت کے چند حصے زیادہ کیجئے۔ میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ نے عرض کیا۔ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا کہ میاں

دلاور رضی اللہ عنہٗ یہ آپؓ خود نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ کسی نے کہلایا ہے۔ بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا بندہ سے اسبابِ دنیا کا کچھ حصہ طلب کررہی ہیں۔ اس بندہ کے لئے حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے سویت کے دس حصے جو مقرر فرمائے ہیں یہی کافی ہیں۔ اس کے بعد چند فرزند بھی تولد ہوئے اور چند کنیزیں بھی آپؓ کے پاس ہوگئی تھیں اس کے باوجود حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ نے سویت کے دس حصوں سے کچھ زیادہ نہ لیا۔

(139) منقول است از اکابرانِ مہاجراں رضی اللہ عنہم کہ حضرت میراں علیہ السلام سویت بہ حضور خود می کنائیدند روزے ملک شرف الدین1 رضی اللہ عنہٗ قسمت کنندہ روی بالا کردہ یکے را پرسید کہ شمارا چند قسمت است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند سر بالا2 کردہ پرسید کہ مبادا بعد رو دیدن رعایت کسے کردہ شود بلکہ باید سر فرو کردہ بہ پرسید کہ شما را تا رعایت کردہ نشود۔

ترجمہ :- اکابر مہاجرین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنی حضوری میں سویت دلایا کرتے تھے۔ ایک روز ملک شرف الدین رضی اللہ عنہٗ جو قاسمِ سویت تھے انھوں نے سر اُٹھا کر کسی سے پوچھا کہ آپ کے کتنے حصے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سر اُٹھا کر نہ پوچھو ایسا نہ ہو کہ کسی کی صورت دیکھنے کے بعد اس کی رعایت عمل میں آجائے اس لئے نظریں نیچی رکھ کر پوچھنا چاہیئے تاکہ کسی کی رعایت عمل میں نہ آسکے۔

(140) منقول است کہ بعضے وقت بندگی میراں علیہ السلام عشر ہم مضطراں را قسمت کنانیدہ دہانیدہ اند و پرسیدند کہ چیزے ہست؟ جواب دادند کہ چیزے نماندہ است بعدہٗ برخواستند بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ ہم بعضے اوقات 3 ہمچنین کردہ اند۔

1-ملک شرف الدین ان نسخوں میں نہیں ہے۔(ا۔چ)(غ۔ب)(ا۔ا)(د۔ب) 2۔ سر بالا مکنید کہ بعد روسی شما بر رعایت می شود و سر فرو کردہ مپرسید (د۔ب) 3۔ روایت نمبر (141) کو روایت نمبر (142) کے بعد ان نسخوں میں نقل کیا گیا ہے۔

(غ۔ب)(ب۔ا)

ترجمہ :- روایت ہے کہ بعض وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے مضطروں وغیرہ پر عشر خود تقسیم فرمایا ہے۔ (تقسیم کے بعد) آپؑ نے دریافت فرمایا کہ کچھ باقی رہ گیا ہے؟ حاضرین نے جواب دیا کہ کچھ باقی نہیں رہا ہے۔ اس وقت آپؑ نے وہاں سے برخواست کی اور حضرت بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے بھی بعض اوقات ایسا ہی کیا ہے۔

(141) منقول است حق تعالٰی حضرت میراں علیہ السلام را انگور رساینده بود۔ یکے خوشه میاں حیدر مہاجر رضی اللہ عنہٗ بدست ۔ میاں سیدحمیدؓ بدادند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند که حق فقیراں چرا دادید اُو گفت میرانجی به بخشید 1 فرمودند که پیشِ ہمه فقیراں به بخشانید۔ 2 می گویند یک دانه که میاں سید حمیدؓ در دہن کرده بودند۔ حضرت میراں علیہ السلام به انگشتِ مبارک خویش ازدہن ایشاں بیرون کردند۔

ترجمہ :-روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس اللہ تعالٰی نے انگور بھجوائے تھے۔ حضرت میاں حیدر مہاجر رضی اللہ عنہٗ نے ایک خوشہ حضرت میاں سید حمیدؓ (کمسن بچہ) کے ہاتھ میں دے دیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایاکہ یہ فقیروں کا حق ہے تم نے کیوں دیا۔ انھوں نے عرض کیا میرانجیؒ معاف فرما دیجیئے ۔ فرمایاکہ تمام فقراء سے معافی چاہو۔ کہا جاتاہے کہ ایک دانہ جو میاں سید حمیدؓ نے منھ میں ڈال لیا تھا حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی انگشتِ مبارک سے اُن کے منھ سے نکالدیا۔

(142) منقول است که در دائره بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ عہدۂ سویت ملک الہداد رضی اللہ

1۔حل کنید (د۔ب)(ا۔ا) فل کنید (ب۔ا)2 ۔به بخشایند کے بعدکی عبارت اس نسخہ میں نہیں ہے۔(غ۔ب) فل کنایند۔(د۔ب)فل کنایند حضرت میرانؒ بدست میاں حمید واپس کنایندندرخوردن ندادند (ب۔ا)

عنہٗ را بود روری خدائے تعالٰی گندم رسانید میاں نظام رضی اللہ عنہٗ فرمودند ملک الہدادؓ شما یک سویت زیادہ بگیرید ملکؓ گفتند بندہ حقِ فقیراں چوں بگیرد۔ میاں نظامؓ فرمودند بندہ رامیر سدد بندہ می دہد۔ ملکؓ فرمودند کہ حقِ فقیران است چند 1 بار ایں سخن تکرار شد ملکؓ زیادہ نگرفتند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ کے دائرہ میں سویت کی خدمت حضرت ملک الہداد رضی اللہ عنہٗ کے سپرد تھی ایک روز اللہ تعالٰی نے گیہوں بھجوائے تھے۔ میاں نظام رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ ملک الہدادؓ آپ ایک سویت زیادہ لے لیں۔ ملک نے کہا بندہ فقیروں کا حق کیسے لے گا۔ میاں نظامؓ نے فرمایا بندہ کو یہ اختیار ہے اور بندہ دے رہا ہے۔ ملکؓ نے کہا کہ فقیروں کا حق ہے۔ چند بار باہم یہی گفتگو ہوتی رہی آخر ملکؓ نے زاید سویت نہ لی۔

(143) نیز منقول است کہ در دائرہ میاں نظام رضی اللہ عنہٗ یکہزار تنکہ از غیب رسید۔ ملک الہداد رضی اللہ عنہٗ قسمت می کردند۔ میاں نظامؓ چند بار فرمودند کہ یک سویت شما زیادہ بگیرید۔ مرا می رسد کہ کسے را زیادہ کنم و کسے را نقصان کنم باز ملکؓ ہماں گفتند کہ حقِ فقیراں است و بعد ازدہ 2 سال ازیں دائرہ در دائرہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ رفتند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ میاں نظام رضی اللہ عنہٗ کے دائرہ میں غیب سے ایک ہزار تنکے آگئے۔ ملک الہداد رضی اللہ عنہٗ تقسم کررہے تھے۔ میاں نظامؓ نے چند بار توجہ دلائی کہ آپؓ ایک حصہ زاید لے لیں۔ مجھے اختیار ہے جس کو چاہوں (حسبِ ضرورت) زیادہ دوں جس کو چاہوں (حسبِ ضرورت) کم دوں۔ پھر بھی ملک الہداد رضی اللہ عنہٗ

1۔ چند بار دریاراں تکرار شد (ا۔چ) (ا۔ا) (غ۔ب)۔2۔بعد از چند روز (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا)

یہی کہتے رہے کہ فقیروں کا حق ہے اور دس سال گزارنے کے بعد آپؒ اس دائرہ سے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے دائرہ میں چلے گئے۔

(144) نقلست که برادرانِ دائره میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ ، میاں نعمتؓ را گفتند ہمه پیروی 1 حضرت میراں علیه السلام درمیان خوندکار تمام ہست مگر یک پیروی مانده آنرا چرانمی کنید که حضرت میراں علیه السلام بی بی ملکانؓ را سه سویت داده اند شما درخانۂ خود چرانمی دہید میاں نعمتؓ فرمودند ہمه یاراں اتفاق کرده بی بیؓ را دہانیده اند ازجہت آں که مہماناں بسیار می آمدند۔ برادراں گفتند که ما ہمه راضی ہستیم پیروی حضرت میراں علیه السلام بکنید۔ بندگی میاں نعمتؓ فرمودند حضرت میراں علیه السلام مرشدؑ بودند ما طالب ہستم۔حضرت میراں علیه السلام بنده رایک سویت دہاینده بودند ہمیں یکے بسنده است۔ بعدہٗ ہمه یاراں اتفاق کرده سه

سویت داده بودند یک روز بگذشت دوم روزے 2 برادراں را فاقه شدآں سویت که برادراں داده بودند ہمه پیش برادراں آورده سویت کنانیدند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ کے برادرانِ دائرہ نے ایک دفعہ حضرت میاں نعمتؓ سے کہاکہ خوندکار میں حضرت مہدی علیہ السلام کی پوری پیروی ہے صرف ایک امر کی اتباع جو باقی رہ گئی آپؓ کیوں نہیں کرتے؟ وہ یہ کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بی بی ملکان رضی اللہ عنہا کو سویت کے تین حصے دیئے ہیں آپؓ بھی اپنے گھر میں کیوں نہیں دیتے۔ میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے فرمایاکہ تمام صحابہؓ کے متفق ہونے پر حضرتؐ نے بی بیؓ کوتین حصے دیئے تھے وہ بھی بہت سارے مہمانوں کے اخراجات کے لحاظ سے۔ برادرانِ دائرہ نے عرض کیاکہ ہم بھی سب کے سب متفق ہیں ۔آپؓ حضرت مہدی علیہ السلام کی پیروی کیجئے۔بندگی میاں نعمت رضی اللہ

1- پس روی (ب۔ا)2۔ داده بودند روزے برادراں را ۔۔الخ (د۔ب)(ا۔ا)(ا۔چ)

عنہٗ نے فرمایا کہ حضرت میراں علیہ السلام مرشد تھے ہم طالب ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے بندہ کو سویت کا ایک حصہ عطا فرمایا تھا وہی ایک حصہ کافی ہے۔ بعد میں (ایک روز) تمام برادرانِ دائرہ نے باہم اتفاق کرکے (حضرت کے گھر میں) تین حصے دیئے تھے ایک دن گزرا دوسرے ہی دن برادرانِ دائرہ پر فاقہ پڑا۔ جو سویت کہ برادرانِ دائرہ نے (حضرت کے گھر میں) دی تھی وہ سب برادرانِ دائرہ کے سامنے لاکر تقسیم کردی۔

(145) منقول است معتاد حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ، چنیں بود کہ وقتی درونِ دائرہ اضطرار شدے و خبر شنیدے اگر دراں وقت طعام می خوردے دست بازکشیدے و طعام نہ خوردے وفرمودے کہ چگونہ بخورم کہ یاراں گرسنہ اند بعدہٗ بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا چیزے گذرانیدے انگہ بخوردے۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کی عادت تھی کہ جب کبھی دائرہ میں اضطرار کی کیفیت پیدا ہوجاتی اور آپؓ کو اطلاع ہوجاتی تو اگر چہ آپؓ طعام تناول فرمارہے ہوں ہاتھ کھینچ لیتے اور کھانا تناول نہ فرماتے تھے اور فرماتے کہ رفقاء بھوکے ہیں کس طرح کھاؤں۔ حضرت بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا فوراً کچھ گذران دیتیں اس وقت حضرت تناول فرماتے۔

(146) نقل است کہ بعضے وقت بندگی میاں سومار رضی اللہ عنہٗ برور میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ آمدہ آواز دادے آنحضرتؓ دائی رتنی را فرستادہ پرسیدے کہ چہ میگویند۔ میاں سومارؓ گفتے کہ در دائرہ بعضے کساں را فاقہ شدہ است و اگر دراں وقت میراں سید محمودؓ طعام میخوردے دائی خبر نکردے بعدہٗ میراں سید محمودؓ بآوازِ بلند می پرسیدے کہ میاں سومارؓ چہ میگویند دائی چیزے نگفتے میاں سومارؓ گفتے ہیچ نیست می بینم کہ میراںؓ چہ می کنند بعد ازاں تاکید کردہ پرسیدے کہ راست بگوئید برائے چہ کار آمدہ بودید۔ بعد ازاں میاں سومارؓ گفتے کہ برادرانِ دائرہ گرسنہ اند۔ بعدہٗ میراں سید محمودؓ چشمِ پُرآب کردہ فرمودے کہ طعام بروارید ایں بندہ خاک بخورد برادرانِ دائرہ گرسنہ اند و بندہ بخورد بعد ازاں بی بیؓ چیزے گذرایندے انگہ میراںؓ طعام خوردے۔و

ازاں چیزے غلہ آوردہ ندا کردندے کہ ہر کہ مضطر باشد بگیرو مضطر نہ باشدنگیرو غیر مضطراں نگرفتندے گفتے کہ ما امروز خوردہ ایم پرسیدندے کہ از کجا خوردید جواب دادندے کہ قرض کردہ خوردہ 1ایم۔ حکم کردے کہ قرض کردہ نباید خورد بربغتتہً باید ماند کہ شرطِ توکل مطلق بربغتتہً است۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک وقت حضرت بندگی میاں سومار رضی اللہ عنہٗ نے حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کے دروازہ پر آ کر آواز (1) دی دائی رتنی کو بھیج کر حضرت نے پوچھوایا کہ کیا کہتے ہو۔ میاں سومار نے کہا کہ دائرہ میں بعض لوگوں پر فاقہ پڑا ہے۔ اس وقت تناول فرمارہے تھے دائی رتنی نے یہ اطلاع نہ دی (باہر ہی ٹھری رہیں) حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ نے بلند آواز سے خود دریافت فرمایا کہ میاں سوماڑ کیا کہتے ہو۔ دائی ادھر ساکت ہوگئیں اور میاں سوماڑ نے کہدیا کہ کچھ عرض کرنا نہیں ہے میں دیکھنے آیا کہ حضرت کیا کر رہے ہیں۔ اس پر بھی آپؓ نے تاکیداً فرمایا کہ سچ کہو کس لئے آئے ہو۔ اس وقت میاں سوماڑ نے کہا کہ بعض برادرانِ دائرہ فاقہ میں ہیں۔ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ نے آنکھوں میں آنسو لاکر فرمایا کہ کھانا اٹھالو۔ بندہ کیا خاک کھائے گا۔ جب کہ برادرانِ دائرہ فاقہ میں ہوں۔ اس کے بعد بی بیؒ نے کوئی چیز پیش کردی۔ اس وقت میراں رضی اللہ عنہٗ نے تناول فرمایا اور اس چیز سے غلہ منگوا کر ندا کی گئی کہ جو مضطر ہوں لے لیں جن پر اضطرار کی کیفیت نہ تھی انھوں نے نہ لیا اور کہدیا کہ

1- "خوردہ ایم" کے بعد کی عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (ا۔ا) (د۔ب) (ب۔ا) (ے) روایتِ مذکورہ میں "دادے"، "پرسیدے" ، "گفتے"، "فرمودے" وغیرہ صیغے ایسے استعمال ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عموماً ایسا ہوا کرتا تھا۔ حالانکہ و ہ ایک وقت کا واقعہ ہے جس کی تصدیق دوسری کتابوں سے ہوتی ہے۔ اس لئے ہم نے ترجمہ میں "داد"، "پرسید"، "گفت"، "فرمود" وغیرہ کو ملحوظ رکھا ہے۔

ہم نے آج کھا لیا ہے۔ پوچھا گیا کہ کہاں سے کھائے ہو۔جواب دیا کہ ہم نے قرض کر کے کھایا ہے۔ حکم دیا کہ قرض کر کے نہ کھانا چاہیئے۔ دفعتہً (بے شان وگمان اچانک جو پہنچ جائے اُسی پر) رہنا چاہیئے کیونکہ توکل کی شرط مطلق بقتہً پر ہے۔

(147) نقلست که بندگی میاں الهداد شاعر رضی الله عنهٗ روزے پیشِ حضرت میراں علیه السلام چیزے مبلغ آوردند۔ حضرت میراں علیه السلام فرمودند ایں مبلغ پیشِ خود بدارید میاں الهدادؓ اُورا امانت بداشتند۔ بعدهٗ حضرت میراں علیه السلام بعد از مدتے آں مال طلبیدند۔ میاں الهدادؓ فی الحال تسلیم کردندے حضرت میراں علیه السلام سویت کنایندند با ایں 1 ہم میاں الهدادؓ گفتند که من در فقیراں مردارخوار ہستیم۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت بندگی میاں الهداد شاعر رضی الله عنہٗ نے ایک دن کچھ رقم حضرت مہدی ءِ موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ رقم اپنے پاس رکھو۔ میاں الهدادؓ نے اس کو امانتاً رکھا کچھ عرصہ بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے اُس رقم کو طلب فرمایا۔ میاں الهدادؓ نے اُسی وقت حاضر کردی اور حضرت مہدی ءِ موعود علیہ السلام نے سویت کرادی۔ اس کے باوجود میاں الهدادؓ نے کہا کہ میں فقراء کی جماعت میں مردار خوار ہوں۔

(148) نقلست که شیخ صدرالدین 2 سندهی نیم شب دست درونِ حجره فراز کرده نانهاباشارت میدادے که کسے نه دانستے که کدام کس میدہد بعد از دو شب طالبانِ خدا پیشِ حضرت میراں علیه السلام فریاد وزاری کردند که میرانجی رہزنی می شود۔ فرمودند که چه می شود عرض کردند دو شب شده است که کسے دست خود را درونِ حجره فراز می کند و نانهامیدہد۔ لیکن معلوم نمی شود

1۔با ایں ہمہ (ا۔ا) 2۔ شیخ بدرالد ین سندهی (ا۔چ)(غ۔ب)

که کدام کس است۔بعدہٗ حضرت میراں علیه السلام فرمودند که طالبانِ خدائے را ایذا ندہید تا خاطر بر غیرِ خدا نه رود۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ شیخ صدرالدین سندھی رضی اللہ عنہٗ آدھی رات کو حجرہ میں ہاتھ بڑھا کر روٹیاں رکھ دیتے تھے کہ کسی کو خبر تک نہ ہوتی تھی کہ کس نے دیا ہے ۔یہ واقعہ دو رات پیش آیا۔ طالبانِ خدا نے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں بحالتِ زاری فریاد کی کہ میرانجیٔ رہزنی ہورہی ہے۔ حضرت نے دریافت فرمایاکہ کیا ہورہا ہے؟ عرض کرنے لگے کہ دو راتوں سے یہ واقعہ پیش آرہا ہے کہ کوئی شخص حجرہ میں اپنا ہاتھ درازکرکے روٹیاں رکھدیتا ہے معلوم نہیں ہوسکتا کہ کون شخص ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایاکہ طالبانِ خدا کو ایذا مت دو! تاکہ دل غیراللہ کی طرف مائل نہ ہونے پائے۔

(149) نقل است که حضرت میراں علیه السلام را کسے مال آورد و گفت چند تنکه برائے سید حمیدؓ 1 و چند تنکه برائے بی بی ملکانؓ و چند تنکه برائے بی بی بون جیؓ و چند تنکه برائے بی بی ہدنجیؓ 2 و چند تنکه برائے بیبیانِ سید احمدؓ و برائے بی بی ہدیته اللہؓ 3 رضی اللہ عنہم و چند تنکه برائے فقیرانؓ۔ میراں علیه السلام درخشم شده فرمودند که اگر برائے خدا آوردے بیاورِالّا ہمه را ببر۔ بعدہٗ آرنده گفت ایں ہمه برائے خدائے تعالٰی آورده ام۔ ہرچه رضا باشد بکنید بعدہٗ قبول کردند و جمله سویت کنانیدند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں کوئی شخص کچھ تنکے لایا اور کہنے لگا کہ چند تنکے (سکے) سید حمیدؓ کے لئے اور چند تنکے بی بی ملکانؓ کے لئے اور چند تنکے بی بی بون جیؓ کے لئے اور چند تنکے بی بی

1۔برائے خوندکار(ا۔چ)(غ۔ب) 2۔ برائے بی بی فاطمہؓ (ا۔چ) برائے بی بی ہدنجیؓ وچند تنکه برائے فقیرانؓ (د۔ب)(ا۔ا) برائے بی بی ہدیہؓ (ب۔ا) 3۔ بی بی ہدیہؓ (ب۔ا) ہداللہؓ (غ۔ب)(ا۔چ)

ہدنجیؒ کے لئے اور چند تنکے سید احمدؒ کی بی بیوںؒ کے لئے اور بی بی ہدیۃ اللہؒ کے لئے اور چند تنکے فقرائے دائرہؒ کے لئے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے جلال بھرے لہجہ میں فرمایا کہ اگر خدائے تعالیٰ کے لئے لائے ہو تو لاؤ ورنہ یہ سب لے جاؤ۔ اُس وقت رقم لانے والے نے عرض کیا کہ یہ سب خدائے تعالیٰ کے لئے لایا ہوں۔ آپؑ کی مرضی کے مطابق صرف کیجئے۔ اس کے بعد آپؑ نے قبول فرمایا اور پوری رقم سویت کردادی۔

(150) نیز نقل است که در جالور پیشِ بندگی میاں نعمت رضی الله عنه' کسے چیزے زر آورد ونام یک یک زن علیحده کرده گفت که فلاں را ایں مقدارو فلاں را ایں مقدار بعده' میاں نعمت رضی الله عنه' نقلِ حضرت میراں علیه السلام فرمودند و آں را قبول نکردند بعده' آرندۂ مال گفت که برائے خدا آورده ام۔ بعده' قبول کردند ہمه یکجا کرده سویت کردند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ جالور میں حضرت بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ کی خدمت میں کوئی شخص کچھ زر لے آیا اور ایک ایک بی بیؒ کا نام علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہوئے کہ فلاں کو اتنا فلاں کو اتنا اس وقت حضرت میاں شاہِ نعمت رضی اللہ عنہٗ نے حضرت مہدی علیہ السلام کا (مذکورالصدر) فرمان سنایا اور اس زر کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ لانے والے نے عرض کیا کہ خدائے تعالیٰ کے لئے لایا ہوں۔ حضرتؑ نے سب زر اکھٹا کرکے سویت فرمادی۔

(151) نیز 1 نقل است ملک حسین بھٹی 2 چند من برتی 3 فرستادند بدیں طریق ہر که مہاجراں باشند دو من برتی بستانند۔ وآنچه باقی ماند فقیراں بستانند۔ بندگی میاں دلاور رضی الله عنه' فرمودند مارانباید که قبول کنم۔

1-روایت نمبر (151) اس نسخہ میں چھوٹ گئی ہے۔ (غ۔ب) 2۔ ملک حسین پٹنی (ا۔چ) (غ۔ب) 3 چند من رائی (ب۔ا) (۔) (برتی ایک غلہ ہے جس کا رنگ باجری کے مانند ہوتا ہے لیکن اس پر موٹا پوست ہوتا ہے اور یہ تمام غلوں میں سستا ہے (تاریخ سلیمانی جلد2 گلشن 6 چمن 2)

ترجمہ :- روایت ہے کہ ملک حسین بھٹی نے چند من برتی (ے) خدمت میں روانہ کیا مگر اس طرح کہ جو مہاجرین ہوں دو من برتی لے لیں اور جو بچ رہے باقی فقراء لیں۔ حضرت بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ یہ قبول کرنا ہمارے لئے روا نہیں ہے۔

(152) نیز نقل است ملک حسین بھٹی 1 میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ را سہ صد 2 من جواری برات بدیہے کردہ فرستادہ گویانید کہ یک آدمی بفرسید تا بیارہ قبول نہ کردند و فرمودند کہ بندگانِ خدا از جہت غلہ گرفتن دیہ بدیہ نروند ہرچہ 3 بجئے نشستہ بے واسطہ برسد بگیرند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ملک حسین بھٹی نے حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے لئے تین سو من جواری دینے کے لئے قصبہ والوں کے نام چھٹی لکھکر حضرت کی خدمت میں روانہ کیا اور کہلایا کہ کسی ایک آدمی کو بھجوا دیا جائے تاکہ وہ (دائرہ میں) لالے۔ حضرت نے قبول نہ فرمایا اور کہدیا کہ بندگانِ خدا غلہ حاصل کرنے کے لئے قریہ قریہ نہیں پھرتے۔ اپنی جگہ بیٹھے ہوئے جو کچھ بے واسطہ پہنچ جاتا ہے وہی قبول کرتے ہیں۔

(153) نقل 4 است روزے بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ یکے را در شہر فرستادہ بودند باگردوں برائے کار ملک فخرالدین برہماں گردوں چیزے غلہ و روغن فرستاد۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ بسیار 5 در غضب شدند واپس فرستادند و فرمودند کہ بدست کسان ما فرستادید آں 6 را نباید گرفت۔ بعدہٗ ملک مذکور غلہ و روغن بدستِ کسانِ خود با عذرخواہی بسیار فرستاد قبول کردند۔

1۔ ملک حسین پٹنی (ا۔چ) (غ۔ب) 2۔ دو صد من (د۔ب) (ا۔ا) 3۔ ہرچہ نبشتہ است بے واسطہ برسد بگیرند (د۔ب)

4۔ روایت نمبر (153) کو روایت نمبر (154) کے بعد اس نسخہ میں نقل کیا گیا ہے۔ (غ۔ب) 5۔ درعقب شدہ (د۔ب) 6۔ مارا (د۔ب) (ا۔ا)

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک روز حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے ایک صاحب کو بنڈی کے ساتھ کسی کام سے شہر میں روانہ فرمایا تھا۔ ملک فخرالدین نے اسی گاڑی پر واپسی میں کچھ غلہ اور تیل بھیج دیا۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے بہت ہی ناراضی ظاہر فرمائی اور واپس فرمادیا اور فرمایا کہ ہمارے دائرے کے لوگوں کے ذریعہ جو روانہ کیا جاتا ہے اس کو قبول نہ کرنا چاہیئے۔ اسکے بعد ملک مذکور نے اپنے آدمیوں کے ذریعہ غلہ اور تیل نہایت عذر خواہی کے ساتھ روانہ کیا۔ اس وقت آپؒ نے قبول فرمایا۔

(154) نقل است از احمد نگر ملک نظام الملک ٹھانہ دار را گفت که سی صد1 ہون و ذو بست 2 کھنڈی گندم (۔)تسلیم بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ کن و ٹھانہ دار پیشِ بندگی میاں نعمتؒ آمد و گفت یک نوکر شما بفرسید برابرما۔تا بدکان صراف بیاید مہر ہانموده بدہم۔فرمودند مارا نوکراں نیستند بعدازاں اُو گفت که پیشِ شما کدام کسانند۔ فرمودند که برادراں اند گفت یک برادررا ہمراہ من بفرسید ۔فرمودند برادر نخواہد 3 آمد و یاران را فرمودند مبادا کسے برود۔بعدہٗ نہ ہون آمدونہ گندم۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ملک نظام الملک نے احمد نگر سے ٹھانہ دار کو کہلا بھیجا کہ تیس سو (30000) ہون اور بائیس کھنڈی گھیوں حضرت بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ کی خدمت میں پیش کرو اور ٹھانہ دار نے حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپؒ کے ایک نوکر کو میرے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ صراف کی دکان تک چلے اور میں اس کو مہر دکھا

1- سه صد ہون (ب۔ا) 2۔ دوبست من (ا۔چ) (غ۔ب) دوبست کھنڈی (ا۔ا) (ب۔ا) 3۔ نخواہد آمد کے بعد کا مضمون اس نسخہ میں نہیں ہے (غ۔ب) (۔) قطب شاہی سلطنت میں چار قسم کے سکے رائج تھے۔ سب سے بڑا "ہون" تھا۔ یہ سونے کا سکہ تھا۔ جو مغل سلطنت کے تقریباً چار روپیوں کے برابر تھا۔ (تاریخ گولکنڈہ شایع کردہ ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن 1339ھ)

۔تذکرۃ الصالحین مولفہ عالم میاں سید حسین حاجی متوفی 1104ھ میں " سی صد ہون دو صد کھنڈی گندم " لکھا ہوا ہے۔

کر دے دوں ۔ فرمایا کہ ہمارے کوئی نوکر نہیں ہیں اس نے عرض کیا کہ آپؒ کے پاس یہ کون لوگ ہیں ۔ فرمایا کہ برادراں ہیں ۔ عرض کیا کہ کسی ایک بھائی کو میرے ساتھ روانہ فرما دیجئے ۔ آپؒ نے فرمایا کوئی ایک بھائی بھی نہ آئے گا ۔ اور برادرانِ دائرہ سے فرمایا کہ خبردار کوئی نہ جائیں ۔ اس کے بعد نہ تو وہ ہون آئے نہ وہ گیھوں ۔

(155) نقل است که ملک الهداد رضی الله عنه' کسے گفت که بنده نیت کرده است که عشر در راهِ خدا بدهم و لیکن نزدیک ما نوکران دیانت دار نیستند۔ خوندکار چناں بکنید که وه کس از بندگانِ خدا فرستاده 1 بطلبند تا ازدیه تحصیل کرده بیارند۔ ملک رضی الله عنه' فرمودند لعنت بر کسے که برائے عشر گرفتن کس برود۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت ملک الہداد رضی اللہ عنہٗ سے کسی نے عرض کیا کہ بندہ نے نیت کی ہے کہ راہِ خدا میں عشر دے لیکن بندہ کے پاس دیانتدار نوکر نہیں ہیں ۔ خوندکار اتنی (مدد) کریں کہ دو بندگانِ خدا کو بھیج کر منگوالیا کریں ۔ تاکہ وہ قریہ سے وصول کرکے لائیں ۔ حضرت ملک الہداد رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ اس شخص پر لعنت ہے جو عشر وصول کرنے کسی کے پاس جائے ۔

(156) نقل است که ملک دولت شه ناگوری یکبار چن گردوں غله در دائره ملک الهدادؒ فرستاده قبول نه کردند۔ ب سبب آں که یک طالب برابر گردوں ہابود ۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ملک دولت شاہ ناگوری نے ایک بار حضرت ملک الہداد رضی اللہ عنہٗ کے دائرہ میں چند گاڑیاں اور غلہ روانہ کیا ۔ آپؒ نے اس وجہ سے قبول نہ فرمایا کہ ایک فقیر ان گاڑیوں کے ساتھ تھے ۔

(157) نقل است که برادرانِ بی بی کدبانو رضی الله عنها پیشِ میراں سید محمود رضی الله عنه'

1- بفرستید (د۔ب)

مبلغے گزرانیدند قبول نہ کردند و فرمودند که بسبب اقاربی می دہید اگر برائے اللہ بدہید تا چندیں دائرہ ہستند چرانمی دہید۔بعدہٗ بطریق پنہاں بی بی کدبانوؓ را دادند۔بعد از چند روز چونکہ میراں سید محمودؒ را معلوم شد بسیار زجر کردند و فرمودند که بروید درخانہائے برادرانِ خویش ایں مال بجورید 2 ۔ بعدہٗ بی بیؓ ہمہ مالِ مذکور که بود پیش آوردند۔ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ آں را سویت کنانیدند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا کے بھائیوں نے حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کی خدمت میں کچھ رقم پیش کی ۔ حضرت نے قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ قرابتداری کے لحاظ سے دے رہے ہو۔اگر اللہ کے لئے دینا مقصود ہوتا تو اتنے دائرے جو موجود ہیں وہاں کیوں نہ دیتے۔ اس کے بعد انھوں نے پوشیدہ طور پر بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔ چند دنوں بعد جب حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کو معلوم ہوا تو آپؒ نے بہت تہدید فرمائی۔ اور فرمایاکہ جاؤ اپنے بھائیوں کے گھر بیٹھ کر وہیں یہ رقم کھاؤ۔اس وقت بی بیؓ نے تمام رقم حضرتؒ کی خدمت میں پیش کردی۔ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ نے وہ ساری رقم سویت کرادی۔

2۔ بخورید کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے۔(د۔ب)(ب۔ا)

****

باب ہشتم

در بیان منع کردن از علم خواندن

(158) نقل است که از حضرت میراں علیه السلام، میاں نعمت رضی الله عنه' رخصت طلبیدند برائے علم خواندن۔ حضرت میراں علیه السلام فرمودند که اگر شما پیشِ ازیں علم خوانده بودے مرا قبول نکردے۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے حضرت مہدیٔ موعودؑ سے علم پڑھنے کی اجازت چاہی۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم اس سے پہلے علم پڑھے ہوتے تو مجھ کو قبول نہ کرتے۔

(159) برادرِ دیگر پرسید اگر رضائے میراں علیه السلام شود وقتِ قیلوله علم بخوانیم۔ فرمودند بلکه بہتر است که قیلوله 1 کنید۔

ترجمہ :- ایک دوسرے صحابیؓ نے درخواست کی کہ اگر حضرت میراں علیہ السلام کی اجازت ہو تو قیلولہ کے وقت علم پڑھ لیتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ بہتر تو یہ ہے کہ قیلولہ کرلیں۔

(160) ملک بخن باڑیوال رضی الله عنه'، میاں سید خوندمیر رضی الله عنه' را پرسیدند که از قرآن خواندن چیزے فائده ہست؟ فرمودند که اگر قرآن چنانچه خواندن باید بخوانید ولے بر دلِ مومن پردۂ نور ہم میانِ بنده وحق تعالٰی پیدا می شود۔ و از ذکرِ خدائے تعالیٰ که "لااله الاالله" است پردۂ نور دریده میشود۔

1۔ که نجسپید (ا۔چ)(غ۔ب)(د۔ب)(ا۔ا)

ترجمہ :- ملک بخن باڑی وال رضی اللہ عنہٗ نے حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ سے سوال کیا کہ قرآن پڑھنے سے کچھ فائدہ بھی ہے ؟ آپؓ نے فرمایا اگر قرآن جیسا کہ پڑھنا چاہیئے پڑھا جائے تو مومن کے دل پر بندہ اور خدا کے درمیان پردۂ نور پیدا ہوجاتا ہے اور ذکرِ خدا جو کہ لاالہ الا اللہ ہے اُس سے پردۂ نور بھی اٹھ جاتا ہے ۔

(161) نیز نقل 1 است میاں شاہِ نظام رضی اللہ عنہٗ وقتی قیلولہ درحال خسپید و در دست خبر داشتہ۔ بندگی میراں علیہ السلام رسیدند و فرمودند میاں نظامؓ چہ مطالعہ کنید ؟ گفتند خبر است۔ فرمودند خبر را بیندازید دنبال ذکر باشید۔ بعد مدتے میراں علیہ السلام در حجرۂ میاں نظامؓ آمدند و فرمودند کہ آں خبر کجا است کہ شما مطالعہ کردہ بودید۔ گفتند بجائے انداختہ فراموش کردم ۔ فرمودند بیارید ازجائے پیدا کردہ۔ بازازجائے پیدا کردہ آوردند۔ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ایں خبر مطالعہ کنید دریں ہم مقصودِ خدا است۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ میاں شاہِ نظام رضی اللہ عنہٗ قیلولہ کے وقت ہاتھ میں حدیث کی کتاب رکھے ہوئے سو گئے تھے ۔ (اتفاقاً) حضرت مہدی علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ میاں نظامؓ کیا مطالعہ کر رہے ہو ؟ عرض کیا کہ حدیث (کی کتاب) ہے ۔ آپؑ نے فرمایا حدیث (کی کتاب) رکھدو اور ذکر میں مشغول رہو۔ ایک عرصہ گزرنے کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام ، میاں نظام رضی اللہ عنہٗ کے حجرہ میں تشریف لائے اور فرمایا کہ وہ حدیث (کی کتاب) کہاں ہے جو تم مطالعہ کر رہے تھے ؟ آپؓ نے فرمایا کہ کہیں رکھکر بھول گیا ہوں ۔ فرمایا ڈھونڈ لاؤ۔ آپؓ نے وہ کتاب تلاش کرکے پیش کردی ۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حدیث کی کتاب کا مطالعہ کرو اس میں بھی خدا کا مقصود ہے ۔

1۔ روایت نمبر (161) ان نسخوں میں نہیں ہے ۔ (غ ۔ ب) (ا ۔ چ) (د ۔ ب) (ا ۔ ا)

(162) و مہتر عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم فرمودند کہ من از زندہ کردن مردہ باذن اللہ 1 عاجز نیم و لیکن از تفہیم کردن عالمِ 2 احمق عاجزیم۔

ترجمہ :- مہتر عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کے حکم سے مردے کو زندہ کردینے میں عاجز نہیں ہوں لیکن عالمِ احمق کی تفہیم کرنے سے عاجز ہوں۔

(163) نیز نقل است کہ در خراسان عالمے پیش حضرت میرانجیو علیہ السلام آمد و گفت کہ یارانِ شما احکامِ نماز نمی دانند۔ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند بندہ چہ می داند کہ ریش دراز کردہ اند و ایں مقدار ندانستہ اند بگوئید کہ میانِ یکدیگر بیاموزند۔ باز بعد از چند روز گفت کہ یارانِ شما نماز گزاردن نمی دانند فرمود ایں چنیں نماز شما بگزاید۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ خراسان میں ایک عالم حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپؑ کے ساتھی نماز کے احکام نہیں جانتے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مجھے کیا معلوم کہ یہ لوگ داڑھیاں لمبی کرچکے اور اتنا بھی نہیں جانتے۔ ان سے کہو کہ آپس میں معلومات حاصل کریں۔ پھر چند دنوں بعد اسی عالم نے عرض کیا کہ آپؑ کے ساتھی نماز ادا کرنا نہیں جانتے۔ آپؑ نے فرمایا ایسی نماز (جیسی کہ یہ ادا کرتے ہیں) تم ادا تو کرو۔ !!!!

(164) بعضے وقت حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ علم لابدی باید تا نماز، روزہ و احکامِ 3 او بشناسد تا درست شود۔

ترجمہ :- ایک وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ علم لابدی چاہیئے تاکہ نماز، روزہ اور اس کے احکام معلوم

1۔ باذن اللہ ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا) 2۔ جاہل (ا۔چ) عالم (ب۔ا) 3۔ و مانند ایں درست شود (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا)

ہوں اور نماز درست طریقہ پر ادا ہو سکے۔

(165) نیز فرمودند برائے فہمِ معانیِ قرآن نورِایمان بس است۔

ترجمہ :- نیز فرمایاکہ قرآن کے معانی سمجھنے کے لئے نورِ ایمان کافی ہے۔

(166) یک روز میراں سید محمود رضی اللہ عنہ' کتابے در دست داشتند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کدام کتاب است۔جواب دادند کہ " تمہید" است۔فرمودند کہ کوششِ ذکر بکنید تا حالے پدید آید وایں را فہم کردن بتونید۔

ترجمہ :- ایک روز حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ اپنے ہاتھ میں کتاب رکھے ہوئے تھے۔ حضرت میراں علیہ السلام نے پوچھاکونسی کتاب ہے۔آپؓ نے عرض کیاکہ "تمہید" ہے ۔ فرمایاکہ ذکرکی کوشش کروتاکہ کیفیت پیدا ہو اور اس کے سمجھنے کی قوت حاصل ہو۔

(167) نیز نقل است بندگی میاں ابوبکرؓ و بندگی میاں سید سلام اللہؓ، میراں 1 سید محمودؓ را گفتند کہ علم بخوانید۔فرمودند کہ از حضرت میراں علیہ السلام رضا بگیرم۔پیشِ حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند فرمودند کہ شما در کوچۂ ایشاں مروید۔در یادِ خدائے تعالٰی باشید تا باطن بکشاید۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ بندگی میاں ابوبکر و بندگی میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہما نے حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ سے کہاکہ آپ علم پڑھیئے۔آپؓ نے کہا حضرت مہدی علیہ السلام سے اجازت حاصل کرلیتا ہوں۔ حضرت

1۔برائے میراں سید محمودؓ کوشش کردند کہ(ا۔ا) (د۔ب) (ب۔ا)

سے عرض کیا توآپؑ نے فرمایاکہ تم ان لوگوں کے کوچہ میں جاؤ ہی نہیں ۔ خدائے تعالیٰ کی یاد میں رہو یہاں تک کہ باطن کھل جائے ۔

(168) حضرت میراں علیہ السلام بدستِ میاں نظام رضی اللہ عنہٗ کتابے دیدہ ۔ فرمودند که چیست ۔ گفتند که " انیس 1 الغرباء نزہته الارواح " است۔ فرمودند مخوانید 2 ۔ و در یادِ حق مشغول شوید که پردۂ دیدارِ حق معائنه روزی گردانیده شود بمنہٖ۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت میاں نظام رضی اللہ عنہٗ کے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھکر فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ نے عرض کیاکہ "انیس الغرباء نزہتہ الارواح" ہے ۔ آپؑ نے فرمایاکہ مت پڑہو اور اللہ کی یاد میں مشغول رہو تاکہ اس ذات کے فضل و احسان سے دیدارِ حق نصیب ہو سکے ۔

(169) باز بعد از چند روز بدست بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ کتابے دیدند باز ہمیں نوع منع کردند 3 بعدہٗ میاں نظامؓ بکلی ایں خیال دور کردند ۔ بعد از مدتے حضرت میراں علیہ السلام فرمودند که میاں نظامؓ آں کدام کتاب بود۔ گفتند" انیس الغرباء 4"۔ فرمودند که نخوانید و به بینید که بحالِ شما آن کتاب موافق است۔ بعدہٗ میاں نظامؓ آں کتاب گاہ گاہ خواندند۔ بعد از مدتے حضرت میراں علیہ السلام فرمودند که چیزے علم نخوانید۔

ترجمہ :- چند روز بعد حضرت بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ کے ہاتھ میں پھر آپؑ نے کتاب دیکھی اور اسی طرح منع فرمایا۔ اس کے بعد سے حضرت میاں نظام رضی اللہ عنہٗ نے اس خیال کو بالکل ہی دور فرمادیا۔ ایک زمانہ بعد حضرت

1۔ انیس الغرباء و زاد المسافرین (ب۔ا) گفتند که نزہته الارواح است (د۔ب) 2۔ مخوانید کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے ۔ (ا۔ا) (ب۔ا) مخوانید بعد از چند روز باز دیدند و منع کردند ۔ بعدہٗ میاں نظام بکلی ایں خیال دور کردند ۔ ۔ الخ (د۔ب) 3۔ منع کردند کے بعد کا مضمون اس نسخہ میں نہیں ہے ۔ (غ۔ب) 4۔ نزہته الارواح (د۔ب)

مہدی علیہ السلام نے فرمایا، میاں نظامؓ وہ کونسی کتاب تھی عرض کیا کہ " انیس الغرباء" فرمایا کہ پڑھو مطالعہ کرو۔ کیونکہ اب تمہارے حال کے مطابق ہے۔ اس وقت سے حضرت میاں نظام رضی اللہ عنہٗ کبھی کبھی وہ کتاب پڑھا کرتے تھے اور کچھ زمانہ بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ علم بھی پڑھ لو۔

(170) و فرمودند که ازحضرت باری تعالٰی جز امی علم لدنی عطا نمی شود۔یا امی اصلی باشد، یا جعلی۔ بنده را پیشِ ازیں علمِ ظاہری بود آں علم را فراموش گردانیدند بعد ازاں تعلیمِ قرب مقرب 1 کفردند۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بارگاہِ رب العزت سے "علم لدنی" کے سوائے کچھ عطا نہیں ہوتا ہے۔ امی اصلی ہو یا جعلی (یعنے بعد میں امی بنادیا گیا ہو) بندہ کو اس سے قبل جو علمِ ظاہری تھا وہ بھلا دیا گیا۔ اس کے بعد علمِ قرب سے مقرب کیا گیا ہے۔

(171) نیز فرمودند که امی را تختۂ سینه صاف ہست ہرچه بشنود بر دل به نشیند کما قال اللہ تعالٰی هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً۔۔الخ (سورة الجمعة) 2

ترجمہ :- نیز فرمایا کہ اُمّی کا سینہ صاف ہوتا ہے جو سنتا ہے دل نشین ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا:- وہ وہی ہے جس نے امیوں میں رسول کو بھیجا۔ (سورۃ الجمعۃ)2

1۔روزی کردند۔(ب۔ا) (ا۔چ) روزی کردند که اُمّی را تختۂ دل صاف ہست ۔۔الخ (د۔ب)

(172) نیز نقل است که ملک معروف رضی الله عنهٗ، بندگی میاں نظام رضی الله عنهٗ را گفتند شما را چیزے خواندن می آید۔ فرمودند 1 لابدی و چیزے اند کے بعدهٗ ملک معروفؒ گفتند که بعد از شغل اندک اندک نسخهٔ علم بکنیم۔ بندگی میاں نظامؒ گفتند که خوب باشد۔ بعدهٗ ملک معروفؒ فرمودند که هرچه می کنیم بغیر اذنِ حضرت میراں علیه السلام نمی کنیم۔ باید 2 که رخصت بستانیم هر دو کس بدیں نیت پیشِ میرانجیو علیه السلام 3 آمدند چونکه پیشِ نظر شدند حضرت میراں علیه السلام ناپرسیده ایں رباعی خواندند۔

علمے بطلب که باتو ماند　　آندم که ترا زتو رہاند

تا علمِ فریضه را نخوانی　　تحقیق صفاتِ حق ندانی

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت ملک معروف رضی اللہ عنہٗ نے بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ سے کہا کہ آپ کو کچھ پڑھنا آتا ہے ؟ فرمایا کہ کچھ تھوڑا سا یعنی لابدی۔ حضرت ملک معروف رضی اللہ عنہٗ نے کہا کہ ہم شغل (ذکر) کے بعد تھوڑا تھوڑا علم حاصل کریں گے۔ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ نے کہا اچھی بات ہے۔ ملک معروفؒ نے کہا کہ ہم جو کچھ کریں گے حضرت میراں علیہ السلام کی اجازت کے بغیر نہیں کریں گے۔ اجازت حاصل کرلینا چاہیئے۔ یہ دونوں حضرات اس غرض سے حضرت میرانجیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب پیشِ نظر ہوئے تو حضرت میراں علیہ السلام کچھ پوچھے بغیر یہ رباعی پڑھنے لگے۔ (ترجمہ رباعی) ایسا علم طلب کرو جو تمہارے ساتھ رہے۔ اور وقت پر تم کو تمہاری ہستی کے زندان سے نجات دلادے۔ جب تک علمِ فریضہ حاصل نہ کروگے صفاتِ حق نہ جان سکو گے۔

1- فرمودند اند کے (د۔ب) 2۔ نمی کنیم بحضور میراں علیه السلام بیانید رخصت بستانیم (د۔ب) 3۔ فتند (د۔ب)

(173) حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسے که بسیارخواند بسیار خوار شده غلبه 1 طلبِ دنیا گردد۔وگرنه درعجب افتد وانچه بنده گوید براں عمل دارید تا بینا گردید 2۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بہت پڑھ لیتا ہے بہت خوار ہو جاتا ہے۔ (کیونکہ) طلبِ دنیا غالب ہوجاتی ہے۔ یا عجب و غرور میں گرفتار ہوجاتا ہے۔ بندہ جو کچھ تعلیم دیا کرتا ہے اسی پر عمل کروگے تو بینا ہو جاؤگے ۔

****

1- اغلب طالبِ دنیا(ب۔ا) 2۔ تا بینا گردد۔۔تمت "

****

جناب فقیر سید دلاور صاحب ساکن بیگم بازار کا نسخہ نقل کردہ 16 / ذیقعدہ 1358ھ اور جناب فقیر امیر میاں صاحب اہلِ اکیلی کا نسخہ یہاں ختم ہوگیا۔ اور جناب سید اشرف صاحب متولی جامع مسجد اہلِ چن پٹن کے نسخہ میں مزید (84) روایات منقول ہیں ۔ اور جناب فقیر غازی میاں صاحب مرحوم اہلِ بسیط پورہ (کاچیگوڑہ) کا نسخہ بھی اس سے مطابق تو ہے لیکن چند روایات سہوِکتابت کی وجہ چھوٹ گئی ہیں ۔ اور جناب فقیر باچھو میاں صاحب اہلِ مصدق آباد (اپل گوڑہ) کے نسخہ میں مذکورہ (84) روایات کے سوائے مزید (45) روایات منقول ہیں ۔ البتہ ان محمولہ بالا روایات میں باب بندی نہیں ہے گویا متفرقات ہیں ۔

متفرقات

(174) **ونیز معلوم باد** [1] بعد از اخراج از موضع کھانبیل درمیان اندک روز خبر رسید که لشکرِ منکراں مسجد و حجرہا سوختند۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرمودند ایشاں ہدایت کردند معبدگاہ و مسکنِ مومناں نا حق سوختند و فتویٰ بر قتلِ مومناں ،بجبر و تصدیق بر سخن ولی کامل که برکمالیت اُو منکراں مقر اند اوصاف و اختلاف و افعال و آثار که موجب تصدیق دعوتِ نبوت اند دراں ولی می یا بند و ہیچ فعلے و قولے و خلقے در عادت و عبادت مخالف ا تباعِ رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم نمی یابند۔ براں ایں قرار بمجرد تصدیقِ دعوتِ آں ولی مخالفت اجماع سنت و جماعت نیست۔ حکم ضلالت و بدعت میکنند و بر قتلِ مصدقاں و اخراجِ ایشاں فتویٰ میدہند۔سبب اجماع سنت و جماعت که احادیث مخالفت بعضے احادیث احاد که بموجب ظن اند حکم میکنند ببودن۔ اجماع سنت و جماعت که احادیثِ احاد موجبِ عمل اندو موجبِ اعتقاد نیستند نبشته اند اگرچه صحیح الاسناد باشند۔ و مجتہداں برآں عمل فرموده باشندد و دعویٰ آں ولی آنست که من از غیب می شنوم که ترا برگزیده بودیم و تُو مہدیءِ موعود آخر الزماں ہستی که بایں آیت معہود ایں ذات خاتم النبیین وعده کرده بودند که در اولاد تو فرزندے شائسته برائے بیانِ کتابے بر تو نازل شده است درآخر زماں پیدا خواہیم کرد برائے روشن کردن اخلاق و افعال و اقوال توآں فرزند سید محمد بن سید خان تو ہستی و تصدیق و اطاعت بر ہمه مسمانان واجب کردم۔

بعد ایں دعوت سالہاسال ایں ولی را خدائے تعالٰی حیات بخشیدد بریں دعویٰ بر اتباعِ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قولاً و فعلاً و خلقاً استقامت روزی کردانید و شب و روز گروہ اُو در حال حیات و بعد ممات زیارت شد و بر عقیدۂ سنت و جماعت توفیق افت و عمل موافق کتب مقرر روزی شد بلکه موافقت بالنبی علیه السلام گروہِ اُو در اعمال و اقوال و اخلاق کردند۔ ایں چنیں قوم را معلمانِ زمانه تکرار [2] می گویند و بر اخراج و قتل فتویٰ میدہندد افتراہائے عوام مردماں محضر کردند معتبر

1- روایت (174) تا (187) صرف نسخہ (ب۔ا) میں ہیں۔ 2۔ بدکردار

محضر ایں قرارداده اند وایں قوم شب وروز ندا میکند که بر ما خلافِ شرع محمدیؐ ثابت کنید در عقیدۂ ما عمل ما از(دین) ثابت شویم۔ بعدہٗ میگویند شما جاہل ہستند با شما محضر چه حاجت بلکه پائے زاغ آہنی مستعد کنانیدند وبعضے مصدقان که ترکِ دنیا نه کرده و دریں جماعت یکجا مانده اند و توفیق نیافته اند و درشہر می مانند وکسب می کنند ایشاں را ایذا می کنند و میگیرند وحبس میکنند، وحکم میکنند ہر کرا ازیں عقیده باز نیاید وسید محمد را مہدیؑ بگوید بر پیشانیِ اُو بدیں پائے زاغ گرم کرده داغ بایدد اُوتا شناخته شود بطالی است وبعضے ازیں قوم را بجاں کشته اند به سبب ہمیں عقیده نه چیزے دیگر۔

بعدہٗ برگزیدایں 1 قوم خلاف اُو ہمه یارانِ حضرت امامِ آخرالزماں اتفاق کرده اند یعنی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرمودند انچه معلمان برایں قوم حکم کرده اند ہمه برایشاں باشد به حکم کتاب اللہ تعالٰی و کتبِ اولیاء فرمودند ہر که ازیں فتویٰ دہندگاں را بکشدبزه کار نشود زیراچه ہدایت از ایشانست۔

و فرمودند که علاماتِ تعدی وحسدِ ظالمی ایشانست خدائے تعالٰی بتدریج توفیق صلاح یعنی اتباعِ دینِ محمد صلی اللہ علیه وسلم از ایشاں بستانده منصب وجاه ایشاں که سبب دین است آں نیز بستاند ومملوکاں که برفتویٰ ایشاں اعتقاد می کنند باخواری وفضیحتی بمیرند بلکه کشته شوند ودرنسل ایشاں نیز خواری دردین ودنیا آشکار گردد وایں قوم را بیوه نداند استقامت براتباعِ دینِ محمد صلی اللہ علیه وسلم روزی گردد و ہمیشه مزید گردد بحرمت النبی وآلہٖ۔

ترجمہ :- واضح ہوکہ موضع کھانبیل سے اخراج (ے) کے بعد چند ہی دنوں میں خبر ملی کہ منکروں کے لشکر نے مسجد اور فقراء کے حجرے جلادیئے ہیں۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایاکہ ان لوگوں نے ظلم کیا ہے۔ مومنین

---

(1)- برگزیدگان۔(ے) یہ ظلم وستم سلطان مظفر نوجوان وناتجربہ کار بادشاہ گجرات کے زمانہ میں علماء وقاضیوں نے محض حکومت ورعونت کی نشہ کی وجہ برپا کیا ہے۔

کی عبادت گاہیں اور قیامگاہیں ناحق جلادی ہیں اور مومنین کے قتل کا فتویٰ محض اس لئے دیا گیا ہے کہ ان مومنین نے ایک ایسے ولیِ کامل کے فرمان کی تصدیق کی ہے جس کے فضل و کمال کے خود منکرین قائل ہیں اور دعویٰ نبوت کی تصدیق کے لئے جن اوصاف وافعال وآثار کی ضرورت ہے وہ اس ولیِ کامل میں موجود پاتے ہیں۔ اور کوئی قول و فعل اور کوئی عادت و عبادت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے خلاف نہیں پاتے ہیں۔اس کے باوجود اس ولیِ کامل کی دعوت کی صرف تصدیق بھی اجماعِ اہلِ سنت و الجماعت کے خلاف نہیں ہے۔ مگر یہ لوگ ضلالت و بدعت کا حکم عاید کر رہے ہیں۔ اور مہدویوں کے قتل و اخراج کا فتویٰ دے رہے ہیں۔بعض حدیثیں جو" خبرِ واحد" کا حکم رکھتی ہیں اُن میں علامات کا جو اختلاف پایا جاتا ہے اُس پر سے قیاس کرکے حکم لگا رہے ہیں۔ (حالانکہ) اہلِ سنت وجماعت کی اجماع ہے کہ اخبارِ واحدہ موجبِ عمل ہیں موجبِ اعتقاد نہیں ہیں۔اگرچہ کہ وہ اخبار صحیح الاسناد ہوں۔اور مجتہدین نے (اسی اصول پر) عمل کیاہے۔ اس ولیِ کامل کا دعویٰ یہ ہے کہ میں غیب سے سن رہا ہوں کہ ہم نے تم کو برگزیدہ کیا ہے۔ اور تم مہدیءِ موعود آخرالزماں ہیں۔ خاتم النبین سے اس آیتِ معہودہ کا وعدہ کیا گیا تھا کہ تمہاری اولاد میں ایک فرزند ایسا ہوگا جو کہ اس قرآن کا جو تم پر نازل ہوا ہے بیان کرنے کے لائق ہوگا۔ اخلاق و افعال واقوال کو روشن کرنے کے لئے ہم آخر زمانہ میں پیدا کریں گے۔ وہ فرزند تم سید محمد بن سید خاں ہو۔ اور تمہاری تصدیق و اطاعت ہم نے تمام مسلمانوں پر واجب قرار دی ہے۔

اس دعوے کے بعد اُس ولیِ کامل کو اللہ تعالیٰ نے سالہاسال زندگی بخشی اور اپنے اس دعوئے پر اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر قولاً فعلاً خلقاً استقامت عطا فرمائی اور دن رات اُن کی زندگی میں اُن کی جماعت میں ترقی ہوتی رہی اور اُن کے بعد بھی ہورہی ہے۔ اور سنت وجماعت کے عقیدہ پر قائم رہنے کی توفیق اس جماعت کو حاصل

ہے۔ بلکہ اس جماعت کے اعمال و اقوال و اخلاق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے بالکل مطابق ہیں۔ ایسی قوم کو علمائے زمانہ بدکردار کہتے اور اس کے اخراج وقتل پر فتویٰ دیتے ہیں۔ اور عوام کے بہتانوں پر لوگوں نے محضر کئے۔ اور معتبر محضر اس کو قرارد دیا ہے اور یہ قوم دن رات ندا کر رہی ہے کہ شرعِ محمدیؐ کے خلاف کوئی بات کوئی عقیدہ ہمارے عمل اور ہمارے مذہب میں ہو تو ثابت کرو۔ (لیکن) یہ کہتے ہیں کہ تم جاہل ہو تمہارے لئے مجلس (مصالحت) کی ضرورت نہیں۔ بلکہ کوّے کے (پنجوں کی طرح) آہنی پنجے تیار کر رکھے ہیں۔ اور بعض مہدویوں کو جنھوں نے ترکِ دنیا نہیں کی ہے اور ہمارے دائرہ میں نہیں رہتے شہر میں رہتے ہیں۔ اور کسب کرلیا کرتے ہیں۔ اُن کو ستاتے ہیں گرفتار کرتے ہیں۔ قید کرتے ہیں۔ اور حکم دیتے ہیں جو کوئی اس عقیدہ سے (یعنے سید محمد کو مہدی کہنے سے) باز نہ آئے اور سید محمد کو مہدیؑ کہے تو اس کی پیشانی پر پنجۂ آہنی گرم کرکے داغ دینا چاہیئے تاکہ یہ پہچانے جائیں کہ گمراہ ہیں۔ اور اس قوم کے بعض لوگوں کو انھوں نے محض اس عقیدہ پر قائم رہنے کی وجہ جان سے مار ڈالا ہے نہ کہ کسی اور وجہ سے۔

اس کے بعد حضرت امامِ آخر الزماں کے تمام صحابہؓ اور آپؑ کی قوم کے برگزیدہ لوگوں نے اس امر پر اتفاق کیا ہے یعنے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا ہے کہ اس قوم کے متعلق علماء جو کچھ احکام عاید کررہے ہیں وہ تمام احکام، بحکمِ کتاب اللہ و کتبِ اولیاء خود اُن علماء پر عاید ہوتے ہیں۔ جو (مہدوی) ان فتویٰ دینے والوں کو قتل کرے گا گناہ گار نہ ہوگا۔ کیوں کہ ظلم کی ابتداء علماء سے ہوئی ہے۔

اور فرمایا کہ اُن کے ظلم وحسد و زیادتی کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اتباعِ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق اُن سے بتدریج سلب فرمارہا ہے۔ اور بلحاظِ دین ان کا جاہ و منصب جو موجود ہے گھٹتا جا رہا ہے۔ اور جو سلاطین ان کے

فتووں پر بھروسہ رکھتے ہیں ذلت اور فضیحت کی حالت میں مریں گے۔ بلکہ (بری طرح) مارے جائیں گے۔ اُن کی اولاد میں بھی بلحاظِ دین و بلحاظِ دنیا ذلت و خواری آشکار رہے گی۔ اور اس قوم کو بے وسیلہ نہ سمجھنا چاہیئے دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق عطا ہوگی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل کی حرمت سے (یہ توفیق) ہمیشہ زیادہ ہوتی رہے گی۔

(175) معلوم باد چونکہ لشکرِ منکران حق باستعداد تمام آمدہ گویانید ازیں ولایت بردید کہ علماء فتویٰ دادہ اند اگر نردند قتل کنید۔ بعدہٗ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرمودند کہ کرٰت و مرٰت مارا کشیدند ما رفتیم دریں کرٰت مرا از حق تعالٰی و از رسول علیہ السلام و از مہدی ءِ موعود علیہ السلام اذن شدہ است۔ بدیں عبارت " الا ان القضی فقد مضی ان صبرت فانک ماجوروان حذرت فانک مھجور۔" تایکبارگی ہمہ ایشاں از دست ایں ضعفیاں مقہور و مقتول شوند۔ بعدہٗ دوم کرت کہ جنگ شود بندہ با بعضے فقیراں شہید شود۔ بعد ایں جنگ امن و آرام و ارزانی ایں ولایت برود و منصب و عزتِ بادشاہ و اولادِ اُو و منصب و عزتِ ملوکاں باولادِ ایشاں و منصب و عزتِ علماء و مشائیخاں کہ داخل ایں فتویٰ اند برود و اولادِ ایشاں خوار شوند۔ و کسے از ایشاں فتویٰ نہ طلبند۔ ایشاں را در ولایت ہیچ اعتبار نماند و فقراء ایں قوم بفراغ خاطر بعبادتِ حق تعالٰی نصیحتِ خلق مشغول باشند۔ سخنِ ایں بندہ نبشتہ بدارید۔ اگر ہمچنین شود چنانچہ می گویم اعتقاد کنید کہ بندہ ایں فعل باذنِ حق تعالٰی و باذنِ رسول اللہ علیہ وسلم و باذنِ مہدی مراد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کردہ است۔ بعدہٗ اعتقاد کنید کہ سید محمد مہدی برحق است و تصدیقِ اُو واجب است۔ والا بندہ ہرچہ می کند بہ پندارِ خودی می کند۔ اگر تمام عالم و تمام یاراں باما مخالفت کنند و اند کے با بندہ موافقت کنند و ایں کار شدنی می شود۔

ترجمہ :- واضح ہو کہ جب مخالفین کی فوج پوری تیاریوں کے ساتھ آئی تو (افسروں نے) کہلایا کہ اس مملکت سے چلے جاؤ کیونکہ علماء نے فتویٰ دے دیا ہے کہ اگر نہ جائیں تو قتل کردیئے جائیں۔ اس کے بعد میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ ہم کو بارہا کھینچ کر (باہر کیا جاتا رہا) اور ہم اخراج قبول کرتے رہے۔ اس دفعہ اللہ تعالٰی کی طرف سے اور

حضرت رسول علیہ السلام و حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف سے بار بار اس عبارت میں حکم ہو رہا ہے کہ " خبر دار جو ہونا ہے ہو کر رہے گا۔ اگر تم صبر کرو گے تو اجر پاؤ گے۔ اگر ڈر جاؤ گے تو (اللہ سے) دور ہو جاؤ گے۔" تاہم ایک بار یہ سب (فوجی) ان بے سروسامان فقراء کے ہاتھوں مبتلائے قہر و قتل ہوں گے۔ اس کے بعد دوسری باری میں بندہ بعض فقیروں کے ساتھ شہید ہو جائے گا۔ اس جنگ کے بعد اس مملکت کا امن و آرام اور اس کی آسودگی و ارزانی سب جاتی رہے گی۔ اور بادشاہ اور اس کی اولاد ، امراء و روساء اور اُن کی اولاد اور علماء و مشائخین جنھوں نے اس فتوے میں حصہ لیا ہے اور اُن کی اولاد اُن سب کی عزت و عظمت اور اُن کا جاہ و منصب جاتا رہے گا اور یہ اتنے ذلیل ہوجائیں گے کہ اُن سے فتویٰ لینا کوئی گوارا نہ کرے گا۔ اور مملکت میں یہ سب بے اعتبار ہو جائیں گے۔ اور اِس قوم کے فقراء اطمینانِ خاطر اور فراغت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور لوگوں کو نصیحت کرنے میں مشغول رہیں گے۔ اس بندہ کی یہ باتیں لکھ رکھو۔ بندہ یہ جو کچھ کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم و مہدی مراد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کر رہا ہے۔ بعد میں (جب کہ یہ باتیں پوری ہوتی نظر آئیں) تم لوگ اعتقاد (مضبوط) کرلو کہ سید محمد ہی مہدی ءِ برحق ہیں۔ اور اُن ہی کی تصدیق واجب ہے۔ ورنہ سمجھ لو کہ بندہ نے جو کچھ کیا اپنی ہی سمجھ سے کیا ہے۔ اگر تمام دنیا اور تمام رفقاء بھی ہمارے مخالف بن جائیں اگرچہ تھوڑے ہی افراد بندہ کی موافقت میں رہ جائیں یہ کام ہونا ہے ہو کر ہی رہے گا۔

(176) معلوم بعد روزے مہاجراں یکدیگیر اتفاق کردہ محضرہ کردند۔ برکاغذے نبشتہ ہریکے کتبہ کردہ پیشِ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ' فرستادند۔ عبارتِ محضرہ اینست۔

اقرار کردند و اعتراف نمودند میاں نظامؓ و میاں ملکجیؓ و میاں نعمتؓ و میاں دلاورؓ و میاں لاڑشہؓ در حال صحت ذات و ثبات عقل براں جملہ که ما ہریکی اقرار کردیم اینست که اتباعِ دینِ محمدیؐ که از بیانِ کتابِ خدائے تعالیٰ که بیانِ مہدی ثابت شدہ است صراطِ مستقیم می دانیم و بریں عقیدہ متفق ہستم و نیز اتفاق می کنیم که کسے را بانکار کافر نگوئیم و اگر اخراج کنند بامنکراں جنگ

نکینم بلکه اطاعت کینم وتکفیر وقتل خلافِ شرع میدانیم واگر روا دینم خلافِ کتابِ خدا وشریعتِ رسول الله صلی الله علیه وسلم لازم آید۔ قال الله تعالٰی:- وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِناً ۚ(سورة انسآء) 94 قال النبی صلی الله علیه وسلم ولا تکفروا اهل قبلتکم۔ قال علیه السلام امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لااله الا الله الحدیث ۔ و حضرت مهدی علیه السلام نیز اُو را رواندانشته اند۔ بلکه این اعتقاد کفراست۔ زیرا که مهدی ونبی علیهما السلام برکتاب بودند۔ تابعِ شریعتِ محمدیؐ بودند۔ اگر تکفیر و قتال باکلمه گویاں روا داریم پس زنانِ ایشاں و دخترانِ ایشاں غارت کنیم۔حلال طیب پنداریم واین حلال روا نیست بلکه کفراست۔

امامنکرانِ مهدی را چنانچه درقرآن وحدیثِ مذکوراست اعتقد کنیم۔ قوله تعالٰی :- وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ(سورة هود۔17)قال النبی علیه السلام " من انکرالمهدی فقد کفر" و اگرکسے ازعمل کردن بفرمود مهدی علیه السلام منع کنندوگویند که این عمل بدعت وضلالت است ازیں باز آئید۔ وترک کنید۔ واگرنه ازما بیروں رویدآمدن پس ما بیروں رویم ولے عمل برقوله مهدی علیه السلام ترک نکینم واگرازبیروں آمدن مرا چیزے عذر باشد اُوشاں را معلوم کنیم اگراُو شاں قبول نکنند وتعدی وبظلم پیش آیند اگر دفع کردن نتوانم بیروں رویم مواخذه نباشد و اگراخراج اختیار کنیم بیروں رویم وبرابر اخراج کنیم وبهتر باشد۔ قال الله تعالٰی:- وَلَمَنْ صَبَرَوَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لِمَنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ (سورة الشوریٰ۔43) ولیکن حق بیان کنم و ازحق کردن باز نیائیم۔ قال الله تعالٰی:- وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۔۔۔الخ

(سورة اٰل عمران۔104) الایة امرمعروف برسه نوع است بالید واللسان والجنان بریں نوع که استطاعت دارند امرمعروف کنند ماجوراند واگر منکرانِ مهدی هیچ تفهیم نشوند عذرقبول نکنند و تعدی وظلم کنندباایشاں قتال جائزباشد۔هرکه بعدازیں قرارعدول کند وحجت پیش آرونا مسموع گردد۔ اُو مبتدع وضال باشد۔

بدیں اقرار مهاجرانِ مذکورؓ ایں کتبه کرده پیشِ میاں سید خوند میررضی الله عنهٗ فرستادند میاںؓ مذکورفرمودند که ایشاں از اقرارِمهدویت برگشته اند۔ رجوع باید کردچند باراین سخن تکرارفرمودند بعدِ ظهرهمدراں روزمیاں ملک جیوؓ ومیاں لاڑشهؓ آمدند که شما حلیم بودید۔ حلمِ شما کجا رفت

میاں سیدخوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرمودند بندہ را معذور وارید کہ ہر وقت کسے سخن مہدی علیہ السلام را تاویل و تحویل می کند حلمِ بندہ می رود۔ بعدہٗ کاغذ کتبہا واپس طلبیدند۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرمودند ہرگز واپس ندہم ایں کتبہا پیشِ خدائے تعالٰی و پیشِ مہدی علیہ السلام بروزِ قیامت خواہم نمود۔ بعدہٗ یاراں گفتند کہ شما چہ می فرمائید۔ میاں فرمودند بندہ ہیچ نمیگوید آنچہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہماں می گویم۔

روزے معلم باحضرت میراں علیہ السلام بحث کرد ہیچ وجہ تفہیم نہ شد بعدہٗ فرمودند کہ ایشاں بحث و علم تفہیم نہ شوند۔ بعدہٗ حضرت میراں علیہ السلام بدستِ مبارکِ خود شمشیر گرفتہ بالا کردندہ فرمودند کہ باایشاں ایں ماندہ است۔ اگر خدائے تعالیٰ قوت دہد ازیشاں جزیہ بستانم کہ ایشاں را حکم جزئی شدہ است۔

پس باید کہ آنچہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند آں بگوئید و براں اعتقاد ۔وآں را تاویل نکنند بعدہٗ ہر یکے متفرق شدند و در شہر آوازہ شد کہ یاراں بر میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ حکمِ ضلالت کردہ اند۔ ہمدریں روز بعد نمازِ عشاء ہمہ برصف نشستند پیشِ یارانِ دائرہ خود میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہٗ فرمودند کہ جملہ مہاجراں بابندہ بایں آیت قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا موافقت نمی کنند ایشاں از حضرت مہدی علیہ السلام برگشتہ اند و لیکن خدائے تعالیٰ ایشاں را رجوع خواہد بخشید۔ و افسوس بریں مخالفت خواہند کرد کہ زیرا کہ حضرت مہدی علیہ السلام در حق ایشاں بشارت فرمودند و مبشرِ مہدی علیہ السلام ہستند۔ خدائے تعالیٰ ایشاں را بر خطا اصرار ندہد۔

و بعد از نماز فجر باتمام یارانِ دائرہ خووش میاں ملک جیوؓ و میاں نعمتؓ آمدند و بعد ملاقت ایں آیت خواندند۔ 1 ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (سورۃ فاطر۔32) الآیۃ فرمودند کہ حضرت میراں علیہ السلام ظالم النفس کرا فرمودند و مقتصد و سابق بالخیرات، کرا فرمودند۔ اگر معلوم باشد بگوئید جواب دادند مارا معلوم نیست۔ما ہر ظاہر حکم می کنیم۔ باز میاںؓ فرمودند کہ مارا بظاہر حکم نیست برفرمودۂ حضرت میراں علیہ السلام حکم است۔اگر سنگ را میرانجیوؑ جوہر گویند

1-اس آیت کی توضیح روایت (223) میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

برظاہرحکم نکنیم وآنچہ می بینیم ظاہراعتقاد نکینم بر فرمودۂ میراں علیہ السلام حکم کنیم۔ و آں سنگ را جوہر پنداریم۔

و نیز فرمودند اگر کسے بطریقِ اخلاص بپرسیدند آنچہ ازحضرت میراں علیہ السلام شنیدہ است بیان ظالم و مقتصد و سابق بالخرات بشما گوید۔

یکجا ہم و مجلس بود گفتگوئے خوندکار بیان کنیند بعدہٗ میاں فرمودند اگر میاں نعمتؓ و میاں ملک جیوؒ پرسند بندہ بگوید۔ دریں گفتار ہیچ مقصود نیست جزآنکہ ظالم لنفسہ باسابق بالخیرات مخالفت می کنند و زیاں زدہ می شود۔ بعدہٗ ہیچ کس چیزے نگفت و مجلس تمام شد۔

ترجمہ :- واضح ہوکہ ایک روز بعض مہاجرین رضی اللہ عنہم نے متفق ہوکر محضرہ کیا اور ایک تحریر تیار کرکے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے پاس روانہ کی ۔ محضرہ کی عبارت یہ ہے ۔:-

" ہم میاں نظام و میاں ملک جی و میاں نعمت و میاں دلاور و میاں لاڑشہ بحالتِ صحت ذات وثباتِ عقل اس امر پر اقرار و اعتراف کرتے ہیں اوراس امر پر قائم ہیں کہ بیانِ خدائے تعالیٰ اور بیانِ مہدی علیہ السلام سے جو اتباعِ دینِ محمدیؐ ثابت ہے اسی کو ہم صراطِ مستقیم سمجھتے ہیں اوراسی اعتقاد پر ہم متفق ہیں ۔ اور ہم اس امر پر بھی اتفاق کرتے ہیں کہ کسی کو انکار (مہدیؑ) کی وجہ ہم کافر نہیں کہتے اور منکرین اگر ہمارا اخراج کریں تو ہم اُن سے جنگ نہیں کرتے بلکہ اطاعت کرتے ہیں ۔ کافر قرار دینا اور قتل کرنا ہم خلافِ شرع سمجھتے ہیں ۔ اگر ہم اس کو جائز قرار دیں تو کتابِ خدائے تعالیٰ اور شریعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی لازم آئے گی ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے نہیں سلام کیا تم اس کو یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے ۔ (سورۃ ھود) 17 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اہلِ قبلہ کو کافر نہ بناؤ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ لا الہ الااللہ نہ کہیں ۔" اور حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی اس کو روا نہیں رکھا ہے ۔ بلکہ

ایسا اعتقاد کفر ہے۔ کیونکہ مہدی و نبی علیہم السلام قرآن پر (حکم دیتے اور عمل کرتے) تھے۔ شریعتِ محمدیہؐ کے تابع تھے۔ اگر کلمہ گویوں کی تکفیر اور اُن سے قتال ہم جائز قرار دیں تو اُن کی عورتوں اور بیٹیوں کو بھی مالِ غنیمت میں شمار کرنا ہوگا اور یہ جائز نہیں ہے۔ بلکہ کفر ہے۔

لیکن مہدی علیہ السلام کے منکرین کے بارے میں جیسا کہ قرآن وحدیث میں مذکور ہے ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔

قولہ تعالی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ (سورۃ ھود۔17) قال النبی علیہ السلام من انکر المہدی فقد کفر۔ اگر کوئی حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کرنے سے مانع ہو اور کہے کہ یہ عمل بدعت وضلالت ہے اس سے باز آؤ۔ اوراس کو چھوڑدو۔ اور اگر (منکرین) ہم کو باہر چلے جانے کا حکم دیں تو ہم باہر چلے جائیں گے لیکن مہدی علیہ السلام کے فرمان کی تعمیل ترک نہ کریں گے۔ اگر باہر ہوجانے میں ہمارے لئے کوئی عذر ہو تو اُن (منکرین) کو ہم معلوم کردیں گے۔ اگر وہ قبول نہ کریں ظلم و سختی سے پیش آئیں اور اُن کی مدافعت کی ہم میں سکت نہ ہو تو ہم باہر چلے جائیں گے۔ بدلہ نہ لیں گے۔ ہمارا اخراج قبول کرنا اور باہر ہو جانا ہی بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جو شخص صبر کرے اور معاف کردے بے شک یہ بہترین کاموں میں ہے۔"

(سورۃ الشوریٰ) 43 لیکن ہم حق بیان کریں گے۔ حق بیان کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-
تم میں ایسی ایک جماعت کا ہونا ضروری ہے جو نیکی کی طرف بلائے اور نیکیوں کا حکم دے۔ (سورۃ اٰل عمران) 104
امرِ معروف کی تین سورتیں ہیں۔ ہاتھ سے، زبان سے، دل سے جس طریقہ پر عمل کرنے کی ہم قدرت رکھتے ہیں اُس پر امر معروف کریں۔ اگر منکرینِ مہدیؑ کوئی تفہیم اور کوئی عذر قبول نہ کریں اور ظلم و سختی کریں تو اُس صورت میں ان کے ساتھ قتال جائز ہوگا۔ جو شخص اس (محضرہ) کی قرارداد کی خلاف ورزی کرے اور (اس کے خلاف) دلیل لائے قابلِ سماعت نہ ہوگی۔ اور وہ بدعتی وگمراہ ہوگا۔

مہاجرین رضی اللہ عنہم نے یہ قرارداد مرتب کرکے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے پاس روانہ کی۔ میاں مذکور رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ یہ لوگ مہدویت کے اقرار سے برگشتہ ہوگئے ہیں۔ رجوع کرنا ہوگا۔ یہی بات آپؓ نے چند بار بیان فرمائی۔ اسی روز ظہر کے بعد میاں ملک جیو و میاں لاڑشہ رضی اللہ عنہما خود آئے اور کہنے لگے کہ آپؓ تو بہت حلیم تھے وہ حلم کہاں گیا؟ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا بندہ کو معاف کیجئے جب کبھی کوئی شخص مہدی علیہ السلام کے فرمان میں تاویل و تحویل کرے گا بندہ کا حلم باقی نہ رہے گا۔ اس کے بعد اُن دونوں حضرات نے وہ تحریر واپس لینا چاہا۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا، ہرگز واپس نہ دونگا۔ یہ تحریر قیامت کے روز خدائے تعالیٰ اور مہدی علیہ السلام کے سامنے پیش کرونگا۔ اس کے بعد اُن حضراتؓ نے کہا آپؓ کیا فرماتے ہیں؟ میاںؓ نے فرمایا بندہ کچھ نہیں کہتا جو کچھ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے وہی کہتا ہے :-

" ایک روز ایک عالم حضرت مہدی علیہ السلام سے بحث کر رہا تھا اور کسی طریقہ سے بھی تفہیم نہ پا رہا تھا۔ اُس وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا یہ لوگ دلیل اور علم و تفہیم نہیں حاصل کریں گے۔ آپؑ نے اپنے دستِ مبارک سے تلوار بلند کرکے فرمایا کہ اِن کے لئے اب یہی رہ گئی ہے۔ اگر خدائے تعالیٰ حکم دیتا تو میں اِن لوگوں سے جزیہ وصول کرتا۔ یہ لوگ جزیہ دہندہ کے حکم میں آچکے ہیں۔"

پس ہم کو چاہیئے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے جو فرمایا ہے اُس پر اعتقاد رکھیں اس میں تاویل نہ کریں۔ اس کے بعد وہ دونوں حضراتؓ چلے گئے۔ اور شہر میں شہرت ہوگئی کہ صحابہؓ نے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ پر ضلالت کا حکم عاید کیا ہے۔ اسی روز عشاء کی نماز کے بعد سب لوگ صف پر بیٹھے ہوئے تھے اپنے رفقائے دائرہ سے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ سب مہاجرینؓ آئیہ قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْ کے بارے میں بندہ سے موافقت نہیں کر رہے ہیں یہ لوگ حضرت مہدی علیہ السلام سے برگشتہ ہوگئے ہیں۔ لیکن خدائے تعالیٰ اُن کو رجوع کرنے کا موقع

عطا فرمائے گا۔ اور اس مخالفت پر افسوس کریں گے کیوں کہ ان لوگوں کے حق میں حضرت مہدی علیہ السلام نے بشارتیں فرمائی ہیں۔ یہ لوگ مبشرِ مہدی علیہ السلام ہیں۔ خدائے تعالیٰ اُن کو خطا پر مصر نہ رکھے گا۔

اور (دوسرے دن) فجر کی نماز کے بعد میاں ملک جیو و میاں نعمت رضی اللہ عنہما اپنے دائرہ کے لوگوں کے ساتھ آئے۔ ملاقات کے بعد یہ آیت سنائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ " پھر ہم نے ہمارے بندوں میں اُن لوگوں کو قرآن کا وارث بنایا جن کو ہم نے برگزیدہ کیا" (سورۃ فاطر) 32 اور فرمایاکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ظلم لنفسہٖ کس کو فرمایا ہے۔ اور مقتصد و سابق بالخیرات کی کیا توضیح فرمائی ہے؟ اگر معلوم ہے تو بیان کرو۔ میاںؒ نے جواب دیا ہم کو معلوم نہیں۔ ہم ظاہر پر حکم کرتے ہیں۔ پھر آپؒ نے فرمایا ظاہر پر نہیں بلکہ حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان کے تحت حکم سناتے ہیں۔ اگر پتھر کو حضرت مہدی علیہ السلام نے جوہر فرمایا ہے تو ہم ظاہر پر حکم نہ لگائیں گے اور جو کچھ بظاہر دیکھ رہے ہیں اس پر اعتقاد نہ رکھیں گے بلکہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حکم کی تعمیل میں ہم اُس پتھر کو جوہر سمجھیں گے۔

نیز اگر کوئی خلوص کے ساتھ پوچھتے کہ "ظالم النفسہٖ" اور "مقتصد" اور سابق بالخیرات کے بارے میں حضرت مہدی علیہ السلام سے آپ نے جو سنا ہے بیان فرمائیے (تواُس وقت آپ بیان فرماتے تھے)

ایک جگہ مجلس میں یہی گفتگو رہی کہ خود کار بیان کریں۔ میاںؒ نے فرمایا اگر میاں نعمتؓ و میاں ملک جیوؒ بھی پوچھیں تو بندہ بیان کرے گا۔ اس گفتگو کا مقصد صرف اتنا ہے کہ جو "ظالم لنفسہٖ" ہیں سابق بالخیرات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور گنہگار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد کسی نے کچھ نہ کہا اور مجلس برخواست ہوگئی۔

(177) بعد از مدتے چوں قتال نزدیک شد آمد کتبہ کنند گاں یکجا شدند و بدروازۂ شہرِ نہروالہ فردد آمدند وخواستند کہ امیرِ شہررا کاغذ یا کتبہ بفرسند کہ ما ازیں برادر علحدہ شدیم و بروحکمِ ضلالت

کردیم۔ بعضے یاراں گفتند اگر چنیں می خواہند کہ امیر را کاغذ بفرسند پس دریں کاغذ آیت :۔ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ (سورۃ ھود۔17) وحدیث "من انکر المہدی فقد کفر " ننویسند۔ بعدہٗ میاں نعمتؓ مخالف ایشاں شدند فرمودند برادرم سید خوندمیرؓ راست گفت کہ شما از مہدی علیہ السلام منکر شدید کہ حجتِ مہدی علیہ السلام را از کاغذ دور می کنید۔بعدہٗ کاغذ پیشِ مخالفاں فرستادند و گویانیدند کہ یکے اربعین مہلت بدہید ما برادرِ خود را تفہیم کنیم اگر تفہیم نشود ما نیز قتال کنیم چوں مخالفاں کاغذ دیدند جواب فرستادند کہ شما ازیں جاشتاب بردید اگر خیریتِ خود خواہید مہلت یکروز شما را نیست اگر موتِ شما نزدیک آمدہ باشد تاخیر کنید والا زد و تربردید۔

بعد ازاں ہریکے طرف جالور رفتند مخالفاں را بر قتالِ حجت استوار شد۔ الغرض قتال شد۔ مومناں با سردارِ خود یعنی میاں سیدخوندمیرؓ شہید شدند۔

ترجمہ :۔ ایک عرصہ کے بعد جب جنگ کا زمانہ قریب آ گیا تو "قرارداد" مرتب کرنے والے حضرات جمع ہوکر شہرِ نہروالہ کے دروازہ کے پاس آگئے اور امیرِ شہر کے پاس ایک تحریر روانہ کرنی چاہی کہ " ہم اُس بھائی (میاں سید خوندمیرؓ) سے الگ ہوگئے ہیں اور اُن پر ضلالت کا حکم ہم نے عاید کردیا ہے۔ بعض رفقاء نے مشورہ دیا کہ اگر امیر کے پاس تحریر روانہ کرنی ہی چاہتے ہیں تو اس میں آیت:۔ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ (سورۃ ھود۔17) وحدیث "من انکر المہدی فقد کفر" نہ لکھیں۔

میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے اُن کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ برادرم سید خوندمیرؓ سچ کہتے ہیں تم لوگ مہدی علیہ السلام سے برگشتہ ہوگئے ہو۔ کیونکہ حجتِ مہدیت کو تحریر سے نکال دینا چاہتے ہو۔ اس کے بعد تحریر مرتب کی جاکر مخالفین کے پاس روانہ کردی گئی اور کہلایا گیا۔ چالیس روز کی مہلت دی جائے تو ہم اپنے بھائی (میاں سید خوندمیرؓ) کی تفہیم کریں گے۔ اگر تفہیم قبول نہ کریں تو ہم خود جنگ کریں گے۔ جب مخالفین نے تحریر دیکھی تو جواب

روانہ کیا کہ تم لوگ اگر بہتری چاہتے ہو تو یہاں سے جلد چلے جاؤ۔ ایک دن کی مہلت بھی نہیں دی جائے گی۔ اگر تمہاری موت قریب آچکی ہے تو نکلنے میں دیر کریں گے۔ ورنہ چلے جائیں گے۔

اس کے بعد سب جالور کی طرف روانہ ہوگئے۔ مخالفین کو (بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے) جنگ کرنے کی دلیل مستحکم ہوگئی۔ مومنین اپنے سردار یعنی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے ساتھ شہید ہوگئے۔

(178) بعد ازمدتے میاں دلاوررضی اللہ عنہٗ ازحق تعالیٰ معلوم کردند آنچہ سید خوندمیررضی اللہ عنہٗ کردہ است ہمہ حق است۔ برآیت قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا عمل کردند۔

وایں (ے) بندہ کہ جمع کنندہ منقولات است مسمی ولیؓ می گوید خدائے تعالیٰ شاہد است کہ میاں دلاوررضی اللہ عنہٗ بحضور ایں بندہ فرمودند کہ ما باسید خوندمیرؓ رشک کردیم۔ وہروقت کہ میاں سید خوندمیرؓ مایانِ ایشاں یاد می آیند سینۂ بندہ سوزد وافسوس بسیار کردہ میشود۔ باز

(ے) ممکن ہے یہ عبارت انصاف نامہ کے کسی نسخہ سے منتقل ہوگئی ہو۔ لیکن ہم نے جتنے نسخے دیکھے کسی میں بھی یہ عبارت نہیں پائی گئی ۔ یا ہوسکتا ہے کہ حضرت بندگی میاں ولی جیؒ نے اپنی کوئی تحریر اس بارے میں حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؓ کو یا کسی اور کو لکھ بھیجی ہو جس میں یہ عبارت درج ہوگی جسے یہاں نقل کردیا گیا ہے۔ اور یہ دونوں حضرات ایک زمانہ میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں ایک جگہ بہت عرصہ تک رہے ہیں۔

آنچہ فرمودند اگر من بگویم بسیار کساں باور ندارند۔

ترجمہ :- جنگ ہو چکنے پر ایک مدت کے بعد میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ کو اللہ کی طرف سے معلوم ہوا کہ سید خوندمیرؓ نے جو کچھ کیا ہے برحق ہے اور آیت " قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا پر عمل کیا ہے۔ اور یہ بندہ جمع کنندہ نقلیات مسمیٰ " بہ ولی" کہتا ہے کہ خدا گواہ ہے میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ نے اس بندہ سے فرمایا ہے کہ ہم نے سید خوندمیرؓ کے ساتھ رشک

کیا ہے۔ جب کبھی میاں سید خوندمیرؒ ہم میں یاد آتے ہیں تو بندہ کا سینہ جلنے لگتا ہے اور بہت افسوس ہوا کرتا ہے۔ انھوں نے مجھے اور بہت ساری باتیں فرمائی ہیں۔ اگر بیان کروں تو باور نہ کریں گے۔

(179) میاں ملک جیو رضی اللہ عنہٗ چہل روز و شب باوضو ماندند و توجہ خدا کردند کہ از حق تعالیٰ معلوم شود یک شب معلوم شد آنچہ سید خوندمیرؒ کردند ہمہ حق بود بر آیت قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا عمل کردند۔ چنانچہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ در گروہِ مہدی بریں آیت عمل شود آں شد۔

ترجمہ :- میاں ملک جیو رضی اللہ عنہٗ چالیس روز تک دن رات باوضو رہ کر خدائے تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے رہے۔ ایک رات اللہ تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے جو کچھ کیا سب حق تھا۔ انھوں نے آیت قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا پر عمل کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی کی گروہ میں بھی اس آیت پر عمل ہوگا۔

(180) وبعد از مدتے میاں ملک جیو رضی اللہ عنہٗ در جالور آمدند و فرمودند اگر کسے دامنِ ایں بندہ بگیرد بندہ بر عمل و قول کہ میاں سید خوندمیرؒ کردہ اند و گفتہ اند حجت بدہم۔ آنچہ در کتبہائے دین نبشتہ اند۔ میاں سید خوندمیرؒ کردند ہیچ خلاف نہ کردند۔

ترجمہ :- کچھ عرصہ بعد میاں ملک جیو رضی اللہ عنہٗ جالور میں آئے اور فرمانے لگے کہ اگر کوئی بندہ کا دامن پکڑے تو بندہ اس قول و عمل کو جو میاں سید خوندمیرؒ نے کیا ہے ثابت کرے گا۔ دین کی کتابوں میں جو باتیں لکھی گئی ہیں میاں سید خوندمیرؒ نے وہی کیا ہے۔ کوئی خلاف ورزی انھوں نے نہیں کی۔

(181) وبعد از مدتے میاں نعمتؒ در جالور (ے) آمدند و از دکن باز گشتند فرمودند کسانیکہ مرا از موافقت سید خوندمیرؒ باز داشتند ایشاں را خدائے تعالیٰ خواہد پرسید۔

ترجمہ :- ایک عرصہ بعد میاں نعمتؒ دکن سے واپس ہوکر جالور میں آئے اور فرمانے لگے جن لوگوں نے مجھے سید خوندمیرؒ کی موافقت سے باز رکھا اُن کو خدائے تعالیٰ پوچھے گا۔

(182) و نیز نقلست که حضرت میراں علیه السلام در ناگور ایں آیت بدیں عبارت خواندند:-

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ شد۔ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ شد۔ وَ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا ماندہ است۔ ماشاء الله (خواہد شد) وزن حضرت میراں علیه السلام عرض کردند و گفتند میرانجیؒ آں گروہ در دائرہ نمی بینم فرمودند آرے آں گروہ ہنوز نیامدہ است خواہد آمد۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ناگور میں یہ آیت اس طرح پڑھی فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ ہوچکا۔ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ ہوچکا۔ وَ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا باقی ہے ۔ اللہ جب چاہے ہوگا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی زوجہ محترمہ نے عرض کیا کہ میرانجیؒ وہ جماعت دائرہ میں نظر نہیں آرہی ہے ۔ آپؑ نے فرمایا۔ ہاں وہ لوگ ابھی نہیں آئے ہیں ۔ آجائیں گے ۔

(183) و نیز روزے میاں یوسف مہاجر پیشِ حضرت میراں علیه السلام عرض کرد که میاں سید خوندمیر رضی الله عنہ‘ می پرسند قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا ازکدام کس خواہد شدہ پیش از قتال سید خوندمیرؓ کرءت و مرءت ایں سخن فرمودند ایں بندہ نشستہ میشود چنانچہ کس را حق شود زیراچہ حضرت میراں علیه السلام فرمودند که ایں کار از تو خواہد شد و ہنوز نمی شود که شاید از ما چیزے تقصیرے واقع است۔

(ے) بھادی پور۔ انصاف نامہ باب (16)

ترجمہ :- ایک روز میاں یوسف مہاجرؒ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میاں سید خوند میرؓ پوچھ رہے ہیں کہ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا کس شخص سے انجام پائے گا ؟ اور قتال سے آگے میاں سید خوندمیرؓ نے بارہا فرمایا۔ جبکہ بندہ بیٹھا ہوا ہے کس کا حق ہوسکتا ہے ؟ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ کام تجھ سے ہوگا۔ اور یہ اب تک نہ ہوسکا ہے ۔ شاید مجھ سے کوئی قصور سرزد ہوا ہو۔

(184) حضرت میرانجیو علیہ السلام طریقِ قتال ہم نفرمودہ اند کجا و چوں خواہد شد۔ پس ہر کہ یہ کیفیت مقید کند از میاںؓ و از حضرت میراں علیہ السلام نیست و ہر کرا مشکل شود کہ قتال کلمہ گویاں چوں شود جواب اینست کہ مہدی علیہ السلام مبعوث بر کلمہ گویاں است بر مشرکاں 1 نیست و گروہِ اُو را اخراج و ایذا از کلمہ گویاں شدہ است نہ از مشرکاں پس قتال نیز با موذیاں شود نہ با دیگراں۔ اکنوں 2 نہ بعد از قتال رجوعِ مہاجراںؓ و بعد از ظہر شدند آنچہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ' فرمودند حجتِ تصدیقِ مہدی علیہ السلام بر متفحصاً نہ لازم شد ہیچ عذر پوشیدگی نماند۔

ترجمہ :- اور حضرت مہدی علیہ السلام نے طریقۂ قتال بیان نہیں فرمایا ہے کہ کہاں اور کب ہوگا۔ پس جو شخص کیفیت مقید کرلے وہ میاںؓ اور حضرت میراں علیہ السلام سے نہیں ہے۔ اور جس کو یہ امر مشکل معلوم ہو کہ کلمہ گویوں سے قتال کس طرح کیا جاسکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مہدی علیہ السلام کلمہ گویوں پر مبعوث ہوئے ہیں مشرکوں پر نہیں ۔ ان کو اور ان کی گروہ کو اخراج و ایذا کلمہ گویوں سے ہورہی ہے مشرکوں سے نہیں ۔ پس قتال بھی موذیوں کے ساتھ ہوگا نہ کہ کسی اور کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

---

(1)۔ مشرکاں و کافراں درحکمِ تعمیم اند (انصاف نامہ باب 16 ۔ (2)۔ یہ عبارت مخلوط و ناتمام ہے اس لئے ترجمہ نہیں کیا گیا۔

(185) معلوم مباد کہ میاں سید خوندمیرؓ در رسالۂ خود نبشتہ اند اے طالبانِ حق مہدیؑ را گرویدہ ام و ایں منقول است کہ بندہ در گروہ است از اول از و صحبت تا وقتِ رحلت حضرت میرانجیوؑ بدیں منقولست ہیچ تفاوت نیافتہ ایم و بریں جملہ اعتقاد و ایمان داریم و ہر کہ دربیان وے چیزے تاویلے و تحویلے می کند اُو مخالف بیانِ آں ذات با شد۔

ترجمہ :- واضح ہو کہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے اپنے رسالہ میں تحریر فرمایا ہے کہ اے حق کے طالبو! میں مہدیؑ پر گرویدہ ہو چکا ہوں اور یہ بھی منقول ہے کہ بندہ مہدیؑ کی جماعت میں ہے۔ ابتدائے صحبت سے رحلت تک کے جو (امور) اس (رسالہ میں منقول ہیں) ہم نے فرق نہیں پایا ہے۔ اور ہم اُن تمام (منقولات) پر اعتقاد و ایمان رکھتے ہیں جو شخص (حضرت مہدی علیہ السلام کے) بیان میں کوئی تاویل یا تحویل کرے وہ اس ذات کے بیان کا مخالف قرار پائے گا۔

(186) معلوم باد حضرت میراں علیہ السلام بحکمِ ایں آیت وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا -----الخ (سورۃ النسآء۔93) قاتل مومن را خلود نار فرمودہ اند اگر مفسراں تاویل کردہ اند مرا گوئی (کہ چہ) تاویل فرمودندہ اند پس فتویٰ دہندگاں بقتلِ فقراء بمجرد تصدیق و عمل کنند گاں بریں فتویٰ باشند۔ بے ایمان و ایشاں را خلود نار باشد۔ و میاں سید خوندمیرؓ بر کلمہ گویاں فتویٰ دادند۔ بعد از زوالِ ایمانِ ایشاں فتویٰ دادہ اند۔ ہیچ سوال وارد نشود۔

ترجمہ :- واضح ہو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اِس آیت کے حکم سے ۔ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا -----الخ (سورۃ النسآء۔93) (یعنے جو شخص مومن کو عداً قتل کرے گا اس کی جزا جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا) مومن کے قاتل کو دائمی دوزخی فرمایا ہے۔ اگر مفسرین نے کوئی تاویل کی ہے تو وہ کیا تاویل ہے۔ مجھ سے بیان کرو۔ پس محض تصدیق کی وجہ فقراء کے قتل کا فتویٰ دینے والے اور اس فتویٰ پر عمل کرنے والے بے ایمان اور دائمی دوزخی ہیں۔ (اس لحاظ سے) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے کلمہ گویوں پر جو فتویٰ دیا ہے ان کلمہ گویوں کے زوالِ ایمان کے بعد دیا ہے۔ اس لئے کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا۔

(187) ایں مکتوب را بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ پیشِ سید کبیر فرستادہ بودند۔

(انصاف نامہ باب 1)

معلوم مباد کہ چوں حضرت میراں علیہ السلام پیش از دعویٰ مہدیت در گجرات بیانِ قرآن کردند و خلق را سوئے ذکر و محبتِ حق تعالیٰ خواندند و خلق عداوت کردند۔ میرانجیوؑ فرمودند معلوم نمی شود موجبِ مخالفت ایشاں چیست اگر از بندہ سہوے یا غلطے شدہ باشد بر مسلماناں فرض است بحکمِ آیتہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ۔۔ الخ (سورۃ الحجرٰت۔10) اعلام فرمایند و ماہم متفقق شدہ سوئے کتابِ خدائے تعالٰی رجوع کنیم و موافقتِ رسولِ خدا بنمائیم۔ کما قال سبحانہٗ تعالیٰ :-

تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ ۔۔الخ(سورۃ النسآء۔59) ازما و شما برا تباعِ کتابِ خدا و رسولِ خدا قدم بیرون نہادہ باشد۔ آنکس توبہ کند و باز آید و موافقت با کتابِ خدائے تعالٰی بنمائیم و گر بازنیایند توبہ نکنند و مصر باشند واجب القتل اند و مدتے بست و پنج سال شدہ است کہ میراں سید محمد و یارانِ وے بریں معنی فریاد می کنند ہر کہ مدعائے ما بطریقِ انصاف و بجہتِ علم معلوم نکنند ماخوذ گردد بلکہ ہمیشہ بطریقِ تغلب و سلطنت بر ما حکمِ بدعت و ضلالت کردہ اند ۔ تاایں زماں مظلوم گشتہ ایم بحدیکہ بعضے را در زنداں کردہ اند و بعضی را اخراج کردہ اند و ظالماں بایں نوعِ ظلم پید آوردند۔ و امیراں حکم بانصاف نمی کنند و اکنوں ایں زمان برما لازم شدہ است کہ برائے نصرِ دین جان خود را در بازیم و خدائے تعالٰی ناصرِ دینِ خود است۔ قال اللہ تعالٰی:-

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ط وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا ط(سورۃ الحج ۔40)

بر مسلمانان فرض شدہ است کہ برائے خدائے مظلوماں را نصرت کنند و انصارِ دینِ خدا شوند۔ کما قال سبحانہٗ و تعالیٰ وَلَوْلَا اَنْصَارِ اللّٰہ ایں زماں نہایت رسیدہ است کہ ظلم و تعدی می کنند و کسے انصاف نمی کنند بدیں سبب ناچار ماہم فتویٰ دادیم کہ از مصدقاں یکے از مفتیاں و اعوانِ مفتیاں بکشد و گر خود کشتہ شود شہید باشد در راہِ خدا در نصرت دادن دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم زیراچہ مہدی موعود جز اتباعِ رسول اللہ و ترک بدعت و ذکرِ دوام چیزے نمی گوید و ہیچ عقیدہ جز

عقیدۂ سنت وجماعت نمی کنانـد۔ پس عداوتِ متعلمان جز کتابِ حق قال اللہ تعالیٰ فی حقھم :-

وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۠ وَ

اِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ۔42)

اگرما (ے) اندک وضعیف ہیم ولیکن صاحب ماتوانا وغالب است کہ قولہ تعالیٰ :-

اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (سورۃ الحج۔40)

ترجمہ :- (اس مکتوب کو حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے سید کبیر کے پاس روانہ فرمایا)

واضح ہو کہ حضرت مہدی علیہ السلام "دعویِ مہدیت" سے قبل گجرات میں بیانِ قرآن فرما رہے تھے اور لوگوں کو ذکر و محبتِ خدائے تعالیٰ کی طرف دعوت دے رہے تھے۔ اس وقت لوگ آپؑ سے عداوت کر رہے تھے۔ حضرت

مہدی علیہ السلام نے فرمایا اِن کی مخالفت کا سبب معلوم نہیں ہو رہا ہے اگر بندے سے کوئی سہو یا غلطی ہوگئی ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ بحکم آئیہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ۔۔۔۔الخ (سورۃ الحجرٰت۔10) (بے شک مومنین

بھائی بھائی ہیں) آگاہ کریں اور ہم بھی متفق ہوکر کتاب اللہ کی طرف رجوع کریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت بتلائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :- "اگر کسی مسئلہ میں نزاع واقع ہو تو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف رجوع کردو۔" ہم سے یا تم سے جس کا قدم اتباعِ کتابِ خدا و رسولِ خدا سے باہر ہوگیا ہو وہ توبہ کرے اور باز آجائے۔ اگر ہم کتابِ خدا سے موافقت اختیار نہ کریں اور باز نہ آئیں توبہ نہ کریں مصر رہیں تو واجب القتل ہیں۔ پچیس سال کا عرصہ گذرا ہے کہ میراں سید محمدؑ اور اُن کے صحابہؓ اِس مضمون کے ساتھ لوگوں کو مخاطب کر رہے ہیں جو شخص ہمارے مُدَعَاء کو انصاف اور حجتِ علم کے طریقہ سے معلوم نہیں کرتا وہ ماخوذ ہوگا۔ بلکہ (یہ لوگ) ہمیشہ صرف سلطنت و غلبہ حکومت کے تحت ہم پر بدعت و ضلالت کا حکم لگاتے ہیں۔ اس زمانہ میں ہم تو اس درجہ

(ہ) انصاف نامہ کے لحاظ سے اس کے مضمون میں کچھ فرق ہے ۔ نیز یہ ناتمام بھی معلوم ہوتا ہے ۔

مظلوم ہوگئے ہیں کہ ہم میں سے بعض کو قید کر دیئے ہیں اور بعض کا اخراج کیا ہے ۔ ظالم لوگ اس طرح ظلم کر رہے ہیں اور حکام انصاف سے حکم نہیں کرتے ہیں ۔ اب اس زمانہ میں ہم پر لازم ہوگیا ہے کہ نصرتِ دین کے لئے اپنی جان کی بازی لگادیں ۔ خدائے تعالیٰ اپنے دین کا ناصر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے محض اتنی بات پر کہ وہ یوں کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے ۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایک کا دوسرے سے ڈرنہ گھٹاتا رہتا تو نصاریٰ کے خلوت خانے اور عبادت خانے اور یہود کے عبادت خانے اور وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے وہ سب منہدم ہوگے ہوتے ۔" (سورۃ الحج)40 مسلمانوں پر لازم ہوگیا ہے کہ خدا کے لئے مظلومین کی مدد کریں ۔ اور انصارِ دینِ خدا بن جائیں ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :- "ظلم و تعدی انتہا کو پہنچ گئی ہے ۔ کوئی اس زمانہ میں انصاف کرنے والا نہیں ہے ۔ اس لئے مجبوراً ہم نے بھی فتویٰ دیا ہے کہ جو مہدوی ایک مفتی یا اس کے ایک مدد گار کو قتل کرے گا یا خود مارا جائے گا تو وہ فی سبیل اللہ اور برائے نصرتِ دینِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہید قرار پائے گا ۔ کیونکہ حضرت مہدی ءِ موعودؑ نے بجز اتباعِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے اور ترکِ بدعت و ذکرِ دوام کے کوئی اور بات (خلافِ شرع) نہیں فرمائی ہے ۔ اور سنت و جماعت کے اعتقاد کے سوائے کوئی اور عقیدہ بیان نہیں فرمایا ہے ۔ پس علماء کی عداوت کتابِ خدا سے تعلق رکھتی ہے ان کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

"اور ایمان لاؤ اس قرآن پر جسے میں نے نازل کیا ہے دراں حالیکہ وہ تصدیق کرنے والا ہے اُس توریت کی جو تمہارے ساتھ ہے اور مت بنو تم سب میں پہلے اس قرآن کے انکار کرنے والے اور میری آیت کے مقابلہ میں حقیر معاوضہ

نہ لو۔ (یعنے دنیاکی محبت میں دین کو نہ چھوڑو) اور خاص مجھ ہی سے ڈرو۔ اور حق کو باطل کے ساتھ مخلوط نہ کرو اور حق بات کو مت چھپاؤ جب کہ تم جانتے ہو " (اگرچہ کہ ہم تھوڑے ہیں لیکن ہمارا خدا توانا و غالب ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ۝ (سورۃ الحج۔40)

(188) نقل است که حضرت میراں علیه السلام فرمودند که مومنِ حقیقی آنکس 1 است که بینا باشد۔ بچشمِ سر یا بچشمِ دل یا درخواب واگر ہر سه ندارد وطلب تمام دارد که بینائی 2 روزی شود بروہم حکم ایمان است۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مومنِ حقیقی وہ شخص ہے جو بینا ہو چشمِ سر سے یا چشمِ دل سے یا خواب میں ۔ اگر ان تینوں میں سے ایک بینائی بھی حاصل نہ ہو اور پوری طلب رکھتا ہو کہ بینائی روز ی ہو تو ایسے مومن پر بھی ایمان کا حکم کرتے ہیں ۔

(189) نیز فرمودند که بر طالب چه چیز فرض است که بداں بخدا برسد؟ باز فرمودند که آں عشق است ۔ عشق چگونه حاصل شود ، فرمودند که بتوجۂ دل۔ دائم بسوئے حق تعالیٰ دارد۔

1- آنست (غ۔ب)(ا۔چ) 2۔ بینائی روزی شود ان نسخوں میں نہیں ہے ۔(ا۔چ)(غ۔ب)

ترجمہ :- نیز سوال فرمایا کہ طالب پر کونسی چیز فرض ہے کہ اس کی وجہ سے خدا کو پہنچ سکے ؟ خود آپؒ نے ہی جواب فرمایا کہ وہ عشق ہے ۔ عشق کیونکر حاصل ہوسکتا ہے ؟ فرمایا کہ دل کی توجہ ہمیشہ خدائے تعالیٰ کی طرف قائم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے ۔

(190) نیز یاراں را فرمودند که شما کامل ہستید اگر خلق طریقِ شما نیک خواہند دید بدر شما خواہند افتاد۔

ترجمہ :- نیز صحابہؓ سے فرمایاکہ تم کامل ہو۔ اگر لوگ تمہارا نیک طریق دیکھیں گے تو تم سے وابستہ ہو جائیں گے۔

(191) منقول است که حضرت میراں علیه السلام درون حجرہائے طالباں میرفتے اگر بیادِ خدا یافتے لطف 1 کردندے وخوشنود شدے واگر غلیطیده یافتے نشستن ندادے و بسخنِ گوجری 2 فرمودے " اچھے جی اچھے" تعلق نیست بنده نشسته است۔ اگر درونِ حجره نیافتے فرمودے بے ڈھنگے درونِ حجره نمی مانند اگر دو سه کس را دیدندے که حکایت می کنند نزدیک آمده فرمودندے چه می کنید زجر کردے بلکه حکم زدن بچوبہا فرمودے۔

ترجمہ :-روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام طالبانِ خدائے تعالیٰ کے حجروں میں تشریف لے جایاکرتے اگر یادِ خدا میں مشغول پاتے تو اُن پر مہربانی فرماتے اور خوش ہوتے۔ اگر غافل پاتے تو اُن کو (ذکر میں) بیٹھنے کی اجازت نہ دیتے اورگوجری زبان میں فرماتے کہ " اچھے جی اچھے" بندہ بیٹھا ہوا ہے مگر تعلق نہیں ہے۔ اگر حجرے میں موجود نہ پاتے تو فرماتے کہ بے ڈھنگے حجرے میں نہیں رہتے ہیں۔ اگر دو تین آدمیوں کو مصروفِ گفتگو پاتے تو نزدیک تشریف لاکر فرماتے کہ یہ کیاکررہے ہو۔ جھڑکتے بلکہ لکڑی سے مارنے کا حکم دیتے۔

1- " لطف کردندے" ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب)(ا۔چ) 2۔ بسخنِ گوجری فرمودے " اچھے جی اچھے" ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔چ)

(192) روزے دو سه کس را دیدند که حکایت می کنند۔ نزدیک 1 آمده فرمودند چه 2 می کنید گفتند چیزے حکایتِ دینی بود فرمودند۔ اے برادراں ! خدائے را بحکایت نخواہند یافت ذکر کنید که جز ذکر بخدا رسیدن راه نیست۔

ترجمہ :- ایک روز آپؑ نے دو تین آدمیوں کو مصروفِ گفتگو پایا۔ قریب آ کر فرمایا کہ کیا کر رہے ہو۔ عرض کرنے لگے کہ دین سے متعلق کچھ قصہ تھا۔ فرمایا اے بھائیو ! قصوں سے خدائے تعالیٰ کو نہ پاؤ گے ۔ ذکر کرو کیونکہ ذکر اللہ کے بغیر اللہ کو پہنچنے کا راستہ نہیں ہے ۔

(193) نیز فرمودند که تصدیقِ مہدی عمل کردن است۔ نه اقرار نه اعتقادِ مجرد 3

ترجمہ :- نیز فرمایا کہ مہدیؑ کی تصدیق عمل کرنا ہے نہ کہ صرف اقرار و اعتقاد۔

(194) روزے ایں آیت خواندند، اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًاوَّقُعُوْدًاوَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ---------- الخ (سورۃ اٰل عمران-191) فرمودند که فرمانِ خدائے تعالیٰ میشود که ایں آیت صفتِ گروہِ مہدی است ایں آیت درحق گروہِ مہدی است۔ 4

ترجمہ :- ایک روز یہ آیت آپؑ نے تلاوت فرمائی " جو لوگ کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں "۔(سورۃ اٰل عمران)191 فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہورہا ہے کہ اس آیت میں مہدی کی جماعت کی صفت کا بیان ہے ۔ یہ آیت گروہِ مہدی کے حق میں ہے ۔

1۔ نزدیک آمدہ اس نسخہ میں نہیں ہے ۔(ا۔چ)(غ۔ب) 2۔ چه کنید گفتند چیزے حکایتِ دینی بود فرمودندے اے برادراں! ان نسخوں میں نہیں ہے ۔(غ۔ب)(ا۔چ) 3۔ مجرد ان نسخوں میں نہیں ہے ۔(غ۔ب)(ا۔چ) 4۔"ایں آیت صفتِ گروہِ مہدی است" ان نسخوں میں نہیں ہے ۔(غ۔ب)(ا۔چ)

(195) اگرکسے را پرسیدے که فراغ ہست؟ گفتے که آرے ہست۔ فرمودے بندہ فراغِ ظاہری نمی پُرسد خاطر با خدا ہست؟

ترجمہ :- اگر کسی سے پوچھتے کہ فراغ ہے؟ تو وہ کہتا جی ہاں ہے۔ فرماتے کہ بندہ ظاہری فراغ کی نسبت نہیں پوچھ رہا ہے۔ کیا دل خدا سے لگا ہے؟

(196) باز فرمودے وقتِ طعام خوردن وآب نوشیدن و یا بہر کارے کہ باشد خاطر با خدا نباشد آں طعام وآں آب وآں کار حرام باشد۔ کما قال اللہ تعالٰی:۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ (سورۃ المآئدۃ۔87) یعنے 1 بغفلت طیبات حرام می شود۔ کما قال اللہ تعالٰی:۔ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ (سورۃ الانعام۔121) و شریعتِ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اینست۔ کما قال اللہ تعالٰی :۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَ عِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ؕ كَبُرَ عَلَی الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ ؕ

(سورۃ الشوریٰ۔13) و ناداں فہم کردہ اند کہ شریعت مشغول بودن بزراعت و تجارت کہ رخصت شریعت است ذکر باشد یا نباشد درحق ایں قوم خدائے تعالٰی 2 فرمود۔ قال اللہ تعالٰی:۔ یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (سورۃ الروم۔7)

ترجمہ :- ایک دفعہ فرمایا کہ کھانا کھانے اور پانی پینے میں یا جس کام میں بھی مشغول ہوں دل خدائے تعالٰی کی طرف لگا ہوا نہ رہے تو وہ کھانا وہ پانی وہ کام حرام ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا:۔ "اے مومنو! جو چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں تم انہیں حرام نہ کرو۔ اللہ تعالٰی (کی حدود) سے تجاوز نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالٰی حد سے

1۔ یہ جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب)(ا۔چ) 2۔ "خدائے تعالٰی فرمود" ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب)(ا۔چ)

گذر جانے والوں کو پسند نہیں فرماتا ہے۔ (سورۃ المآئدہ) 87 یعنے غفلت کی وجہ طیبات بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ نیز اللہ تعالٰی نے فرمایا:۔ "اور تمہیں کوئی وجہ نہیں کہ ایسی چیزیں نہ کھائیں جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ (سورۃ الانعام) 121

(ایضاً) اور ایسی چیزیں نہ کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور بے شک (اس کا کھانا) فسق ہے (سورۃ الانعام) 121

اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت یہ ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-(اے محمدؐ) ہم نے تمہارے لئے وہ دین انتخاب کیا ہے جس کا نوح کو حکم دیا تھا۔اور ہم نے تم پر ایسی چیز وحی کی ہے جس کا م نے ابراہیم وموسیٰ و عیسیٰ کو حکم دیا تھا کہ دین قائم کریں اور اس میں متفرق نہ ہو جائیں۔ جس دین کی طرف تم بلاتے ہو مشرکین پر بہت گراں و سخت ہے۔(سورۃ الشوریٰ) 13 اور بے سمجھ لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ زراعت و تجارت وغیرہ کاروبار میں مشغول رہنے کی شریعت میں اجازت ہے ، ذکر اللہ جاری رہے نہ رہے ایسے لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے :- لوگ حیاتِ دنیا کی ظاہری چیزیں جانتے ہیں ۔ اور وہ (امورِ) آخرت سے غافل ہیں (سورۃ الروم) 7

(197) نقلست کہ برادرے 1 برائے خوردن غلہ یا چیزے می کوفت حضرت میراں علیہ السلام دیدند وفرمودند کہ چہ می کنید۔گفت 2 میرانجیوؑ باجری می کوہم ۔فرمودند کہ میاں اگر یکمشت غلہ دادن ایں کار شود وقتِ خود را ضائع نیاید کرد۔یکمشت غلہ بدہید وخود در یادِ خدائے تعالیٰ باشید۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک صحابیؓ غلہ یا کھانے کی کوئی چیز کوٹ رہے تھے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے دیکھ کر

---

1 ۔ عزیزے (ب۔ا) 2- میرانجیوؑ ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب) (ا۔چ)

فرمایا کیا کر رہے ہو؟ عرض کیا میرانجیؑ باجرہ کوٹ رہا ہوں۔ فرمایا کہ میاں اگر ایک مٹھی غلہ دیدیتے تو یہ کام ہو جاتا اپنا وقت ضائع نہ کرنا چاہیئے ۔ ایک مٹھی غلہ دو اور خود اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہو۔

(198) نقلست بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ فرموند فتوح حق کسے را ہست کہ برخدا توکل کند و کسب 1 ترک کند۔ قال اللہ تعالیٰ: ۔ لِلْفُقَرَآءِالَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ----------الخ (سورۃ البقرۃ۔273) و کسبیاں سویت ندادند بلکہ از دائرہ بیروں کردند۔آنہارا کہ بعد از کسب اختیار کردند۔ میراں علیہ السلام ایں رباعی خواندند۔

ہر آں کو غائب ازوے یکزمان است دراں دم کافر است امانہا نست

اگر خود غائبی پیو ستہ باشد درِ اسلام بروئے بستہ باشد

فرمودند طالبِ حق را باید کہ :-

پاسبان دل بشو در کا حال تا نیابد ہیچ و زد آنجا مجال

ہر خیالِ غیرِ حق را دز دداں ایں ریاضت مومناں را فرض داں

غیرِحق ہرزہ است کاں مقصود نیست تیغِ " لا " برکش کہ آں معبود نیست

ترجمہ :- روایت ہے کہ بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا فتوح ان فقراء کا حق ہے جو خدائے تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوں اور کسب ترک کرچکے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- " ان فقراء کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں محصور ہوگئے ہوں " الی آخرہ۔۔۔ اور کسب کرنے والواں کو سویت نہیں دیتے تھے بلکہ جب لوگوں نے بعد میں کسب اختیار کیا ہوان کو دائرہ سے باہر کردیتے تھے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ اشعار بیان فرمائے ہیں:۔

1۔" برخدا توک کند" کے بعد کی عبارت صرف فقیر باچھو میاں صاحب اہلِ اپل گوڑہ کے نسخہ میں ہے۔

جو اس سے (اللہ سے) تھوڑی دیر کے لئے غافل ہے۔اس دم یعنی وقت غفلت میں وہ کافر ہے لیکن باطن میں کافر ہے۔ اگر کوئی آدمی ہمیشہ خدا سے غافل رہے گا تو سمجھو کہ اسلام کا دروازہ اس پر بند ہے۔

فرمایاکہ طالبِ حق کو چاہیئے کہ :-

ہر حالت میں دل کی نگرانی کرتا رہ تاکہ کوئی چور وہاں داخل نہ ہووے۔ غیرِ حق کے ہر خیال کو چور سمجھ یہ ریاضت مومنوں کے لئے فرض جان غیرِ حق بیہودہ ہے کیوں کہ وہ مقصود نہیں ہے۔ اس پر "لا" کی تیغ کھینچ کہ وہ معبود نہیں ہے۔

(199) نیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ کلمہ " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ " چہار قسم است۔ یکے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" گفتنی است۔ دوم " لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ" دانستنی است۔ سوم " لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ" دیدنی است۔ چہارم " لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ " شدنی است۔ وسہ مرتبہ ازیشاں انبیاء و اولیاء است۔ یعنی علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین۔ و یک قسم 1 کہ گفتن است ایمان منافقاں۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کلمہ " لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ " کی چار قسم ہیں۔ ایک " لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ " صرف کہنے کی حدتک ہے۔ دوسری " لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ " جو صرف جاننے کی حدتک ہے۔ تیسری "لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ" جو دیکھنے کی حدتک ہے۔ چوتھی " لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ " جو ہونے کی حدتک ہے۔ ان میں سے تین مرتبے تو انبیاء و اولیاء کے لئے ہیں یعنی علم الیقین ، عین الیقین ، حق الیقین اور ایک قسم جو کہ صرف کہنے کی حدتک ہے ۔ منافقوں کے ایمان سے متعلق ہے۔

1- یہ جملہ نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ-ب) (ا-چ)

(200) نیز فرمودند کہ اگر "لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ" بر دلِ بندہ ایں مقدار قرار کند کہ دانۂ مونگ بر شاخِ گاؤ، پس کارِآں بندہ تمام شود۔

ترجمہ :- نیز فرمایاکہ اگر " لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ" بندہ کے دل پر اس قدر اثر کرے جتنا مونگ کا دانہ گائے کی سینگ پر کرسکتا ہے تو اس بندہ کا مقصد پورا ہوسکے گا۔

(201) بدیں عبارت ہم فرمودند کہ " لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ" بر دلِ مومن ایں مقدار بماند چنانچہ خانہ پرپنبہ باشد اینجاذرہ آتش آوردہ شود سوختہ شود۔ ولیکن صفتِ لا الٰہ چنیں ہست کہ ہمہ مجہتائے غیرِ خدا سوختہ کند۔

ابیات

انفاس پاسدار اگر مرد عارفی — ملک دو کون مِلک تو گردد بہ یک نفس

ہریک نفس کہ میر دواز عمر گوہر یست — کاں را خراج مِلک دو عالم بود بہا

مپسند کا یں خزانہ دہی رائیگاں بباد — انگہ روی بخاک تہی دست و بینوا

ولے کز یادِ مولیٰ نیست خرم — مبادا ہیچ گاہے خالی از غم

کس ایں کند کہ دل از یار خویش بردارد — مگر کسے کہ دل از سنگ سخت تر دارد

کما قال اللہ تعالیٰ :- وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِکۡرِیۡ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیۡشَۃً ضَنۡکًا وَّ نَحۡشُرُہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اَعۡمٰی ۝ (سورۃ طٰہٰ۔124)

1- ابیات ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب)(ا۔چ)

حدیثِ قدسی :- یا ابن اٰدم تضرع 1 لعبادتی املا قبلک غنی 2 واشد فقرک وان لم تفعل اسلام یدک شغلا ولم اشدک فقرک 3 قال اللہ تعالیٰ :- وَاذۡکُرۡ رَّبَّکَ فِیۡ نَفۡسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِیۡفَۃً وَّ دُوۡنَ الۡجَہۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَکُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِیۡنَ ۝ (سورۃ الاعراف۔205)

ابیات مثنوی

آں روز خود مبادا کہ بے یار بگذرو — گرچہ ہزار عیش بود زار بگذرو

افسوس صد ہزار کہ بے تور دو ولے　　لعنت براں حیات کہ بے یار بگذرو

مثنوی

سعدیؔ چو وصلِ یار میسر نمی شود　　بارے بیادِ دوست زمانہ بسر بری

باما بزباں یاری دل باد گراں داری　　انصاف چنیں باشد شاباش زہے یاری

تا دل زوجود خویش بر کندہ نۂ　　در بند خودی خدائے را بندہ نۂ

گیرم کہ تو جانی وجہاں زندہ بہ تست　　تا زندہ بجاناں نشوی زندہ نۂ

ایں دم کسے دے واری دریاب کن یاری　　ایں فرصت یکدم را عمرے ابدی کردانۂ

زندگانی نتواں گفت حیاتے کہ مراست　　زندہ آنست کہ با دوست وصالے وارد　　قال اللہ تعالیٰ:- واذکر ربک فی نفسک ---الخ (ب۔ا)

1۔تفرخالعبادۃ (ا۔چ) (غ۔ب) 2۔عناً (ا۔چ) (غ۔ب) 3۔ اس کے بعد نسخہ (ب۔ا) میں حسبِ ذیل ابیات ہیں جن میں کتابت کی بھی بہت ساری غلطیاں ہیں۔

ترجمہ :-اسی مضمون کے متعلق آپؒ نے یہ بھی فرمایاکہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ سے مومن کے دل پر ایسا اثر ہونا چاہیئے جیسا کہ روئی بھرے ہوے گھر میں ایک چنگاری کر سکتی ہے کہ جس سے ساری روئی جل جاتی ہے۔ لیکن لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ کی تاثیر تو یہ ہے کہ غیراللہ کی محبت پوری پوری سوختہ ہوجاتی ہے۔

اپنے سانسوں کی نگرانی کر اگر تو عارف ہے۔ دونوں جہاں کی بادشاہت تیری ملک ایک ہی سانس میں ہوجائے گی۔

عمر کی ہر ایک سانس جو نکل رہی ہے ایک موتی ہے جس کی قیمت دونوں جہان کی بادشاہت ہے۔ اس خزانہ کو

رائیگاں کرنا تو پسند نہ کر ایسا کرے گا تو خاک میں بے نوا اور خالی ہاتھ جائے گا۔ جو دل خدا کی یاد سے خوش نہیں ہے وہ کسی وقت بھی ایسا نہ ہو کہ غم سے خالی رہے۔ کوئی شخص اپنے محبوب سے دل اٹھا لیتا ہے۔ تو شاید وہ شخص وہی ہے جس کا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو بے شک اس کی معشیت تنگ و سخت ہے۔ اور ہم اس کا حشر قیامت کے دن اندھوں میں کریں گے۔ (سورۃ طٰہٰ)124 حدیثِ قدسی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو میری عبادت کے لئے (غیرِ حق) سے خالی ہوجا۔ اپنے دل کو تونگری سے بھرلے اور اپنی محتاجی کو شدید کر دے۔ اگر تو ایسا نہ کرے گا تو میں تجھے دنیاوی افکار سے بھر دونگا اور تیری محتاجی کو بند نہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور صبح و شام ڈر اور عاجزی سے اپنے رب کا ذکر بغیر آواز کے اپنے دل میں کرو اور غافلین میں مت ہو جاؤ۔

(سورۃ الاعراف ۔ 205)

(202) وفرمودند یک وقت سلطان النہار دیگر وقت سلطان اللیل ہر کہ ایں ہر دو وقت را بدیں ترتیب نگاہدارد از و شب و روز ضائع نہ رود ہر کہ ایں دو وقت ضائع 1 کرد فقیرِ دین نباشد۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک وقت " سلطان النہار" ہے اور دوسرا " سلطان اللیل " ہے۔ جو شخص اِن دو وقت کی حفاظت کر رہا ہو (گویا) اُس سے دن اور رات ضائع نہیں جا رہے ہیں۔ اِن دو وقتوں کو جو (فقیر) ضائع کرے وہ فقیرِ دین نہیں ہے۔

(203) و حکمِ ذکر پنج پاسِ ذکرِ کثیر است بدی ترتیب فرمودند که اول صبح تا یک و نیم پاس و بعد از ظہر تا بہ عشاء بیادِ حق تعالیٰ باشد۔ و ذکرِ قلیل صفتِ منافقاں است۔ کما قال اللہ تعالیٰ :۔

وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (سورۃ النساء۔142) و ذکر چہار پاس را ذکرِ مشرکاں فرمودند۔ کما قال اللہ تعالیٰ :۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (سورۃ البقرہ۔165)

ترجمہ :۔ اور پانچ پہر کے ذکر کا جو حکم ہے وہ ذکرِ کثیر ہے۔ اس کی ترتیب آپؒ نے یہ بیان فرمائی کہ ابتداء فجر سے ڈیڑھ پہر دن تک۔ اور ظہر سے عشاء تک اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہے۔ (اور فرمایا کہ) ذکرِ قلیل منافقوں کی صفت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ یعنی بہت تھوڑا ذکر کرتے ہیں (سورۃ النساء۔142) اور چار پہر کے ذکر کو مشرکوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ بعض لوگ غیر اللہ کو (اللہ تعالیٰ کا) شریک بنا لیتے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرح محبت کرتے ہیں۔ اور جو مومنین ہیں (وہ تو صرف) اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں سخت ہیں۔ (سورۃ البقرہ۔165)

1۔ ضائع کرد فقیرِ دین نباشد (ا۔چ) ضائع کند فقیرِ دین نباشد (ب۔ا)

(204) نقلست کہ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ‘ بعد از ہفتہ محضرہ میکردے و دراں محضرہ اکثر مہاجراں بودند 1۔ ہمچو ملک معروفؓ و میاں دلاورؓ و میاں لاڑؓ و میاں سید سلام اللہؓ و چند طالباںؓ کہ در دائرہ بودند۔ میراں سید محمودؒ ہر بار کہ محضرہ میکردند یک یک مہاجراںؓ را نام ستدہ میفرمودند کہ ایں بندہ درمیان برادراں خورو تر است۔ آنچہ شما از حضرت میراں علیہ السلام معلوم کردہ اید بگوئید۔ بعدہ‘ مہاجراںؓ ہر یکے فرمودند کہ شما بفرمائید چند بار ایں سخن یکدیگر تکرار شد۔ بعدہ‘ میراں سید محمودؒ فرمودند کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ ذکرِ کثیر کنید و ذکرِ کثیر بدیں ترتیب فرمودند از اولِ صبح تا یک و نیم پاس در حجرہ باشند، دو کس یک جا نشوند و بعد از

ظہر تا وقتِ عصر مشغول باشند۔ وبعدہٗ تا مغرب بیانِ قرآن بشنوند و بعدہٗ از مغرب تا وقتِ عشاء بذکر مشغول باشند۔ و اگر از حجرہ کسے دریں اوقات بیروں آید آں حجرہ را پارہ پارہ کنند۔ اُورا از دائرہ بیروں کنند اگرچہ ایں بندہ باشد۔ ہمچناں کنند ہمہ یاراںؓ قبول کردند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ ہر ایک ہفتہ کے بعد محضرہ کرتے تھے۔ اس اجماع میں اکثر مہاجرین رہا کرتے تھے۔ مثلاً حضرت ملک معروف و حضرت میاں دلاور و حضرت میاں لاڑ و حضرت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہم اور چند طالبانِ خدا جو دائرہ میں موجود تھے۔ (سب جمع ہوتے تھے) حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ جب اجماع کرتے ہر دفعہ ایک ایک مہاجرِ مہدی علیہ السلام کا نام لے لے کر فرماتے کہ یہ بندہ آپ بھائیوں میں بہت چھوٹا بھائی ہے۔ آپ لوگ حضرت مہدی علیہ السلام سے جو معلومات حاصل کئے ہیں بیان کریں ہر ایک مہاجر یہی کہتے کہ آپؓ ہی فرمایئے۔ باہم ایسی ہی تکرار کے بعد حضرت میراں محمود رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ذکرِ کثیر کرو۔ اور ذکرِ کثیر کی ترتیب یہ بیان فرمائی کہ اولِ فجر سے ڈیڑھ پہر دن تک حجرہ میں رہیں۔ دو آدمی ایک جگہ نہ ملیں۔ اور ظہر سے عصر تک مشغول رہیں اور عصر کے بعد مغرب تک

1۔ بودند و چند صد طالبانِ حق (غ۔ ب)(ا۔ چ)

بیانِ قرآن سنیں۔ اور مغرب سے عشاء تک ذکر میں مشغول رہیں۔ اگر اپنے اوقات میں کوئی حجرہ سے باہر آجائے تو اس کے حجرہ کو پارہ پارہ کردیں۔ اور اس کو دائرہ سے باہر کردیں۔ اگر یہ بندہ بھی ہو تو یہی عمل کریں۔ تمام صحابہؓ نے قبول کیا۔

(205) روزے میراں سید محمودؓ درحجرۂ میاں خوند شیخؒ پنہاں نشستند کہ بہ بینم کدام کس از حجرہ بیرون آید بعد از ساعت یک مہاجر آہستہ آہستہ از حجرہ بیروں آمد میراں سید محمودؓ بہ دیدند۔ شیخِؒ اُو را گرفتہ بیارید۔ فرمودند ہمہ برادراں چہ قرارداده 1 اند۔ گفت دیروز ہیزم یکجا کردہ

گزاشته آمده ام مبادا کسے ببرد بداں سبب بیروں آمدم۔ فرمودند ہیچ کس ہیزم شما نخواہد برد واپس بردید۔ فائدۂ جمعیت ہمیں است۔

ترجمہ :- ایک روز حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ ، میاں خوند شیخ رضی اللہ عنہٗ کے حجرہ میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ (اور فرمایا) کہ کون حجرہ سے باہر آتا ہے میں دیکھتا ہوں۔ ایک گھڑی بعد ایک مہاجرؒ آہستہ آہستہ حجرہ سے نکل آئے۔ حضرت میاں سید محمود رضی اللہ عنہٗ نے دیکھ کر فرمایا کہ میاں خوند شیخ اُن کو پکڑ لاؤ۔ (جب اُن کو پیش کیا گیا تو) آپؓ نے فرمایا کہ (تمہیں معلوم نہیں کہ) بھائیوں نے کیا طے کیا ہے ؟ انھوں نے عرض کیا کہ کل لکڑیاں جمع کرکے آیا ہوں کوئی لے نہ جائے اس لئے باہر نکلا ہوں۔ آپؓ نے فرمایا کوئی تمہاری لکڑیاں نہ لے جائے گا۔ واپس جاؤ جمعیت (سب کی ساتھ داری) کا فائدہ یہی ہے۔

(206) نقلست که وقتِ صبح حضرت میراں علیه السلام حجرۂ میاں سید امین محمد و میاں یوسف رضی الله عنهما جهت دفع سرما بر تنور رفتند دیدند که نان می پزند۔ فرمودند ایں کار شما

1۔ قرار کرده اند (غ۔ب) (ا۔چ)

نیست۔ ایشاں 1 گفتند که میرانجیوؑ تنور گرم شده بود بداں سبب کردیم۔ فرمودند دریں وقت نباید پخت و نباید خورد۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ صبح کے وقت حضرت مہدی علیہ السلام میاں سید امین محمد و میاں یوسف رضی اللہ عنہما کے حجرہ میں سرما کی وجہ تنور کے پاس تشریف لے گئے۔ آپؑ نے دیکھا کہ (حضراتِؓ مذکور) روٹی پکا رہے ہیں۔ فرمایا یہ

تمہارا کام نہیں ہے۔ انھوں نے عرض کیا کہ میرانجیؒ تنور گرم ہے اس لئے ہم نے روٹیاں پکا لی ہیں۔ فرمایا اس وقت نہ تو پکانا چاہیئے نہ تو کھانا چاہیئے۔

(207) نقلست که فرمودند مبتدیاں را قرآن نباید خواند که دل غافل میشود۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ (حضرت مہدی علیہ السلام نے) فرمایا کہ مبتدیوں کو قرآن نہ پڑھنا چاہیئے۔ دل (ذکر سے) غافل ہو جاتا ہے۔

(208) نقل است که بندگی میاں سید خوندمیرؒ اولِ وقت نماز بطعام مشغول شدے موذن را خبر کردے 2 که تاخیر کند که میاں طعام میخوردند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نماز سے پہلے اولِ وقت تناولِ طعام میں مشغول ہو جاتے تو (بعض اہلِ دائرہ) موذن کو مطلع کر دیتے تھے کہ ذرا ٹھیر جائے تاکہ میاں کھانے سے فارغ ہو جائیں۔

1۔" ایشاں گفتند که میرانجیو تنور گرم شده بود بداں سبب کردیم" یہ جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب) (ا۔چ) 2۔ منع کردے (غ۔ب) (ا۔چ)

(209) دردائرۂ بندگیمیاں نظامؒ وقتِ ظہر جماعت شده بود میاں خوند شیخ مہاجرؒ را یک دو رکعت نمازِ باجماعت فوت شد۔میاں نظامؒ فرمودند۔میاں خوند شیخ 1 درشماصفتِ منافقی مینماید که از شمادو رکعت نمازِ باجماعت فوت شد۔ گفتند چگونه تکبیرِ اول فوت شد؟ میاں شیخؒ گفتند بطعام خوردن نشسته بودم بداں عذر تاخیر شد۔ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ فرمودند شما ایں چنیں متابعتِ حضرت میراں علیه السلام میکنید؟ حضرت میراں علیه السلام بعد از شنیدن اذاں لقمه که در دست بودے نخوردے و فرو گذاشتے۔

ترجمہ :- حضرت بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ کے دائرہ میں نمازِ ظہر کی جماعت کا وقت ہوگیا تھا۔ نمازِ باجماعت سے میاں خوند شیخ مہاجر رضی اللہ عنہٗ کی ایک دو رکعت چھوٹ گئیں۔ حضرت میاں نظام رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا میاں خوندشیخ تم میں منافقی کی صفت پائی جاتی ہے جس کی وجہ دو رکعت چھوٹ گئیں۔ اور فرمایاکہ تم نے تکبیرِ اولیٰ کیوں چھوڑ دی۔ میاں خوندشیخؒ نے عرض کیاکہ کھانے پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے دیر ہوگئی۔ حضرت بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کیا تم حضرت مہدی علیہ السلام کی اتباع ایسی ہی کررہے ہو؟ حضرت مہدی علیہ السلام تو اذاں سننے کے بعد جو لقمہ کہ ہاتھ میں ہوتا چھوڑ دیتے تھے اور کھانا نہیں کھاتے تھے۔

(210) نقل است کہ یکے بدست خاشاک گرفتہ پارہ پارہ کردد۔ یکے دوالیٰ شمشیر گرفتہ می جنباند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ یک لمحہ فرشتگاں را فرصت دہید تا نہ نویسند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک صاحب کاڑی ہاتھ میں لے کر تکڑے تکڑے کر رہے تھے۔ اور دوسرے صاحب تلوار کا پٹہ پکڑ کر گھما رہے تھے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایاکہ ایک لمحہ تو فرشتوں کو (نامۂ اعمال) لکھنے سے

12۔ "میاں خوند شیخ درشما صفتِ منافقی می نماید کہ از شما دو رکعت نماز فوت شد" یہ جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے۔

(غ۔ب)(ا۔چ)

فرصت دو۔

(211) حضرت مہدی علیہ السلام دراوقاتِ ذکر حکایتِ دینی ہم لا یعنی فرمودہ اند۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے اوقاتِ ذکر میں دینی گفتگو کو بھی لا یعنی فرمایا ہے۔

(212) بعد از مغرب ملک معروفؓ و میاں لاڑؓ 1 مذاکرہ آیت کہ وقتِ عصر بیان شدہ بود ہمیں کردند 2 میراں سید محمودؒ فرمودند جمعیت را بشکنید۔ پراگندہ 3 شدید۔

فَاِذَاقُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (سورۃ المنٰفقون۔10)

ترجمہ :- مغرب کے بعد حضرت ملک معروف و حضرت میاں لاڑ رضی اللہ عنہما اس آیت سے متعلق باہم گفتگو کر رہے تھے۔ جس آیت پر عصر کے وقت بیان ہوا تھا۔ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ جماعت کے اتفاق کو توڑ رہے ہو۔ منتشر ہو جاؤ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جب نماز ادا کرلی جائے تو منتشر ہوجاؤ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جستجو میں ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرو تاکہ تم فلاح یاب ہو جاؤ (سورۃ المنٰفقون) 10

(213) نقل است کہ حضرت میراں علیہ السلام دریں آیت۔ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا لصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکٰرٰی ۔۔۔۔۔ الخ (سورۃ النسآء۔42) مستئ دنیا مراد داشتہ اند۔

1۔ ملک معروفؓ و میاں دلاورؓ (ب۔ا) 2۔ می کردند (ب۔ا) 3۔ " پراگندہ شدید" ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب) (ا۔چ)

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے آنیہ:- یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا لصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکٰرٰی ۔۔۔۔۔ الخ (سورۃ النسآء۔42) اے ایمان والوں نشہ کی حالت میں نماز نہ ادا کرو (سورۃ النساء) 42 کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد دنیا کی نشہ بھی ہے۔

(214) روزے یک خراسانی بآوند شراب در دائرہ بیامد۔ برادراں اذن طلبیدند کہ آوند او بشکنند۔ فرمودند مستئ اُو بعد از ساعتے خواہد رفت۔ پیشِ بندہ مستانِ دنیا آمدہ ہشیار می شوند۔

ترجمہ :- ایک روز (بیانِ قرآن کے وقت) ایک خراسانی شراب کا شیشہ لئے ہوئے دائرہ میں آیا۔ صحابہؓ نے اس کا شیشہ توڑ دینے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا اس کی نشہ تھوڑی دیر بعد جاتی رہے گی۔ بندہ کے پاس تو دنیا کی نشہ والے آکر ہشیار ہوجاتے ہیں۔!!

(215) 1منقول است از میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ کہ در دائرۂ خود بعضے زنان را یافتند کہ کشیدہ میکنند برائے قوت خود۔میاں نعمتؓ فرمودند فتوحِ حق کسے است کہ بر خدائے تعالیٰ توکل میکند ۔ قال اللہ تعالیٰ:- لِلْفُقَرَآءِالَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ---الخ (سورۃ البقرۃ۔273)

ترجمہ :- حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ اپنے دائرہ میں بعض مستورات کو اپنے قوت کے لئے کشیدہ کاری کرتے ہوئے پاتے تو فرماتے کہ فتوح اُن لوگوں کا حق ہے جو خدائے تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔ اور کسب ترک کرچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :- ان فقراؤں کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں محصور ہیں۔ (سورۃ البقرہ)273

1۔روایت نمبر(215) ان نسخوں میں نہیں ہے۔(غ۔ب)(ا۔چ)

(216) نقل است یکے از یاراں پرسیدند میرانجیوؒ بعضے کساں بعد از نمازِ فجر خواب می کنند۔زجر بسیار کردند کہ نباید خفت۔ یکے گفت حضرت ہم خواب می کنند۔تبسم کردہ فرمودند کہ بندہ بعد ازیں نخواہد خسپید۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک صحابیؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ بعض فقراء نمازِ فجر کے بعد سو جایا کرتے ہیں۔ آپؑ نے بہت تہدید کرتے ہوئے فرمایا کہ نہ سونا چاہیئے۔ ایک نے عرض کیا کہ خود حضرتؑ بھی تو سو جایا کرتے ہیں۔ آپؑ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ بندہ اب نہیں سوئے گا۔

(217) بعداز چند روز بعدِ نمازِ فجر 1 حضرت میراں علیہ السلام درجماعت خانہ نشستند و سوئے قرآن خواں التفات کردند و فرمودند کہ بندہ را نشستن نمی دہد۔بسخنِ گوجری فرمودند کہ 2 بندہ را پوٹ کردہ می اندازو از دیدن آں سبب پہلو بر زمین می نہم۔

ترجمہ :- چند روز بعد نمازِ فجر کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام جماعت خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور قرآن خواں کی طرف پلٹ کر فرمایا کہ بندہ کو تم بیٹھنے نہیں دیتے ہو اور گوجری زبان میں فرمایا کہ بندہ کو بے تاب کردیا ہے۔ اس لئے پہلو زمین پر رکھتا ہوں۔

1۔ "حضرت میراں علیہ السلام درجماعت خانہ نشستند" یہ جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے۔(غ۔ب)(ا۔چ) 2۔ لوت پوت کردہ اند۔ (غ۔ب)(ا۔چ) پوٹ کردہ اندازو بداں سبب (ب۔ا)

(218) نقل است کہ حضرت میراں علیہ السلام بیان عشق می کردند۔ مولٰنا درویش محمدؓ 1 نعرہ بزد و جامہ پارہ کرد و گفت ، عشق از کجا بیاریم۔ فرمودند بندہ عشقِ کسبی بیان می کند تا عشقِ عطائی پیغمبراں 2 را بود علیہم السلام۔

ترجمہ :-روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام عشق کا بیان فرمارہے تھے مولٰنا درویش محمدؒ نے جامہ چاک کرکے نعرہ لگایا کہ ہم عشق کہاں سے لائیں۔ آپؑ نے فرمایا بندہ عشقِ کسبی بیان کررہا ہے کام کرو تاکہ عشق حاصل ہوسکے۔ عشقِ عطائی تو پیغمبروں کے لئے مخصوص ہے علیہم السلام۔

(219) 3۔ونیز فرمودند که خدائے را بچشمِ سر در جہاں دیدنی است۔باید دید و بر ہریکے مرد وزن طلبِ دیدارِ خدا فرض است۔یا بچشمِ دل یا در خواب۔

ترجمہ :-حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالٰی کو سر کی آنکھوں سے اس دنیا میں دیکھنا ہے دیکھنا چاہیئے اور ہر ایک مرد و عورت پر طلبِ دیدارِ خدا فرض ہے خواہ چشمِ دل سے ہو خواہ خواب میں۔

(220) نیز فرمودند که ایمان 4 ذاتِ خدا ہست۔حق تعالٰی مرا فرستادہ است برائے بیانِ احکامِ ولایتِ محمدیہؐ که از بیانِ مہدی تعلق دارد۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایمان ذاتِ خدا ہے۔ اللہ تعالٰی نے مجھے ولایتِ محمدیہؐ کے ان احکام کو بیان کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے جو کہ مہدیءِ موعود سے متعلق ہیں۔

1۔ نعرہ بزد و گفت (غ۔ب)(ا۔چ) 2۔ جز انبیاء نیست (ب۔ا) 3۔روایت (219) ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔چ)

4۔ ایمان ذاتِ خدا است کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے۔(غ۔ب)(ا۔چ)

(221) نیز فرمودند که آدم علیه السلام گندم کاشت و نوح علیه السلام آب داد، ابراہیم علیه السلام کشت پاک کردد، خاشاک بیرون انداخت و موسیٰ علیه السلام، خرمن کرد۔ و رسول الله صلی الله علیه وسلم آرد کردد ناب پخت و خود چشید و برائے مہدی داشت و از مہدی بتابعاں رسید۔

ترجمہ :- (حضرت مہدی علیہ السلام) نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے گیہوں کی کاشت کی ۔ اور حضرت نوح علیہ السلام نے کھیت کو پانی دیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھیت کو رزواید سے پاک کیا۔ اور کاڑی کچرا نکال پھینک دیا ۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فصل کاٹی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے غلہ جمع کیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹا بنایا روٹی پکائی خودکھائی اور مہدی کے لئے رکھ چھوڑا اور مہدی سے اس کے متعبین کو بھی پہونچی۔

(222) 1 میاں سید خوندمیرؓ کرءت و مرءت ایں حکایت فرمودند که وقتِ رحلت حضرت میراں علیه السلام سرِخود بکنار میاں سید امین محمدؓ داشته بودندہم دریں میاں سید خوندمیرؓ آمدند که کدام است۔جواب داده شد که سید خوندمیر۔ میرانجیوؑ فرمودند نزیک بیائید۔چوں نزدیک شدم۔ سرِخود بکنارِ من نہادند۔آیته خواندند۔ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ (سورة یوسف۔108) و نیز گوجری ہم فرمودند میاں سید خوندمیر شما را فہم نمی شود آنچه بنده میگوید ۔واضح گفتن نمی تواندکے زبان بسته شده است۔ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (سورة یوسف۔108) میاں سید خوندمیرؓ یعنی چنیں فرمودند که اکثر مومناں مشرک اند۔

1۔ روایت (222) و(223) ان نسخوں میں نہیں ہیں۔ (غ ۔ب)(ا۔چ)

ترجمہ :- حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے بارہا یہ روایت بیان فرمائی کہ رحلت کے وقت حضرت مہدی علیہ السلام اپنا سرِ مبارک میاں محمد امین محمد رضی اللہ عنہٗ کے گود پر رکھے ہوئے (لیٹے) تھے ۔ اتنے میں میاں سید

خوندمیر رضی اللہ عنہٗ آگئے۔ میرانجی علیہ السلام نے پوچھا کون ہیں؟ جواب دیا گیا کہ سید خوندمیر ہیں۔ میرانجی علیہ السلام نے فرمایا نزدیک آجاؤ۔ جب میں نزدیک ہوا تو حضرت نے اپنا سرِ مبارک میرے گود پر رکھدیا اور یہ آیتِ شریفہ پڑھنے لگے۔ "کہو یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بصیرت پر بلاتا ہوں۔ اور وہ بھی (بلائے گا) جو میرا تابع ہے۔ (سورۃ یوسف) 108 نیز گوجری زبان میں بھی (کچھ) فرمایا۔ اور فرمایا سید خوندمیر! بندہ کی گفتگو تمہاری سمجھ میں نہ آرہی ہوگی قدرے زبان میں پستگی ہے۔ بندہ واضح طور پر نہیں کہہ سک رہا ہے۔ (پھر یہ آیت آپؑ نے پڑھی) سبحان اللہ ہم دونوں مشرکین سے نہیں ہیں۔ (سورۃ یوسف) 108 میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ یعنی ایسا فرمایا کہ اکثر مومنین مشرک ہیں۔

(223) حضرت ایں آیت را بفرمانِ خدائے تعالیٰ درحق گروہِ مہدی داشتہ اند :-

ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا‌ ۚ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ‌ ۚ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ‌ وَمِنۡهُمۡ سَابِقٌ ۢ بِالۡخَيۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ ذٰلِكَ هُوَالۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ؕ (سورۃ فاطر۔ 32) بیان چنیں فرمودہ اند کہ بعضی ظالم لنفسہٖ باشند یعنی ملکوتی انداند کے بنا سوت ماندہ باشند و بعضی مقتصد باشند یعنی جبروتی داند کے میل بملکوتی دارند و بعضی سابق بالخیرات یعنی لاہوتی۔ دریں مراتب مذکورہ سبب ایراث و اصطفینا ازحق فضلی بزرگ و عبارتے دیگر نیز فرمودند ظالم لنفسہٖ آنکہ فنا چشیدہ باشد و مقتصد آنکہ نیم فنا شدہ باشد ازیں سہ فرقہ یکی علم الیقین دارد و یکی عین الیقین و یکی حق الیقین۔ چنانچہ ملکوتی، جبروتی، لاہوتی۔ پس بہ بین اے برادر تو ازیں مرتبہ مومنِ ملکوتی و میان جبروتی و لاہوتی ازیں سہ مقام بیروں ہستی ناسوتی۔ و ایں مقام کافران است۔

بے شک ہریکی ازیں سہ مقام ندارد و طلب و سعی ہم ندارد و ماتم نمی کند۔ آں از گروہِ مہدی نباشد ازمدعیاں و مکذباں باشد۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے اس آیت کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے مہدیؑ کے گروہ کے حق میں بیان فرمایا ہے۔ " ہم نے ہمارے بندوں سے جس کو برگزیدہ کیا اس کو پھر ہم نے کتاب (قرآن) کا وارث بنایا ان میں سے بعض ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ ہیں اور بعض " مقتصد" (متوسط درجہ کے) ہیں اور بعض اللہ کی توفیق سے سابق بالخیرات (نیکیوں میں ترقی کرنے والے) ہیں۔ یہ تو بہت ہی بڑا فضل ہے۔ (سورہ فاطر۔ 32) اس آیت کی تفسیر بیان فرمائی کہ بعض لوگ ظالم لنفسہٖ ہیں یعنی ملکوتی ہیں۔ تھوڑا سا ناسوت کا اثر ان میں باقی ہے۔ اور بعض " مقتصد" ہیں یعنے جبروتی ہیں۔ تھوڑا سا ملکوت کا اثر اُن میں باقی ہے۔ اور بعض " سابق بالخیرات" ہیں یعنی لاہوتی ہیں۔ان مراتب میں وراثت اور برگزیدگی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔

نیز ایک مطلب یہ بھی بیان فرمایاکہ " ظَالِمٌ لِّنَفْسَہٖ" وہ ہے جو فنا چشیدہ ہو اور " مقتصد" وہ ہے جو نیم فنا ہو۔ ان تین جماعتوں میں ایک کو علم الیقین، ایک کو عین الیقین، ایک کو حق الیقین حاصل رہتا ہے۔ چنانچہ ملکوتی، جبروتی، لاہوتی۔ پس اے بھائیو! تمہیں غور کرلینا چاہیئے کہ ملکوتی، جبروتی، لاہوتی مومن کے اِن تین مقامات سے تم باہر تو نہیں ہیں (اگر) ہیں تو (سمجھ لوکہ) تم ناسوتی ہو اور یہ کافروں کا مقام ہے۔ (اللھم احفظنا من شرورانفسنا ومن سیات اعمالنا ومن کیدا لابلیس فقیر محمود غفرلہٗ)

(224) نقل است که حضرت میراں علیه السلام فرمودند که خدائے تعالیٰ بنده را نگه فرستاد که از خلق معنیِ دین رفته بود مگر در مجزوباں۔

ترجمہ :-روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایاکہ خدائے تعالیٰ نے بندہ کو اس وقت بھیجا جب کہ مخلوق میں دین کا مطلب باقی نہ رہا تھا مگر تھا تو صرف مجذوبوں میں تھا۔

(225) نیز فرمودند صورت بے معنی 1 با صورت کمال سود ندارد۔

ترجمہ :- نیز فرمایا کہ (جس شخص کا باطن) بے معنی ہو (اس کا) صورتاً (بظاہر، باکمال ہونے بے سود ہے۔)

(226) نیز فرمودند آنچہ دربیان آید ہمہ شریعت است، وحقیقت دربیان نیاید۔

ترجمہ :- نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ بیان کیا جاسکتا ہے وہ سب شریعت ہے۔ اور حقیقت بیان میں نہیں آسکتی۔

(227) نیز فرمودند کہ بندہ قدم بر قدم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است۔ در بینائیِ چشمِ سر وچشمِ دل بصدقۂ متابعت تمام۔ ولیکن بچشمِ سر وچشمِ دل یعنی موبمو ہمہ آئینہ وچشم شدہ است۔

ترجمہ :- نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلتا آیا ہے اور بینائیِ چشمِ سر و بینائیِ دل میں آنحضرتؐ ہی کی پوری پوری متابعت رکھتا ہے۔ لیکن چشمِ سر وچشمِ دل (کی اطلاقیت اس درجہ پر پہنچ چکی ہے کہ) ایک ایک رونگٹا آئینہ اور چشم بن چکا ہے۔

(228) حضرت میراں علیہ السلام درخراسان میان مجمع بیان فرمودند کہ فرمانِ حق تعالیٰ شد کہ اے سید محمد خدائے را بچشمِ سر دیدۂ گفتم آرے خدا وندا دیدہ ام و باز فرمان شد خدائے تعالیٰ را ورائے چشمِ سر و چشمِ دل یعنی موبمو دیدۂ گفتم آرے خداوندا دیدہ ام۔ فرمودند کہ دریں حضرت رسول علیہ السلام حاضر اند بپرسید۔ گواہ شدہ اند2 بربینائی ما۔

1۔ صورت بے معنی باصورت باکمال (غ۔ب) صورت بے معنی مردود و معنی بے صورت نقصان و معنی باصورت کمال (ب۔ا)

2۔ "بربینائی ما" ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب) (ا۔چ)

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے خراسان میں ایک عام مجلس میں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہو رہا ہے اے سید محمد ! تم نے خدائے تعالیٰ کو چشمِ سر سے دیکھا ہے ؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں خداوندا میں نے دیکھا ہے ۔ پھر فرمان ہوا کہ خدائے تعالیٰ کو چشمِ سر و چشمِ دل کے ورے یعنے موبمو دیکھا ہے ۔ میں نے عرض کیا ہاں خداوندا میں نے دیکھا ہے (آپؑ نے یہ بھی) فرمایا کہ اس مجلس میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم موجود ہیں پوچھ لو ۔ وہ گواہ ہیں ۔

(229) روزے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ' فرمودند کہ ایشاں سرورانِ دین مصاحبانِ رسول علیہ السلامبودند 1 و برابر ایشاں در فضیلت صحبت ہیچکس نباشد اگرچہ کامل و اکمل اولیاء 2 بودند لیکن در مرتبۂ بینائی ہمچو خاتم الاولیاء نہ بودند زیراچہ بارِامانت کماحقہ' ہمیں دو تن برداشتند محمد نبی و محمد مہدی علیہیماالسلام۔

ترجمہ :- ایک روز حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ یہ (صحابۂ نبوتؐ) دین کے سردار اور حضرت رسول علیہ السلام کے مصاحب ہیں ۔ فضیلتِ صحبت میں اُن کے برابر کوئی شخص نہیں ہے اگرچہ کامل و اکمل اولیاء تھے ۔ لیکن بینائی کے مرتبہ میں خاتم الاولیاء کے جیسے نہیں تھے ۔ کیونکہ بارِ امانت کماحقہٗ صرف دو ہی تن نے برداشت کیا ہے ۔ ایک محمد نبیؐ دوسرے محمد مہدی (صلی اللہ علیہما) ۔

---

1 ۔ 2 ۔ بودند اگرچہ کامل بودند اولیاء (غ ۔ ب) (ا ۔ چ) 3 ۔ " اولیاء " نہیں ہے (ب ۔ ا) ۔

(230) نقل است وقتے حضرت میراں علیہ السلام ایں بیت خواندند۔ مصرعۂ اولیٰ 1 چند بار تکرار کردند بعدہٗ 2 برخواستند و بوریا از 3 زیرِخود برداشتند و بر زمین خسپیدند ۔ مصرعۂ دوم 4 خواندند چندبار تکرار کردندغرض آنکہ سخن 5 برعمل اززبانِ مبارک بیرون نیامدہ است وآں بیت ایں است۔

سوئے 6 طریقِ سالکاں جزتو نظر کہ میکند بر سرخاک خفتگاں جزتو گذر کہ میکند

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ بیت پڑھی ایک مصرعہ آپؑ نے بار بار پڑھا۔ اس کے بعد برخواستہ ہوگئے اور بوریا اپنے نیچے سے (جو بچھا ہوا تھا) اٹھاکر زمین پر لیٹ گئے پھر دوسرا مصرعہ بار بار پڑھنے لگے۔ غرض کہ کوئی بات بغیر عمل کے زبان پر نہیں آئی ہے۔ وہ بیت یہ ہے۔ :-

سالکوں کے طریقہ کی، طرف تیرے سوائے کون نظر کرتا ہے۔ خاک پر سونے والوں پر سے

تیرے سوائے کون گزر کرتا ہے۔

(231) 7 وقال اللہ تعالیٰ :- اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ (سورۃ الرحمٰن-1-4) دریں آیت حضرت مہدی علیہ السلام چنیں فرمودہ اند مراد از علَّم الْقُرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامور بودند برائے اظہارِظواہرِقرآن کہ تعلق بہ نبوت دارد القرآن کہ تعلق بولایت دارد۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودہ اند۔

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا :- "وہ رحمٰن جس نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا (اُس کو) بیان سکھایا :-

---

1۔اولیٰ نہیں ہے (ب۔ا) 2۔ برخواستہ بوریا از زیرا خود برداشتہ ۔الخ (غ۔ب)(ا۔چ) 3۔ ازبسترِخود (ب۔ا) 4۔ خواندند غرض آنکہ (غ۔ب)(ا۔چ) 5۔ سخن یعنے عمل (ب۔ا) 6۔ برطرف دل شکستگان جزتو نظر کہ می کند (ب۔ا) 7۔ روایت (231،232) ان نسخوں میں نہیں ہے۔(غ۔ب)(ا۔چ)۔

(سورۃ الرحمٰن ۔1-4) اس آیت کے بارے میں حضرت مہدی علیہ السلام نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ علم القرآن سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ آپ اُن ظواہرِ قرآن پر بیان کرنے لئے مامور ہیں جو نبوت سے تعلق رکھتے ہیں اور القرآن جوکہ ولایت سے تعلق رکھتا ہے وہ مہدی علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے ۔

(232) ومراد از ایں آیت " ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَہٗ" ذاتِ مہدی ہست یعنی خدائے تعالیٰ وعدہ با پیغمبر علیہ السلام کردہ است کہ تواندہ مکن عبارت قرآن و مشیتِ احکام کہ تعلق باحسان وارداز توفوت نہ شود بلکہ درآخرزماں کہ محل فترہ وحی است۔ معنیِ قرآن کہ تعلق بہ قلوب دارد بہ زبانِ مہدی بیان خواہد شدد گروہِ مہدی برآں عمل خواہند کرد یعنی ظواہرِقرآن و اسرارِ ایں ہر دو آیت حضرت مہدی علیہ السلام بامراللہ و باذن اللہ بیان کردہ است بلکہ مہدی علیہ السلام بیان جملہ قرآن بامراللہ و اذنہٖ کردہ است۔ تمام گروہِ مہدی علیہ السلام بریں اعتقاد ہستند۔ اللھم ثبت نا علیٰ دینک و طاعتک بحرمت النبی و اٰلہ الامجاد۔

ترجمہ :- اوراس آیت (ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَہٗ قرآن کا بیان پھر ہم پر ضروری ہے) سے مراد ذاتِ مہدیؑ ہے ۔ یعنی خدائے تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہے کہ (اے پیغمبرؐ) تم رنجیدہ نہ ہوں ۔ قرآن کے احکام کی مشیت اوراُس کی مرادیں جواحسان سے تعلق رکھتی ہیں تم سے فوت نہیں ہوں گے ۔ بلکہ آخر زمانہ میں جوکہ فترۂ وحی کا وقت ہے اُس وقت قلوب سے تعلق رکھنے والے معانی و احکامِ قرآن مہدیؑ کی زبان سے بیان ہونگے ۔ اور مہدیؑ کی گروہ اس پر عمل کرے گی یعنے قرآن کے ظواہر و اسرار دونوں کا بیان حضرت مہدی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے فرمایا ہے بلکہ پورے قرآنِ شریف کا بیان حضرت مہدی علیہ السلام نے بامراللہ و باذنہٖ فرمایا ہے ۔ مہدی علیہ السلام کی پوری گروہ کا یہی اعتقاد ہے ۔ اے اللہ ہم کو تیرے دین اور تیری اطاعت پر قائم رکھ۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی پاک آل کی حرمت کے طفیل ۔

(233) نیز فرمودند که مراد از حدیث ان الذین بده غریبا و سیعود الدین کما بدو فطوبی اللفقراء مراد۔ از غریب دوم زمانۂ ظہورِ مہدی است۔

ترجمہ :- نیز فرمایاکہ " ان الذین بده غریبا و سیعود الدین کمابده فطوبی اللفقراء " حدیثِ شریفه میں "غربت دوم" سے مراد ظہورِ مہدیؑ کا زمانہ ہے۔

(234) 1 نیز فرمودند قال الله تعالیٰ :- وَ اُوۡحِیَ اِلَیَّ هٰذَاالۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَکُمۡ بِهٖ وَ مَنۡۢ بَلَغَ ؕ (سورة الانعام) 19 مراد ازیں بلغ مہدی است۔ چنانچه در آیتِ دیگر که دریں گروه مشہور اند۔ قال الله تعالیٰ :- هُوَالَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیۡهِمۡ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَةَ ۗ وَ اِنۡ کَانُوۡامِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡابِهِمۡ ؕ ------الخ (سورة الجمعة۔2) مراد آخرین گروہِ مہدیست۔

ترجمہ :- نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ قرآن میرے پاس بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ تم کو ڈراؤں اور وہ شخص بھی ڈرائے گا جو میرا تابع ہے۔ (سورۃ الانعام ۔ 19) اس آئیہ شریفہ میں مَنۡۢ بَلَغَ سے مراد مہدی ہے۔ نیز دوسری آیات کے متعلق بھی قوم میں مشہور ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- " وہ وہی ہے جس نے اُمیوں میں ایک اُمی رسول کو مبعوث کیا جو اُن کے سامنے اس کی آیات پڑھتا ہے اور اُن کو پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ اور اگرچہ کہ وہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ (اس کی بعثت) اُن آخرین کے لئے بھی ہے جو ان (سابقین) سے ملیں۔ اس آئیہ شریفہ میں آخرین سے مراد مہدی علیہ السلام کی جماعت ہے۔

(235) روزے بعد وفات میراں سید محمودؓ اکثر مہاجراں جمیع بودند 2 و طالبانِ خدا چند دائرہ یکجا

1۔ روایت (234) ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب) (ا۔چ) 2۔ باطالبانِ خدا (ب۔ا)

بودند۔ بعد ادائے ظہر بندگی میاں سید خوندمیرؓ توجہ بطرف مہاجراں کردند والتماس نمودند که بیان کنید۔"ومہاجراں توجه بطرف بندگی میاں سید خوندمیرؓ میکردند که بیان کنید ۔تادیر خاموش ماندند۔ کسے بیان نه کردند برخاستند۔ وبخلوتہائے خویش رفتند ۔ بعد از ادائے عصر ہمچنیں کردند۔کسے بیان نه کرد ہریکی بتوجه یکدیگر نشستند۔ بعد از مراقبه دراز بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ چشم کشاده فرمودند که دانسته بودم که چه بیان کنم لیکن ہمیں زماں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم آره مصحف بدست بنده داده فرمودند که بیان کن بیان کردند۔ معلومباد مہاجراں بعد از ادائے نمازِ ظہر مقدار یک یک رکوع بیان کردند و دروقت نشستن برائے بیان بادب نشسته اند وه انگشت دست خلط کرده دست پیش کرده نشسته اند۔

ترجمہ :- ایک روز حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کی وفات کے بعد اکثر مہاجرینِ کرام رضی اللہ عنہٗ جمع تھے اور دائرہ کے چند طالبانِ خدا بھی جمع تھے ۔ نمازِ ظہر کے بعد حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے مہاجرینؓ کی طرف توجہ کی اور التماس کیا کہ آپ بیان (قرآن) کریں ۔ اور مہاجرینؓ نے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ آپؓ بیان کریں ۔ کچھ دیر تک سب ساکت تھے کسی نے بیان نہ کیا۔ سب برخواست ہوگئے اور اپنی اپنی خلوت گاہ میں چلے گئے ۔ عصر کی نماز کے بعد بھی ایسا ہی ہوا۔ کسی نے بیان نہ کیا۔ ایک دوسرے پر نگاہ جمائے بیٹھے رہے ۔ طویل مراقبہ کے بعد حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے آنکھ کھول کر فرمایا کہ میں سمجھا تھا کہ کیا بیان کروں لیکن اسی وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف فرما ہوکر قرآنِ شریف اس بندہ کے ہاتھ میں دے کر فرمایا ہے کہ بیان کرو۔اس کے بعد آپؓ نے بیان (قرآن) فرمایا۔ واضح ہو کہ نمازِ ظہر کے بعد مہاجرین رضی اللہ عنہم نے بھی ایک ایک رکوع بیانِ قرآن فرمایا ہے ۔ اور بیان کے وقت جب بیٹھتے تو ہاتھوں کی دس انگلیاں ملاکر ہاتھ سامنے رکھے ہوئے ادب سے بیٹھتے تھے ۔

(236) نقل است که حضرت میراں علیه السلام فرمودند ہر که علم نخوانده است و بیانِ قرآن میکند بے دیانت است مگر1 بطریقِ سماع یعنی آنچه شنیده باشد بطریقِ حکایت بگوید که چنیں شنیده ام۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص علم نہ پڑھا ہو اور بیانِ قرآن کرے تو وہ بے دیانت ہے۔ مگر سماع کے طریقہ پر کہ جو کچھ سنا ہے نقل کی طرح بیان کردے کہ میں نے یہ سنا ہے۔

(237) نقل 2 است که بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ پیشِ میراں علیه السلام التماس کردند اگر اذن باشد بنده از خلوت گاہے بیروں نیاید۔ فرمودند که از کس بشنوید و یا خود کس را بشنوانید۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں التماس کیا کہ اگر اجازت ہو تو بندہ خلوت سے کبھی باہر نہ آئے گا۔ آپؑ نے فرمایا کسی سے (دین کی باتیں) سنو یا خود کسی کو سناؤ۔

(238) نقل است کسے از حضرت میراں علیه السلام التماس کرد پارۂ جامه از اندامِ مبارک یا کفش کہنه 3 مرحمت شود تا بنده اُو را تبرک کرده بداوتا در قبر سبب نجات بود۔ فرمودند جامۂ بنده و کفش بنده تبرک 4 داشتن نجات از قبر نباشد۔ عمل کنید بے عمل اگر پوستِ بنده بپوشد ہرگز از عذاب نجات نیاند تا که بر گفتۂ ما عمل نه کند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ جسمِ مبارک کے کپڑے کا ٹکڑا یا پرانی نعلینِ مبارک مرحمت ہوں بندہ بطورِ تبرک اٹھا رکھے گا تاکہ قبر میں نجات کا باعث ہو۔ آپؑ نے فرمایا کہ بندہ کا کپڑا اور

1۔ بطریقِ سماع آنچه شنیده باشد بطریقِ حکایت بگوید (غ۔ب)(ا۔چ) 2۔ منقول است روزے درحال می ذمایند که میاں نظامؓ جائے مانده بود۔ حضرت میراں علیه السلام نزد ایشاں آمده فرمودند میاں نظام آنجا بمایند که از کسے چیزے بشنوید و یا بگوئید تا دیگراں بشنوند۔(ب۔ا) 3 ۔ کفش پائے مبارک (ب۔ا) 4۔ جامۂ بنده کفشِ بنده استعمال کنید بطریق تبرک ندارند اگر پوستِ بنده (ب۔ا)

بندہ کی نعلین بطورِتبرک رکھنے کی وجہ سے قبر سے نجات نہ ہوسکے گی۔ عمل کرو۔ بے عمل اگر بندہ کا پوست بھی پہن لے ہرگز عذاب سے نجات نہ پائے گا جب تک کہ بندہ کی تعلیمات پر عمل نہ ہو۔

(239) نقل است که فرمودند در دائرۂ من مومن و کافر و منافق ہستند چنانچه در دائره مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم بودند۔ لیکن اینہا را حق تعالیٰ در دائره نمیراند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ (حضرت مہدی علیہ السلام) نے فرمایا کہ بندہ کے دائرہ میں مومن، کافر، منافق ہیں جیساکہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرہ میں تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو دائرہ میں موت نہیں عطا کرتا۔

(240) باز فرمودند دینِ خدائے را بدو چیز 1 نصرت و قوت است یک اتفاقِ برادرانِ دینی دوم ایثار الموجود 2 و ہزیمت و ضعف شدن دینِ خدائے را نیز دو چیز است یکے اختلاف دوم بخل۔

ترجمہ :- ایک دفعہ آپؑ نے فرمایا خدائے تعالیٰ کے دین کو دو اُمور سے نصرت و قوت ہوگی۔ ایک اتفاقِ برادرانِ دینی دوسرا، ایثارالموجود اور دینِ خدا کو ہزیمت و ضعف پہنچنے کے بھی دو سبب ہوسکتے ہیں۔ ایک اختلاف دوسرا بخل۔

1۔ نصرت است (غ۔ب) (ا۔چ) 2۔ بذل مال (ب۔ا)

(241) میراں علیہ السلام فرمودند اگر دو برادراں در یک حجرہ بمانند و یکدیگر خدمت کنند تا عبادت خدائے تعالیٰ ہر دو آساں شود 1 در دائرۂ میاں سید خوندمیر و میاں نظام و میاں نعمت رضی اللہ عنہم بریں عمل بود بلکہ دیگر معذوراں را ہم موافق کرد در ہیزم و آب دادن و جامہ شستن۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر دو برادرانِ (دین) ایک حجرہ میں رہیں اور ایک دوسرے کی خدمت کریں تو خدائے تعالیٰ کی عبادت دونوں کے لئے آسان ہوگی۔ میاں سید خوندمیر و میاں نظام و میاں نعمت رضی اللہ عنہم کے دائرے میں اِسی پر عمل تھا۔ بلکہ لکڑی ، پانی لانے میں اور کپڑے دھونے میں دوسرے معذورین کی مدد کرتے تھے۔

(242) بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ' وقتِ ابتلا در دائرۂ خود گلیم پوشیدے و ہرچہ در خانہ بودے در راہِ خدا بفقیراں ایثار کردے 2 صدیقِ ولایت متابعتِ صدیقِ نبوت کردند۔

ترجمہ :- حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ دائرہ میں ابتلاء کے وقت خود کمبل پہن لیتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا فی سبیل اللہ فقرائے دائرہ پر ایثار کردیتے تھے۔ صدیق ولایت رضی اللہ عنہٗ نے صدیق نبوتؐ کی اتباع کی ہے۔

(243) حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند ہر کہ دو جامہ دارد و برادرے را برہنہ بہ بیند و اگر اُو را ندہد منافق است۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص دو کپڑے رکھتا ہو ایک (دینی) بھائی کو برہنہ پائے اور اس کو نہ دے تو وہ منافق ہے۔

1۔ آسان شود کے بعد کی عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے۔(غ۔ب)(ا۔چ) 2۔ ایثار کردے کے بعد کی عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے۔(غ۔ب)(ا۔چ)۔

(244) نقل است اگر در دائرۂ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ از کسے گناہِ شرعی صادر شدے بزبان یا بدست یا بچشم و یا بگوش یا بپائے ہمہ اصحابِ دائرہ و مہاجراں کہ در دائرہ بودند جمع کردے و اُورا با گواہانِ معتبر تحقیق کردے و مہاجراں را بعد از تحقیق پرسیدے کہ از روئے شرع ایں 1 گناہ کنندہ را چہ تعزیر باید کرد ہرچہ مہاجراں قرار دادندے براں عمل کردے و بغیر مشورت ہیچ حکم نہ کردے2 و ایں روش در عہدِ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ بود و ایں زمانہ در جملہ دائرہ ہمیں روش است۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کے دائرہ میں اگر کسی کی زبان یا پیر یا آنکھ یا کان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا تو آپؓ تمام اصحابِؓ دائرہ کو اور ان مہاجرینؓ کو جو دائرہ میں ہوتے جمع کرتے۔ اور معتبر گواہوں سے اس مقدمہ کی تحقیق فرماتے اور تحقق کے بعد مہاجرین رضی اللہ عنہم سے پوچھتے کہ اس گناہ پر ازروئے شرع شریف کیا تعزیر کرنی چاہیئے۔ مہاجرین رضی اللہ عنہم جو تعزیر قرار دیتے اُس پر عمل فرماتے تھے۔ مشورہ کے بغیر کوئی حکم صادر نہیں فرماتے تھے۔ یہ طریقہ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کے دائرہ میں رہا ہے۔ اور اس (مولف نقلیات) کے زمانہ میں بھی تمام دائروں میں یہی طریقہ ہے۔

1۔ ایں را عمل کردے و بغیر مشورت حکم نہ کردے۔ (غ۔ب) (ا۔چ) 2۔ "ہیچ حکم نہ کردے" کے بعد کا جملہ اور مرثیہ کے اشعار ان نسخوں میں نہیں ہیں۔ (غ۔ب) (ا۔چ)

(245) 2 مرثیه

اشرف القول (القوم) فخرِ آلِ رسولؐ | ہم جگر گوشه از رسولؐ و بتولؓ
رسدِ (مرشد) نیک سیدِ خوندمیرؓ | تابعِ حضرتؐ بنورِ ضمیر
روزِ جمعه چهار دہم شوال | رفت در ظلِ حق با حسنِ حال
سالِ تاریخ اُو ظهور از ظل | زانکه اُو بوده است صاحب دل

----------(930)----------

2۔ نظمِ مذکور کی صحت کے لئے ہم نے دوسری کتابوں کا مطالعہ کیا تو "تاریخ سلیمانی" سے معلوم ہوا کہ میاں قاضی شہ تاج نے الکتاب الحسینی میں حضرت صدیق ولایتؓ کی شہادت کے واقعات اور شہداء کے ناموں کی تفصیل لکھی ہے۔ اسی کتاب میں یہ مرثیہ بھی درج ہے۔

اشرف القوم فخرِ آلِ رسولؐ | ہم جگر گوشه از رسولؐ و بتولؓ
مرشدِ نیک سیدِ خوندمیرؓ | تابعِ حضرتؐ بنورِ ضمیر
روزِ جمعه چهار دہم شوال | رفت در ظلِ حق با حسنِ حال
سالِ تاریخ اُو ظهور از ظل | زانکه اُو بوده است آگہِ دل

اس کے بعد خود میاں قاضی شہ تاج کی نسبت تاریخ نے یہ لکھا ہے:-

بداں اے عزیز بصحت نرسیدہ کہ میاں قاضی شہ مشارالیہ کہ از طرف عینل اضل نزد بندگی میاںؒ آمدہ بودند بازور قتال عنان عینل بدحال گرفتند آں ہستند یادیگرے؟ اگر آں ہستند عجب می آید کہ باوجود چنیں عقیدت و فدیت کہ بجنابِ صدیق ولایتؓ بود بفوج منکراں چنیں نعمتِ عظمیٰ

را گزاشتہ چوں مانند واگر بعض گویند کہ شرطِ نمک بوداینہم عجب چراکہ در ہمہ امود شرط نمک بوداینہم عجب اچراکہ در ہمہ امور شرط نمک است مگر دریں وقت نیست چوں استیلاء کفر بر اسلام شد در معاونتِ کفر ماندن نارواست۔ (تاریخ سلیمانی جلد ثانی)

یعنی جان اے عزیز! کہ یہ بات صحت کو نہیں پہنچی ہے کہ میاں قاضی شہ تاج جو کہ عین الملک بدتوفیق کی طرف سے بندگی میاںؒ کے پاس آئے تھے اور قتل کے وقت عین الملک بدحال کی باگ پکڑے ہوئے تھے۔ یہ وہی ہیں یا کوئی دوسرے میاں قاضی شہ تاج ہیں؟ اگر وہی ہیں تو تعجب ہوتا ہے کہ جنابِ صدیق ولایتؓ سے ایسی عقیدت و فدائیت کے باوجود ایسی نعتِ عظمیٰ کو چھوڑا کر منکرین کی فوج میں کیسے شریک رہے۔ اگر کہا جائے کہ یہ شرطِ نمک تھی۔ تو یہ بھی تعجب کی بات ہے کیونکہ تمام امور میں شرطِ نمک کا لحاظ رکھا جاسکتا ہے۔ مگر اس موقع پر نہیں۔ جب کہ کفر اسلام پر غلبہ کر رہا ہو تو کفر کی معاونت میں رہنا جائز نہیں ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدیق ولایتؓ کی شہادت کے واقعات اسی وقت قلمبند کرلئے گئے تھے۔ اور یہ مرثیہ بھی اُسی وقت کا لکھا ہوا ہے۔۔۔اور حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ کے والد حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ نے بھی یہ مرثیہ و مطلعِ ولایت میں میاں قاضی شہ تاج کی طرف منسوب کرکے درج فرمایا ہے۔ البتہ "تابعِ حضرت" کے بجائے "تابعِ حضرتش" ہے۔

(246) منقول 1 است کہ چوں خبر رسید 2 میاں شیخ کبیرؓ بجماعتِ کثیر بدیں طرف متوجہ شدہ اند حضرت میراں علیہ السلام شاد شدہ فرمودند کہ چند مقدار آمدہ اند یاراں گفتند نزدیک آمدہ اند۔ حضرت میرانجیوؒ بار از حجرہ بیروں آمدند و پرسیدند چہ مقدار دور اند اندرونِ خانہ بی بی بونؓ پرسیدند کہ حضرت میرانجیوؒ سببِ خندی و خوشی میکنید۔ فرمودند چوں خوشی نہ کنیم کہ فرزند بصفتِ فرزندی می آید۔ سببِ شادی ست کہ درمیان ایشاں بعضے کساں ایچنیں اند کہ درصحبتِ ایشاں بسیار کس مہدی شوند۔ حضرت بی بیؓ پرسیدند ایشاں کدام اند بفرمائید تا تعظیمِ ایشاں بکنیم۔ فرمودند میراں سید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ۔

1۔ روایات (245)(246)(247) ان نسخوں میں نہیں ہیں (غ۔ب)(ا۔چ) 2۔ "میاں شیخ کبیر کے ساتھ اس جماعت میں حضرت بندگی میاں سید محمود اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ یہ روایت انھیں کی بشارت سے متعلق ہے۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ میاں شیخ کبیرؒ جماعتِ کثیر کے ساتھ (خراسان میں) حضرتؑ کی طرف آنے کی خبر پہنچی تو حضرتؑ مہدی علیہ السلام خوش ہوکر استفسار فرمانے لگے کہ کتنی منزل قریب ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے قریب آگئے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے حجرۂ مبارک سے چند بار باہر تشریف لاتے اور پوچھتے رہے کہ کتنی دور ہیں۔ حضرت بی بی رضی اللہ عنہا نے گھر میں دریافت کیا کہ حضرتؑ! آپؑ اتنا خوش کیوں ہیں؟ آپؑ نے فرمایا خوشی کیوں نہ کروں جب کہ فرزند اوصافِ فرزندی کے ساتھ آرہا ہے۔ خوشی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اُن کے ساتھ (جماعت میں) بعض ایسے بھی ہیں جن کی صحبت میں بہت سارے لوگ مہدی (ہدایت یافتہ) بنیں گے۔ بی بیؓ نے عرض کیا وہ کون ہیں معلوم فرمادیجیے تاکہ ہم اُن کی تعظیم کریں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میراں سید محمودؒ و میاں سید خوندمیرؒ۔

(247) روزے ہمہ مہاجراں رضی اللہ عنہم اجماع کردہ بودند بر گفتگوئے فضلِ دو جواناں ازیں جماعت گفت خصوصیتِ دو جواناں معلوم است و لیکن تعین نشدہ است کہ آں دو جواناں کدام ہستند۔ بعدہٗ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرمودند کہ بندہ را سماع ایچنیں است کہ حضورِ آنحضرت بی بی بون رضی اللہ عنہا پرسیدہ اند حضرت میرانجیو علیہ السلام نامِ ہر دو پیشِ حضرت بی بیؓ فرمودند بیائید تا از حضرت بی بیؓ مبپرسیم۔ بعدہٗ ہماں مہاجراں رضی اللہ عنہم پیشِ حضرت بی بیؓ رفتند و میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرمودند بندہ می پرسد بدیں عبارت پرسیدند کہ خدائے تعالیٰ حاضر و ناظر است۔ حضرت میراں علیہ السلام نیز حاضر اند۔ از حضرت میراں علیہ السلام شنیدہ باشید بفرمائید۔ حضرت میراں علیہ السلام نامِ دو جواناں پیشِ شما فرمودہ اند کدامند؟ بعدہٗ حضرت بی بی بون رضی اللہ عنہا بدیں عبارت فرمودند کہ حضرت میراں علیہ السلام درحال دعوت فرمودند میشود کہ اے سید محمد دو جوانان سیداں را بے واسطہ از حضرت نامی رسد و از حضرت ما بر تو منت است کہ پیش نہ تو انیچنیں کساں ہستند اگر ترا نفرستادے ایشاں ہر دو لایق ایں مقام بودندے بی بیؓ فرمودند چونکہ من ایں حکایت شنیدم پرسیدم کہ حضرت میرانجیوؑ دو جواناں کدام اند میرانجیوؑ فرمودند کارِ خود باشید

خدائے تعالیٰ اظہار خواہد کرد۔ بعدہٗ عرض کردم میرانجیوؒ بداں سبب می پرسم تا تعظیمِ ایشاں کنم۔ ہمچوں تعظیمِ خوندکار۔ بعدہٗ فرمودند آں دو جواناں میراں سید محمود و میاں سید خوندمیر اند۔

ترجمہ :- ایک روز تمام مہاجرین رضی اللہ عنہم نے اجماع کیا تھا۔ "فضیلتِ دو جوانان" پر گفتگو ہوئی ۔ ایک صاحب نے کہاکہ دو جوانوں کی خصوصیت معلوم تو ہے لیکن دو نوجوانان کون ہیں اس کا تعین (ہمارے علم میں) نہیں ہے ۔ اس کے بعد حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ بندہ کو ایسی سماع ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی حضوری میں حضرت بی بی بونؓ نے سوال کیا ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام نے بی بیؓ سے دونوں کے نام فرمادیئے ہیں ۔ آپ لوگ بھی چلئے تاکہ حضرت بی بیؓ سے پوچھ لیں ۔ اس وقت تمام مہاجرین رضی اللہ عنہم حضرت بی بیؓ کے پاس گئے ۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے کہا کہ بندہ پوچھتا ہے ۔ اور اس طرح پوچھنے لگے کہ خدائے تعالیٰ حاضر و ناظر ہے (یہ سمجھوکہ) حضرت مہدی علیہ السلام بھی موجود ہیں ۔ حضرت مہدی علیہ السلام سے آپ نے جو کچھ سنا ہے بیان فرمادیجئے ۔ حضرت نے آپ سے دو جوانوں کے نام جو فرمائے ہیں وہ کون ہیں ؟ حضرت بی بی بون رضی اللہ عنہا نے اس طرح جواب دیا کہ حضرت مہدی علیہ السلام تبلیغ (مہدیت) کا بیان فرمارہے تھے اُسی حالت میں فرمایا کہ (خدائے تعالیٰ کا) فرمان ہورہا ہے کہ اے سید محمد ! دو سید نوجوانوں کو ہماری بارگاہ سے بے واسطہ پہنچتا ہے ۔ اور یہ ہماری طرف سے آپ پر فضل و احسان ہے کہ آپ کے پاس ایس لوگ ہیں ۔ اگر تم مبعوث بھی نہ ہوتے تو یہ دونوں اسی مقام کے لایق ہوتے ۔ بی بی بون رضی اللہ عنہا نے فرمایاکہ جب میں نے یہ بیان سنا تو پوچھا کہ حضرت میرانجیوؒ ! وہ دو جوان کون ہیں ؟ میرانجیوؒ نے فرمایا کہ تم اپنے کام میں رہو خدائے تعالیٰ ظاہر فرمادے گا ۔ میں نے عرض کیا میرانجیوؒ ! اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ آپؒ کی طرح اُن کی بھی تعظیم کرنا چاہتی ہوں ۔ اس وقت حضرتؒ نے فرمایاکہ وہ دو جواناں ، میراں سید محمود و میاں سید خوندمیر ہیں (رضی اللہ عنہما) ۔

(248) نقست بحضور 1 میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ بعضے مہاجرانؓ پیشِ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ گفتند کہ میاں سید خوندمیرؓ برہمہ یارانؓ خود را فضل میدہند۔ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ فرمودند بندہ فضلِ خود نہادہ است۔ ہر کہ بخواہد بگیرد۔ پس ایں خبر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ شنیدند۔ فرمودند کہ بندہ گاہے خود را بر یاراں فضل نداده است کہ حضرت میراں علیہ السلام دائم نیستی و فنا فرمودہ اند۔ فضل دادن صفتِ ہستی است۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے زمانہ میں چند مہاجرینؓ نے حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ سے کہہ دیا کہ میاں سید خوندمیرؓ اپنے کو تمام صحابہؓ پر فضیلت دیتے ہیں۔ حضرت سید محمود رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ بندہ خود اپنا فضل رکھتا ہے جو چاہے حاصل کرلے۔ اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے یہ خبر سنی تو فرمایا کہ "بندہ نے کبھی صحابہؓ پر اپنا فضل نہیں جتلایا ہے۔ کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ہمیشہ نیستی اور فنا کی تعلیم فرمائی ہے۔ فضل جتانا تو ہستی کی صفت ہے۔"

(249) و نیز 2 بعضے مہاجران رضی اللہ عنہم گفتند کہ حضرت میراں علیہ السلام کدام وقت تخصیصِ دو جوانان کردہ اند۔ گفتند در وقتِ عصر میراں سید محمود و میراں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما یکجا برائے نماز ایستادہ بودند ہم در نماز میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ را حق تعالیٰ معلوم شد:- فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ۔۔۔الخ (سورۃ البقرہ) 59 بعد از نماز در گوشِ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ، میراں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ گفتند کہ ایں چنیں معلوم می شود۔ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ بآوازِ بلند فرمودند " آمنا وصدقنا " میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ بیت خواندند و در حجرہ رفتند :۔

1۔ " بحضور میاں سید خوندمیرؓ " ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب)(ا۔چ) 2۔ روایات (249)، (250) ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب)(ا۔چ)

بیت

خدا آں عابداں را برگزیند که در راہِ خدا خود را نہ بیند

باز درخلوت از حق تعالیٰ باعتاب (بحضرت میراں علیہ السلام) معلوم شد کہ حق پوشی چرا کردی جواب دادند خداوندا چیزے حجت باید۔باز معلوم شد کہ سنت ماچنیں جاریست مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ (سورۃ البقرہ۔98) حضرت میراں علیہ السلام ہمہ برادرانؓ را بشارۃ فرمودند ولیکن بشارۃ دو جواناں تخصیص است ہمچوں درمیانِ فرشتگاں جبرئیل و میکایل علیہماالسلام۔

ترجمہ :- نیز(روایت ہے کہ) بعض مہاجرین رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ حضرت میراں علیہ السلام نے دوجوانوں کی تخصیص کس وقت بیان فرمائی ہے۔جواب دیا گیا کہ عصر کے وقت میراں سید محمود ، میراں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما ایک جگہ نماز میں کھڑے تھے۔ نماز کی حالت میں میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہواکہ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ۔۔۔۔۔۔الخ (سورۃ البقرہ۔59) (پس بدل ڈالا ان ظالموں نے ایک اور کلمہ جو خلاف تھا اس کلمہ کے جس کی ان سے فرمایش کی گئی تھی (سورۃ البقرہ۔59) نماز کے بعد میراں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کے کان میں (آہستہ) کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا ہے۔ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ نے بلندآواز سے فرمایا " اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا " میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے یہ بیت پڑھی اور حجرہ میں چلے گئے۔ (ترجمۂ بیت)

خدائے تعالیٰ اُنھیں عابدوں کو برگزیدہ فرماتا ہے جو خدائے تعالیٰ کی راہ میں اپنے پر نظر نہیں رکھتے ہیں

پھر خلوت میں (حضرت مہدی علیہ السلام کو) عتاب کے ساتھ معلوم ہوا کہ حق بات چھپاتے کیوں ہو ؟ جواب دیا کہ خداوندا ! کچھ حجت (اعجاز) بھی چاہیئے۔ (بارگاہِ رب العزت سے) معلوم ہوا کہ ہمارا طریقہ اسی طرح جاری رہا ہے:-

(ترجمہ آیت) جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہے پس بے شک اللہ تعالیٰ (ان) کافروں کا دشمن ہے۔ (سورۃ البقرہ۔ 98) حضرت مہدی علیہ السلام نے (اسی وقت) تمام صحابہؓ کے حق میں بشارتیں بیان فرمائی ہیں ۔ لیکن دو جوانوں کی بشارت اسی طرح مخصوص ہے جیسے کہ فرشتوں میں جبرئیل و میکائیل علیہماالسلام (کی خصوصیات) ہیں ۔

(250) حضرت میراں علیہ السلام دستِ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ' گرفتہ درونِ حجرہ بردند و فرمودند سید خوندمیر سہ ماہ شدہ اند فرمان از حق می شود کہ ہر پنج انگشت بر سینۂ خود نہادند آنچہ در دل ایں بندہ نزول میشود کہ آں در سینۂ شما ظہور شدہ است۔ بعدہ' ہماں پنج انگشت سہ بار سینۂ میاں رضی اللہ عنہ' نہادند و فرمودند کہ ایجا ظہور شدہ است۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام (ایک دفعہ) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑکر حجرہ میں لے گئے ۔ اپنے سینۂ مبارک پر اپنے ہاتھ کی پانچ اُنگلیاں رکھتے ہوئے فرمایا سید خوند میر تین مہینے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہورہا ہے کہ جو کچھ اس بندے کے دل میں نزول ہوتا ہے وہ تمہارے سینہ میں ظہور پایا ہے ۔ اس کے بعد وہی پانچ اُنگلیاں تین بار میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے سینہ پر رکھ کر فرمایاکہ اس جگہ ظہور ہوا ہے ۔

(251) نقل است وقتے بندگی میاں یوسفؓ را جذبہ شد ہمہ برادراں پسخوردۂ میاں مذکور نوشیدند میراں سید محمود رضی اللہ عنہ' از درون خانہ پیش آمدہ بسیار زاری کردند 1 بحضرت میراں علیہ

1۔ بی بی بونؓ پیشِ حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند حضرت میرانجیوؒ میراں سید محمود ہلاک میشوند ، خوند کار بیائید۔ میرانجیوؒ آمدہ فرمودند (ب۔ا)

السلام خبر شد کہ میراں سید محمود بسیار زاری می کنند۔ حضرت میراں علیہ السلام خود آمدہ

فرمودند چرا چناں کنید۔ گفتند 1 که میرانجیوؒ مرا با شما سه نسبت اند۔یکے پدری دوم استادی و سوم مرشدی و میاں یوسف را چنیں حال روزی شده است و بنده را چیزے نیست۔ فرمودند که شما ایں چه آرزو کنید اُو را تجلی روحی شده است اُو آه آه می کند۔حالِ شما ازیں بہتر است۔ شما آرزوئے پدرِخود بکنید۔ فرمودند خدائے تعالیٰ صدقۂ خوندکار روزی کند۔ حضرت مہدی علیه السلام فرمودند بھائی سید محمودؓ صدقه خوار نباید شد۔ مردانگی باید کرد۔ 2 وحالِ میاں 3 یوسف چه آرزو می کنید حالِ میاں سید خوندمیرؒ پبینید تجلیِ الوہیت تجلی برتجلی می شود بشره ہم تغیر نمی شود۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک وقت بندگی میاں یوسف رضی اللہ عنہٗ کو جذبہ ہوا۔تمام صحابہؓ نے صاحبِ موصوف کا پسخوردہ پیا۔ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ گھر سے باہر آئے (تو یہ دیکھکر) بہت زاری کرنے لگے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی گئی۔آپؑ خود تشریف لے آئے اور فرمایا کہ ایسا کیوں کر رہے ہو؟ عرض کیا کہ میرانجیؒ! آپؑ سے مجھے تین نسبت حاصل ہیں۔ پدری، استادی، مرشدی۔ میاں یوسفؓ کو جو کیفیت روزی ہوئی ہے اور بندہ کو ایسا کچھ نہیں۔آپؑ نے فرمایا کہ تم یہ کیا تمنا کررہے ہو۔اُن کو روحی تجلی ہوئی ہے جس کی وجہ وہ آہ آہ کررہے ہیں۔ تمہارا حال تو اُس سے بہتر ہے۔ تم اپنے باپ (کے حال) کی آرزو کرو۔(حضرت سید محمودؓ) نے عرض کیا کہ خوندکار کا صدقہ خدائے تعالیٰ روزی کرے۔حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بھائی سید محمودؓ! صدقہ خوار بننا چاہیئے۔ مردانگی کو عمل میں لانا چاہیئے۔ میاں یوسفؓ کے حال کی آرزو کیا کر رہے ہو۔ میاں سید خوندمیرؒ کا حال دیکھو تجلی پر تجلی ہوتی ہے بشرہ بھی متغیر نہیں ہوتا ہے۔

1۔ گفتند که میاں یوسف را۔۔الخ (ب۔ا)(ا۔چ) 2۔ " دیگرباید کرد" (غ۔ب)(ا۔چ) 3۔ مردانگی باید کرد کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے۔(غ۔ب)(ا۔چ)

(252) فرمودند 1 بھائی سید محمود شما مسجد جامع برابر ایں بندہ نیائید۔ پیش شدہ بیائید یا پس۔ خدائے تعالیٰ غیور است۔

ترجمہ :- (حضرت مہدی علیہ السلام نے) فرمایا بھائی سید محمود تم جامع مسجد کو بندہ کے برابر نہ چلو۔ یا تو آگے ہو جایا کرو یا پیچھے (کیونکہ) خدائے تعالیٰ غیور ہے۔

(253) فرمودند کہ بھائی سید محمود شما را سیرِ نبوت است و سید خوندمیر را سیرِ ولایت۔

ترجمہ :- (حضرت مہدی علیہ السلام) نے فرمایا کہ بھائی سید محمود تم کو سیرِ نبوت ہے اور سید خوندمیر کو سیرِ ولایت۔

(254) فرمودند کہ ایں دو جواناں کہ چپ در است نشستہ اند فرمان می شود کہ پرورشِ ایشاں از حضرت مابے واسطہ است۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دو جوان جو سیدھے اور بائیں جانب بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے بارے میں فرمان ہورہا ہے کہ اُن کی پرورش ہماری بارگاہ سے بے واسطہ ہورہی ہے۔

(255) روزے اکثر مہاجراں 2 بعد رحلتِ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ' جمع شدہ نشستہ بودند۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ' سنگ ریزہ بدست گرفتہ فرمودند کہ ایں سنگ را میراں علیہ السلام گوہر فرمودہ اند۔ شما چہ میگوئید۔ بعدہ' میاں سلام اللہ رضی اللہ عنہ' خاشاک بدست گرفتہ فرمودند کہ ایں را میراں علیہ السلام شاہ فرمودہ اند۔ شما چہ میگوئید۔ حضرت

1۔ روایات (252، 253، 254، 256، 257) ان نسخوں میں نہیں ہیں۔ (غ۔ب)(ا۔چ) 2۔ اکثر مہاجراں نشستہ بودند (ب۔ا)

بندگی میاں نظام و دیگر مہاجراں 1 رضی اللہ عنہم فرمودند آں سنگ گوہراست وآں خاشاک شاہ است 2 بعدہٗ میاں نعمت، میاں دلاور(رضی اللہ عنہم) را گفتند کہ شما بگوئید۔ میاں دلاوررضی اللہ عنہٗ گفتند کہ بندہ کمینہ است۔سخن ما را چہ اعتبار است۔استادہ شدند ملک بخن رضی اللہ عنہٗ پس میاں دلاوررضی اللہ عنہٗ نشستہ بودند دامنِ میاں دلاوررضی اللہ عنہٗ گرفتند میاں دلاورؓ را نشاند ند باز میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ گفتند حقیقت است بگوئید میاں دلاوررضی اللہ عنہٗ گفتند سخن ما را چہ اعتبار است۔ باز برخواستند باز ملک بخنؓ دامن گرفتہ میاں دلاورؓ را نشاندند میاں نعمت گفتند انچہ ازحضرت میراں علیہ السلام معلوم است چرانمی گوئید۔ بعدہٗ میاں دلاوررضی اللہ عنہٗ گفتند کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم را شرفِ نزولِ قرآن بود و محمد مہدی صلی اللہ علیہ و سلم را شرفِ بیانِ قرآن شد۔اکنوں ہم خدائے تعالیٰ ہر کرا بیانِ قرآن دادہ شد اُو را برہمہ یاراں فضل است۔پس بہ بینید کہ بیانِ قرآن مثل سید خوندمیرؓ کراہست جنگ نیست۔پس ہمیں حجت بسندہ است بر فضلِ میاں سید خوندمیرؓ پس ہر کہ عمر و عثماں رضی اللہ عنہما صفت باشند باید کہ بیعت کنند۔ بعدہٗ ازاں ہریکے برخواستند چونکہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ بدرِخانۂ خود رسیدند۔ میاں نظام رضی اللہ عنہٗ شتابی آمدند و بیعت کردند و گفتند میاں سید خوندمیرؓ بندہ را در برادرانِ خود شمارند۔ بعدہٗ میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ بہ برادرانِ خود گفتند کہ شمارا پیش بندہ ماندن حاجت نیست۔ میاں دلاورؓ، میاں سید خوندمیرؓ را فضل دادہ اند کسے کہ فاضل شد صحبتِ اُو باید کرد۔ اگر خدائے تعالیٰ بندہ را فضلِ ایشاں معلوم خواہد کرد بندہ ہم صحبتِ ایشاں اختیار خواہم کرد۔ بعدہٗ میاں دلاوررضی اللہ عنہٗ گفتند کہ میاں نعمتؓ چرا رنجش می شوید شما را ہم حضرت میراں علیہ السلام درآخریں شمردہ اند۔ دیگراں ہم دراں سبب با میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ بیعت کردند۔

ترجمہ :- حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کی رحلت کے بعد اکثر مہاجرین رضی اللہ عنہم ایک روز جمع ہوئے تھے

1۔ " دیگرمہاجراں" نہیں ہے (ب۔ا) 2۔ " شاہ است" کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب)(ب۔ا)

بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے ایک سنگ ریزہ ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ اس سنگ ریزہ کو حضرت مہدی علیہ السلام نے گوہر فرمایا ہے۔ آپؓ کیا فرماتے ہیں؟ اس کے بعد حضرت میاں سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ نے کاہ (یعنے ایک کاڑی) ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس کو شاہ فرمایا ہے۔ آپؓ کیا فرماتے ہیں؟ حضرت بندگی میاں نظام اور دوسرے مہاجرین رضی اللہ عنہم نے کہا کہ وہ سنگ ریزہ گوہر ہے اور وہ کاہ شاہ ہے۔ اس کے بعد میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ سے کہا کہ آپؓ فرمائیے۔ میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ بندہ کمترین ہے بندہ کی بات کا کیا اعتبار ہے۔ کھڑے ہوگئے۔ ملک بخن رضی اللہ عنہٗ نے جو میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ کے پیچھے ہی تشریف فرما تھے میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ کا دامن پکڑ کر بٹھا لیا۔ میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ جو حقیقت ہے بیان کر دیجئے۔ میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا ہماری بات کا کیا اعتبار ہے۔ پھر اٹھ گئے۔ ملک بخن رضی اللہ عنہٗ نے دوبارہ دامن پکڑ کر بٹھایا۔ میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام سے جو کچھ معلوم ہوا ہے آپؓ کیوں بیان نہیں فرما دیتے۔ اس وقت میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نزولِ قرآن کا شرف تھا اور محمد مہدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن کے بیان کا شرف ہے۔ اب بھی خدائے تعالیٰ جس کو بیانِ قرآن عطا فرمائے اُس کو تمام (موجودہ) صحابہؓ پر فضیلت رہے گی۔ پس دیکھ لو کہ سید خوندمیرؒ کی طرح کسی کو بیانِ قرآن حاصل ہے؟ بحث نہیں ہے میاں سید خوندمیرؒ کی فضیلت پر یہی حجت کافی ہے جو صحابیؓ حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی صفت پر ہوں انھیں بیعت کرنی چاہئے۔ اس کے بعد سب اٹھ گئے جب میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچے تو حضرت میاں نظام رضی اللہ عنہ نے تیزی سے تشریف لاکر بیعت کیا اور فرمایا میاں سید خوندمیرؒ بندہ کو آپؓ کے برادرانِ دائرہ میں شمار کیجئے۔ ! اس کے بعد حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے اپنے برادرانِ دائرہ سے فرمایا کہ آپ لوگوں کو

میرے پاس رہنے کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ کیونکہ میاں دلاورؒ نے میاں سید خوندمیرؓ کی فضیلت بیان کی ہے۔ جو صاحبِ فضیلت ہے اس کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے۔ اگر خدائے تعالیٰ اُن کی فضیلت اس بندہ پر بھی ظاہر فرمادے گا تو بندہ بھی اُن کی صحبت اختیار کرے گا۔ اس کے بعد میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ نے میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا کہ آپ کیوں رنجیدہ ہو رہے ہیں آپؓ کو بھی حضرت مہدی علیہ السلام نے آخرین میں شمار فرمایا ہے۔ دوسرے صحابہؓ نے بھی اسی لئے حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ سے بیعت کی ہے۔

(256) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کرءت و مرءت فرمودند که حضرت میراں علیه السلام کرءت و مرءت در حجرۂ ایں بنده آمده اند و ہر بار فرموده اند که سید خوندمیر امروز درحق شما ایں چنیں فرمان میشود از خدائے تعالیٰ بنده جواب دادے حضرت میرانجیوؑ بنده ہیچ چیز نیست حضرت میراں علیه السلام فرمودند که بنده چه داند فرمان میشود۔

ترجمہ :- حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے بار بار فرمایا کہ حضرت میراں علیہ السلام اس بندہ کے حجرہ میں کئی بار تشریف لاکر یہ فرمایا کرتے کہ آج تمہاری شان میں حق تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمان ہوا ہے۔ بندہ عرض کرتا کہ حضرت میرانجیؑ! بندہ کوئی چیز نہیں ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے کہ بندہ کو کیا معلوم فرمان (ایسا) ہورہا ہے۔

(257) یکبار میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ معامله دیدند در حال حیاتِ حضرت میراں علیه السلام که وصال شده است۔ و برادرانؓ غسل داده جنازه مستعد کردند۔ بعدہٗ یاراں قصد کردند که جنازه بردارند نه توانستند۔ بعدہٗ بنده درخاطر آورد اگر برادرانؓ بنده را بگویند بنده بردارد۔ بعدہٗ ہمه برادراں بنده را فرمودند۔ پس بنده باسبکی و آسانی چوں چند قدم روانه شدم چه بینم که حضرت میراں علیه السلام درجنازه نشسته اند و ہر دو دست بنده برسینه مانده۔ حضرت میراں علیه السلام در ذاتِ من غائب شدند۔ ایں معامله پیشِ میراں جیو علیه السلام عرض کردم۔ حضرت میراں علیه السلام فرمودند آرے ہمچنیں است۔ چنانچه دیدی۔ آں بارِ ولایتِ حضرت مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم است۔ جز شما کسے برداشتن نتواند۔ شما را فنا در ذاتِ من است۔ بندہ و شما ہر دو یک ذات اند۔ ہیچ فرق نیست۔

ترجمہ :- حضرت مہدی علیہ السلام کی حیاتِ مبارک کے زمانے میں حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے ایک معاملہ (خواب) دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہوگیا ہے۔ صحابہؓ نے غسل دے کر جنازہ تیار کردیا ہے۔ اس کے بعد صحابہؓ نے جنازہ اٹھانے کی کوشش کی۔ اٹھا نہ سکے بندہ کے دل میں بات آئی کہ اگر بندہ سے کہا جائے تو بندہ اٹھالے گا۔ اس کے بعد تمام صحابہؓ نے بندہ کو جنازہ اٹھانے کے لئے فرمایا۔ سبکی وآسانی کے ساتھ جنازہ اٹھاکر چند قدم روانہ ہوا ہی تھا کہ کیا دیکھتا ہوں، حضرت مہدی علیہ السلام جنازہ میں اٹھ بیٹھے ہیں اور (حضرت کے بجائے) بندہ کے دونوں ہاتھ بندہ کے سینہ پر رکھے ہوئے ہیں اور حضرت مہدی علیہ السلام میری ذات میں غائب ہوگئے ہیں۔ یہ معاملہ حضرت مہدی علیہ السلام کی حضوری میں عرض کیا تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! تم نے جیسا دیکھا ویسا ہی ہے۔ وہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کا بار ہے۔ تمہارے سوائے کوئی اٹھا نہیں سکتا تم کو بندہ کی ذات میں فنا ہے۔ بندہ اور تم دونوں ایک ذات (ہوچکے) ہیں کوئی فرق نہیں ہے۔

(258) روزے حضرت میراں علیہ السلام بیانِ فضلِ ولایتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم می فرمودند ہم دریں میان فرمودند کہ فرمانِ حضرت عزت می شود اے! سید محمد 1 جائیکہ ختمِ ولایت می شود آں جا بسیاراں قائم قائم مقامِ انبیاء شوند بعضی را سیرِ ابراہیم علیہ السلام بعضی

1۔ اے سید محمد ہر کہ ختمِ ولایتِ مصطفیٰ شود اینجا بعضی قائم مقامِ انبیاء شوند (ب۔ا)

را سیرِ موسیٰ 1 بعضی را سیرِ عیسیٰ علیہ السلام بشود 2 میاں سید خوندمیرؓ پرسیدند حضرت میرانجیوؒ کسے را سیرِ مصطفیٰ و سیرِ مہدی ہم باشد؟ فرمودند آرے! میراں سید محمودؒ را سیرِ مصطفیٰؐ است شما را در ذاتِ بندہ سیر است۔

ترجمہ :- ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کی فضیلت بیان فرما رہے تھے۔ اس اثناء میں آپؑ نے فرمایا کہ حضرت رب العزت کا فرمان ہورہا ہے کہ اے سید محمد جہاں ولایت ختم ہوگی وہاں بہت سارے قائم مقامِ انبیاء ہوں گے۔ بعض کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیر اور بعض کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیر اور بعض کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیر حاصل ہوگی۔ حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے پوچھا کسی کو سیرِ مصطفیٰؐ و سیرِ مہدیؑ بھی ہوگی؟ آپؑ نے فرمایا ہاں! میراں سید محمودؒ کو سیرِ مصطفیٰ ہے اور تم کو بندہ کی ذات میں سیر ہے۔

(259) روزے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ معاملہ دیدند درحال حیاتِ حضرت میراں علیہ السلام کہ حضرت میراں علیہ السلام را وصال شدہ است و بعضی یاراں با ما مخالفت میکنند۔ بعدہٗ معاملہ پیشِ حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند۔ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر چہ دیدید ہمچناں خواہد 3 شد۔ وبر شما بے دینی ثابت خواہند کرد شما مستقیم باشید۔ حق طرفِ شما است ایشاں رجوع خواہند کرد۔

ترجمہ :- ایک روز میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی حیاتِ مبارک کے زمانہ میں

1۔ سیرِ موسیٰ روزی صلوات علیہم اجمعین نام بعضے تعین فرمودند (ب-ا) 2۔ بشود کے بعد کی عبارت نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔چ) 3۔ خواہد شد کے بعد کی عبارت نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔چ)

معاملہ (خواب) دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہوگیا ہے۔ اور بعض صحابہؓ آپ سے مخالفت کر رہے ہیں اس کے بعد آپؑ نے یہ معاملہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا تو حضرتؑ نے فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا ہے ایسا ہی ہوگا۔ تم پر بے دینی ثابت کریں گے تم استقامت سے رہو۔ حق تمہاری طرف ہے۔ یہ لوگ رجوع کریں گے۔

(260) روزے حضرت میراں علیہ السلام دو کس (ے) را علی الیقین فرمودند که شما را سیرِ ابراہیم علیہ السلام است۔ اگر حیاتِ شما باشد ازیں بیشتر شوید۔ لیکن حیات نیست۔ یکے ازاں ہر دو سو می روز رحلت کردد۔ دیگر روز نہمی متوفی شد۔

ترجمہ :- ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام نے دو صاحبینؓ (ے) کے متعلق علی الیقین فرمایا کہ تم کو سیرِ حضرت ابراہیم علیہ السلام حاصل ہے۔ اگر تمہاری حیات اور ہوتی تو تم اور ترقی کر جاتے لیکن حیات نہیں ہے۔ ان دونوں میں سے ایک صاحبؓ تیسرے دن اور دوسرے صاحبؓ نویں دن رحلت کر گئے۔

(261) وقتی چشمہائے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ 1 پُرآب شدند بسیار گریہ کردہ فرمودند که از حق تعالیٰ معلوم میشود اے سید خوندمیر بار تو تمام شدہ است لیکن چیزے حکمت است که ترا زندہ می دارم۔

ترجمہ :- ایک وقت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کی آنکھوں میں آنسو پھر گئے بہت زاری کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہو رہا ہے کہ اے سید خوندمیر! تمہارا بار تم تو پورا کر چکے ہو لیکن کچھ حکمت ہے کہ

1۔ رضی اللہ عنہٗ بسیار دردمیکردند (غ۔ب) (ا۔چ) (ے) انصاف نامہ میں ان حضرات کا نام میاں مخدومؒ و میاں عزیز اللہؒ مذکور ہے۔

جس کی وجہ ہم نے تمہیں زندہ رکھا ہے۔

(262) روزے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ 1 را بعد از تخفیف دردِ شکم کہ مبالغت شدہ بود فرمودند کہ از حق تعالیٰ معلوم میشود کہ اے سید خوندمیر! ترا دکسانیکہ در دائرہ تواند خلعتہا و تشریفہا کردیم از خلعتہا این ست کہ گوشت و پوست و استخواں و موبمو ترا فنا بخشیدیم و بی بی خونزاؒ را فرمودند کہ درونِ دائرہ خبر کنید کہ دوگانۂ شکرانہ ادا کنند۔شما را حق تعالیٰ امشب تشریف کردہ است یکی ازاں اینست کہ از جملہ گناہاں بخشیدہ و از ہریکی خوشنود شدہ است۔ 2 بعدہٗ ملک الہدادؒ را طلبیدند آنچہ عطا شدہ بود یکبیک عیاں فرمودند ایں نیز فرمودند کہ عیسیٰ صلوات اللہ علیہ را نزیک نمودند۔

ترجمہ :- میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے ایک روز شدید دردِ شکم میں کمی ہونے کے بعد فرمایا کہ حق تعالیٰ کی طرف سے معلوم کیا جا رہا ہے کہ اے سید خوندمیر! تم کو اور ان لوگوں کو جو تمہارے دائرے میں ہیں خلعت اور بزرگیاں ہم نے عطا کی ہیں۔ایک خلعت یہ بھی ہے کہ تمہارے گوشت، پوست، استخواں بلکہ بال بال کو ہم نے فنا بخشی ہے۔ اور بی بی خونزاؒ کو آپؒ نے فرمایا کہ دائرہ میں یہ خبر معلوم کر دو کہ دوگانۂ شکرانہ ادا کریں۔ کیونکہ تم لوگوں کو آج رات جو بزرگیاں عطا ہوئی ہیں اُن میں ایک بزرگی یہ ہے کہ تمام گناہ بخشے گئے۔ اور ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوئی ہے۔ اس کے بعد حضرت ملک الہداد رضی اللہ عنہٗ کو بلا کر جو کچھ عطا ہوا تھا ایک ایک کی تفصیل آپؒ نے بیان فرمائی۔ نیز فرمایا کہ حضرت عیسیٰ صلواۃ اللہ علیہ وسلم کو قریب دکھائے ہیں۔

1۔ رضی اللہ عنہٗ را تسلیم در مبالغہ شدہ بود۔ (غ۔ب) (ا۔چ) 2۔ "خوشنود شدہ است" کے بعد کی عبارت نہیں ہے۔(غ۔ب) (ا۔چ)

(263) روزے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ بمیراں سید محمود رضی اللہ عنہ عرض کردند که بنده را در دائرۂ خود جائے بدہید تا با دائرہ 1 خویش آمده بماند ۔ فرمودند حضرت میراں علیه السلام آنچه درحق بنده فرموده اند آں درحق شما ہم فرموده اند ہیچ فرق نیست و فرق نه کردند و فرمودند که برادرِ حقیقی شما ہر دو ہستید 2۔ ویارانِ شما از شما فیض گرفته اند پیشِ بنده ماندن نتوانند۔ چناں کنید که نزدیک بمانید۔ بمقداریکه وقت حجت خبر شما و خبر من بشما دریک روز رسد۔

ترجمہ :- ایک روز حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بندہ کو اپنے دائرہ میں جگہ دیجئے تاکہ اپنے اہلِ دائرہ کے ساتھ بندہ رہ جائے ۔ آپؓ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نے جو کچھ بندہ کے حق میں فرمایا ہے وہی آپؓ کے حق میں بھی فرمایا ہے ۔ نہ کوئی فرق ہے نہ کوئی فرق حضرت مہدی علیہ السلام نے کیا ہے ۔ اور آپؓ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم دونوں برادرِ حقیقی ہیں ۔ اب آپؓ ایسا کیجئے کہ اتنا قریب اپنا دائرہ قائم کریں کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی خبر ایک دن میں پہنچ سکے ۔

(264) منقول 3 است که چوں رحلتِ حضرت میراں علیه السلام نزدیک رسیددر مسجدِ جامع بعد از ادائیِ نمازِ جمعه وتر گزاردند بعضے یاراں را فہم شد دانستند که حضرت میراں علیه السلام بعد ازیں در مسجدِ جامع نیایند زیرا که نبی علیه السلام نیز آخر عمر روز جمعه بعد از ادائیِ نمازِ جمعه وتر گزاردند چنانچه دانسته بودند ہمچناں شد بعدہٗ درمسجدِ جامع نیامدند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ جب مہدی علیہ السلام کے وصال کا زمانہ قریب آپہنچا تو جامع مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد آپؑ نے نمازِ وتر ادا فرمائی ۔ بعض صحابہؓ نے اس عمل کو سمجھا اور جان لیا کہ حضرت مہدی علیہ السلام اس

1۔ تا بنده پیشِ شما بماند (ب۔ا) 2۔ " ہستید وچناں کنید" کے درمیان کی عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب)(ا۔چ) 3۔ روایات (264) و(265) (266) و(267) و(268) ان نسخوں میں نہیں ہیں۔ (غ۔ب) (ا۔چ)

کے بعد جامع مسجد میں تشریف نہیں لائیں گے۔ کیونکہ حضرت نبی علیہ السلام نے بھی عمر کے آخری حصہ میں جمعہ کے روز نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد وتر ادا فرمائی ہے۔ (صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو سمجھا تھا وہی ہوا) اس کے بعد (حضرت مہدی علیہ السلام) جامع مسجد میں تشریف نہیں لائے۔

(265) منقول است که در خراسان هر که باحدیث حجت کردے و گفتے که میرانجیوؑ نشانهائے مهدی علیه السلام که دریں احادیث مذکور اند در ذاتِ خوندکار یافته نمیشود۔ فرمودند که در احادیث اختلاف بسیار است صحیح از سقیم جدا کردن مشکل است۔ هرحدیثے که موافقِ کتابِ خدائے تعالیٰ وحالِ بنده باشد آں صحیح است۔ کما قال علیه السلام وستکثر لکم الاحادیث من بعد فاعرضوا علی کتاب الله تعالیٰ فان وافقوا فاقبلوا والا فردوه۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ مقامِ خراسان میں جو لوگ احادیث پر سے بحث کرتے اور کہتے کہ میرانجیؑ ان احادیث میں مہدی علیہ السلام کی جو نشانیاں بیان ہوئی ہیں خوندکار میں نہیں پائی جارہی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ احادیث میں بہت اختلاف ہے سقیم سے صحیح کو الگ کرنا مشکل ہے جو حدیث کہ خدائے تعالیٰ کی کتاب اور بندہ کے حال کے موافق ہو وہی صحیح ہے۔ جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ " میرے بعد تمہارے لئے احادیث میں کثرت ہوجائے گی۔ ان احادیث کو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ملاؤ اگر موافق پاؤ تو قبول کرو ورنہ چھوڑ دو۔

(266) منقول است حضرت میراں علیه السلام وقتی فرمودند معلوم می شود که مهدی را و قومِ اُورا هیچ جائے مقام و مسکن نباشد۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک وقت فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ مہدی اور اس کی جماعت کے لئے کوئی جگہ مقام و مسکن نہیں ہے۔

(267) نیز منقول است که حضرت میراں علیه السلام بست سال این ندا شنیدے که تومهدی موعود آخرالزماں ہستی، پوشیده داشتند واظہار نه کردند۔ چوں ندا بعتاب شد اظہار کردند۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام بیس سال سے ندائے (غیب) سماعت فرمارہے تھے کہ تم مہدیِ موعود آخرالزماں ہو۔ آپؑ نے پوشیدہ رکھا۔ کسی پر ظاہر نہ فرمایا۔ جب ندا عتاب کے ساتھ ہوئی تو آپؑ نے ظاہر فرمایا۔

(268) نیز روزے فرمودند که سفر معلوم میشود ویاراں برائے استعدادِ سفر مرکب خریدند و دیگر استعداد ہم کردند بعد از چند روز فرمودند سفرِ باطنی مراد است۔

ترجمہ :- نیز (روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے) ایک روز فرمایا معلوم ہورہا ہے کہ سفر (کرنا ہوگا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے سفر کی تیاری کے لئے سواری خریدی اور دوسری ضروریات بھی مہیا کرلیں۔ چند دن بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا (اس حکم سے) سفرِ باطنی مراد ہے۔

(269) بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ' معامله دیدند که سلطان مظفر و بی بی رانی زن اُو اطاعتِ من کردند این معامله پیشِ بندگی میاں سید خوندمیرؒ گفتند1 و اجازت رواں شدن بچاپا نیر طلبیدند میاں سید خوندمیرؒ فرمودند شما فہم کردید مراد این معامله نیست۔ این صورت نه شود مراد از سلطان مظفر نفسِ شما است و از بی بی رانی مراد ہوائے شما است۔ میاں نعمت رضی اللہ عنہ' این تعبیر قبول نه کرده بچاپانیر رفتند پشیماں شدند چنانچه مشہور است۔

1۔ این معامله پیشِ بندگی میاں سید خوندمیرؒ گفتند فرمودند که مراد سلطان مظفر نفسِ شما است۔ و مراد از بی بی رانی ہوائے شما است (غ۔ب) (ا۔چ)

ترجمہ :- ایک روز بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے معاملہ (خواب) دیکھا کہ سلطان مظفر اور اس کی بیوی رانی نے آپؓ کی اطاعت قبول کی ہے۔ یہ معاملہ آپؓ نے بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ سے بیان کیا اور چاپانیر جانے کی رضامندی چاہی۔ میاں سید خوندمیرؒ نے فرمایا: آپؓ نے جو سمجھا ہے اس کا نہ وہ مطلب ہے اور نہ ایسا ہوگا سلطان مظفر سے مراد آپؓ کا نفس اور بی بی رانی سے مراد آپؓ کی ہوس ہے۔ میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے اس تعبیر کو قبول نہ کیا۔ چاپانیز تشریف لے گئے۔ (لیکن اپنی کی ہوئی تعبیر پوری نہ ہوئی) جیساکہ مشہور ہے۔

(270) نیز منقول است در یارانِ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ چند روز ایں آوازہ بود کہ بعد قتال غلبہ صورت شود اما ملک گیری نہ شود و لیکن قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا (سورۃ اٰل عمران-195) شود۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے (دائرے کے) فقراء میں چند دن یہ شہرت رہی کہ قتال کے بعد غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ لیکن ملک گیری نہ ہوگی (صرف) قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا (سورۃ اٰل عمران 195 (کی تکمیل) ہوگی۔

(271) روزے 1 بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ معاملہ دیدند کہ از پروردگار حکم شد اے! میاں نعمت شما را توکل عطا کردیم و لیکن تمام نتوانید رسید۔ بعدہٗ بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ گفتند فرمودند کہ تمام متوکل حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام ہستند۔ ازاں جہت بتمام نتوانید رسید۔

ترجمہ :- ایک روز بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ نے معاملہ دیکھا کہ پروردگار کی طرف سے حکم ہوا کہ اے میاں

1۔ روایت (271) اس نسخہ میں نہیں ہے۔ (ب۔ا)

نعمت ہم نے تم کو توکل عطا کیا ہے لیکن تم توکل کے کامل درجہ کو نہ پہنچ سکوگے۔ آپؒ نے (یہ معاملہ) بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ سے بیان کیا۔ آپؒ نے فرمایا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مہدی علیہ السلام ہی کامل متوکل ہیں ۔ اسی جہت سے آپؒ توکلِ تام کو نہ پہنچ سکو گے ۔

(272) نقل است که حضرت میراں علیه السلام فرمودند که پسِ من کسانے شوند که با ایشاں اقامتِ دین شود چنانچه ازپس مصطفیٰ صلی اللہ علیه وسلم شده است[1] ہر یک مہاجراںؓ اجماع کردند که ایں تعلق بمعنی دارد نه بصورت یعنی ملک گیری۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ جن سے دین قائم ہوگا جیسا کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوا ہے ۔ سب مہاجرین رضی اللہ عنہم نے اجماع کیا ہے کہ اس فرمان کا تعلق باطن سے ہے ظاہر یعنی ملک گیری سے نہیں ہے ۔

(273) نقل است که علماء سوال کردند که مہدی بادشاه شود۔ حضرت میراں علیه السلام فرمودند آرے لیکن سر گنِ اسپاں نکشاند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ علماء نے سوال کیا کہ مہدیؑ تو بادشاہ ہوگا ؟ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہاں لیکن گھوڑوں کی لید کھینچوانے والا نہ ہوگا۔

(274) نقل است روزے کافرے مشرک برائے دردِ زہ زنِ خود را پسخورده طلبید ۔ حضرت میراں علیه السلام دادند اُو را چشانید و بآخر مرد چنانچه معتاد کافر انست که بسوزند نسوخت۔ خبر بحضرت میراں علیه السلام رسید فرمودند سوخته نخواہد شد۔ بگوئید که دفن کنند۔ پس آخر دفن کردند۔

1۔ "شده است" کے بعد کا جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے ۔ (غ ۔ ب) (ا ۔ چ)

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک روز ایک مشرک کا اپنی عورت کی دردِ زہ کی وجہ سے پسخوردہ طلب کیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے دے دیا۔ اس عورت کو پلایا گیا۔ آخر وہ مر گئی۔ کافروں نے اپنے طریقہ کے موافق جلانا چاہا۔ نعش نہ جلی۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو اس کی خبر پہنچی۔ آپؑ نے فرمایا وہ نہ جلے گی۔ اُن لوگوں سے کہدو کہ دفن کردیں۔ آخر اُن لوگوں نے دفن کردیا۔

(275) روزے در دائراہ سگ مار را1 دید و دویدبد ہان گرفت مار زبانِ سگ را گزید۔ پیشِ حضرت میراں علیہ السلام زبان فردد 2 کردہ آمد۔ حضرت میراں علیہ السلام پرسیدند کہ سگ را چہ شد۔یاراں گفتند مار گزیدہ است۔حضرت میراں علیہ السلام لعابِ خود بر زبانِ اُو انداختند فی الحال زہر مار دفع شد۔

ترجمہ :- ایک روز دائرہ میں کتے نے سانپ دیکھا اور دوڑ کر منھ میں پکڑ لیا۔ سانپ نے کتے کی زبان ڈس لی۔ کتا حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے زبان لٹکایا ہوا آیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ اس کتے کو کیا ہوا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا سانپ نے ڈس لیا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنا لعابِ دہن اس کی زبان پر ڈالدیا۔ اسی وقت سانپ کا زہر دفع ہوگیا۔

(276) روزے دیگر سگ را مار گزید درسکرات شد۔ میراں علیہ السلام 3 لطف فرمودہ بر سر آں سگ آمدند پسخوردۂ آب بدہانِ اُو ریختند بہ شد۔

1- برمارد دید (ب۔ا) 2۔ کشیدہ آمد لعابِ خود برزبانِ اُو انداختند (غ۔ب) (ا۔چ) 3۔ میراں علیہ السلام پسخوردۂ آب (غ۔ب)(ا۔چ)

ترجمہ :- ایک اور دن سانپ نے کتے کو ڈس لیا۔ کتا سکرات میں ہوگیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے از راہِ رحم کتے کے قریب آ کر پسخوردہ کا پانی اس کے منہ میں ڈالدیا۔ کتا اچھا ہوگیا۔

(277) روزے پیشِ حضرت میراں علیہ السلام مردے 1 جوان آسیب زدہ را آوردند۔ حضرت میراں علیہ السلام بزبانِ شیریں آں جن را پرسیدند که شما کدام کس ہستید گفت 2 من شاہِ جنیاں ہستم۔ بعدہٗ پسخوردۂ خود نوشایندند 3 ۔ چوں آب درحلق رسید فی الحال نعرہ زدد التماس کرد که باز پسخورده بدہید و ایں آب در بعضی اندام رسید و اسلام آورد اگر آب ہمه اندام رسیدے ہمه اندام اسلام آوردے۔ دیگر بار پسخورده دادند نوشید و کلمه عرض کرد۔ وآسیب زده را صحت شد۔

ترجمہ :- ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام کے آگے ایک آسیب زدہ شخص لایا گیا۔ حضرتؑ نے اپنی زبانِ شریں سے اس جن پر سوال فرمایا کہ تم کون ہو ؟ اس نے کہا میں جنات کا بادشاہ ہوں۔ آپؑ نے اپنا پسخوردہ پلادیا۔ جب پانی حلق میں پہنچا تو اُسی وقت چیخ اٹھا اور التماس کرنے لگا کہ پسخوردہ اور دیجیئے۔ یہ پانی جسم کے کچھ حصہ میں پہنچا ہے وہ مسلمان ہوگیا۔ اگر تمام جسم میں یہ پانی سرائیت کر جائے تو بالکل مسلمان ہوجائے گا۔ دوبارہ پسخوردہ دیا گیا۔ پیتے ہی کلمہ پڑھا اور آسیب زدہ کو صحت ہوگئی۔

(278) نقل است اگر کسے حضرت میراں علیہ السلام را پرسیدے اگر رضا باشد خواندنِ علمِ

1۔ مردے (غ۔ب) (ا۔چ) 2۔ گفت بادشا زادہ خراسان (غ۔ب) (ا۔چ) 3۔ اس کے بعد کی عبارت نسخہ (غ۔ب) (ا۔چ) میں نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ جملہ ہے " بعدہٗ پسخورده نوشانیدند به شد دیگر دید و ہمرا ہشد"

ظاہری بگذاردم1 واگر واعظ بودے گفتے وعظ بگذارم واگر کاسب بودے گفتے کہ کسب بگذارم واگر اہلِ دنیا بودے گفتے کہ دنیا بگذارم تا ذکر قرار گیرد ہریک را جواب فرمودند کہ چرامی گذارید کوششِ ذکر کنید واگر بغیر پرسیدہ کسے ایں چیز ہا گذاشتہ بیامدے فرمودے مردانگی کردید خوب کردید۔2۔

ترجمہ :۔روایت ہے کہ اگر کوئی شخص حضرت مہدی علیہ السلام سے سوال کرتا کہ اجازت ہو تو علمِ ظاہری چھوڑ دیتا ہوں اگر وعظ ہوتا تو عرض کرتا کہ وعظ چھوڑ دیتا ہوں۔ اگر کاسب ہوتا تو کہتا کہ کسب چھوڑ دیتا ہوں۔ اگر اہلِ دنیا سے ہوتا تو کہتا کہ دنیا چھوڑ دیتا ہوں تاکہ ذکر قرار پائے۔ ہر ایک کو آپؑ یہی جواب دیتے کہ کیوں چھوڑتے ہو ذکر کی کوشش کرو اگر کوئی آپؑ سے اجازت حاصل کئے بغیر از خود ان امور کو چھوڑ کر حاضر ہو جاتا تو فرماتے کہ تم نے مردانگی کی۔ تم نے بہت اچھا کیا ہے۔

(279) نقلست کہ مادرِ حضرت میراں علیہ السلام را حمل شد۔ درخواب دیدند کہ آفتاب درشکمِ من آمدہ است۔ پیشِ برادر3 ملک قیام الملک گفتند۔ فرمودند مادرِ خاتمِ نبوت ایں خواب دیدہ بودند۔ شاید کہ درشکمِ شما خاتمِ ولایت 4 باشد۔

ترجمہ :۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کو حمل ہوا تو آپؑ نے خواب دیکھا کہ آفتاب شکمِ مبارک میں آ گیا ہے۔ اپنے بھائی قیام الملک سے آپؑ نے اس خواب کا ذکر کیا۔ قیام الملک نے کہا کہ خاتمِ

1۔ اگروعظ بودے گفتے وعظ بگذارم اس نسخہ میں نہیں ہے۔(ب۔ا) 2۔ خوب کردید نہیں ہے۔(ب۔ا) اور اسی نسخہ میں اس کے بعد ایک روایت بیان ہوئی ہے جس کا مضمون وہی ہے جو روایت نمبر(210) میں بیان ہو چکا۔3۔ پیشِ دانائے خواب گفتند داناگفت کہ اے مادرم مادرِ ختم نبوت ایں خواب دیدہ بودند۔(ب۔ا) 4۔خاتم نبوت باشد بعدہٗ آں دانا سرپائے آں مادر نہاد و گفت مبارکباد (ب۔ا)

نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا۔ شاید کہ تمہارے شکمِ مبارک سے خاتمِ ولایت کا ظہور ہو۔

(280) 1 منقول است شیخ دانیالؒ مردے کامل و اکمل بود و باخواجہ خضر در ہر روز جمعہ ملاقات داشتند۔میاں سید احمد برادرِ میراں سید محمد بودند و صحبت باشیخ دانیال کردند۔روزے باشیخ التماس کردند کہ انصاف بناشد کہ شما با خواجہ ملاقات می کنید و ما را علٰحدہ می نشانید۔ حق صحبت بجا آوردید۔ و مرا نیز ملاقات کنانید۔بعدہٗ شیخ از خواجہ رضا طلبیدہ خواجہ فرمودند کہ سید احمد را بگوئید برادرِ خودرا کہ نام سید محمد است۔ہمراہ خود بیارید تا آنچہ حضرت رسالت پناہؐ برائے اُو امانت فرستادہ اند آں بدہم درروزِ جمعہ بعد ادائے نماز۔شیخ دانیال باہر دو سیداں پیشِ خواجہ حضرت میرانؒ را در کنار گرفت و بر دو زانو نشاندند فرمودند کہ جدِ شما محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدست ایں بندہ چیزے امانت فرستادہ است ۔بستانید۔ میراں علیہ السلام فرمودند خوب است۔ پس خواجہ ایں ذکر پاسِ انفاس عرض کردند و دیگر ہم رازہا گفتند و بعد از عرض سہ بار فرمود امانتِ جدِ شما رسید۔ میراں علیہ السلام فرمودند آرے رسید۔باز خواجہ صلواۃ اللہ علیہ وسلم فرمودند کہ از جانب جدِ شما ایں ذکر را تلقین بہ ہمہ کس کنید دار شاہ نمائید۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ ایک کامل واکمل انسان تھے۔ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ہر جمعہ کو ملاقات کیا کرتے تھے۔ حضرت میراں سید محمدؒ کے بھائی میاں سید احمدؒ تھے۔ شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہا کرتے تھے۔ ایک روز انھوں نے شیخؒ سے التماس کیا کہ یہ انصاف نہیں ہے آپ خواجہؑ سے ملاقات کریں اور ہم علٰحدہ بیٹھے رہیں۔ صحبت کا حق ادا کیجئے۔ اور ہم سے بھی ملاقات کرایئے۔اس کے بعد شیخؒ نے خواجہ

1۔ روایت (280) ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (ا۔چ) (غ۔ب)

سے اجازت چاہی۔ حضرت خواجہ علیہ السلام نے فرمایا سید احمد سے کہوکہ اپنے چھوٹے بھائی کا نام سید محمدؐ ہے اُن کو اپنے ساتھ لائیں۔تاکہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لئے جو کچھ امانت عطا فرمائی ہے اُن کے حوالہ کردوں۔ جمعہ کے روز نماز کے بعد شیخ دانیال رحمتہ اللہ علیہ دونوں سیدوں کے ساتھ خواجہ علیہ السلام کے پاس گئے۔ خواجہ علیہ السلام نے حضرت میراںؒ کو گود میں لے لیا۔ اور اپنے زانو پر بٹھا کر فرمایا کہ تمہارے دادا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بندہ کے ذریعہ کچھ امانت روانہ فرمائی ہے لو !۔ میراں علیہ السلام نے کہا اچھا ہے۔ خواجہ علیہ السلام نے ذکرِ پاسِ انفاس بیان کیا اور دوسرے راز بھی بیان کئے۔ اس کے بعد آپ نے تین بار سوال کیا کہ آپ کے دادا کی امانت پہنچی؟ میراں علیہ السلام نے فرمایا ہاں پہنچی۔ خواجہ صلواۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کے دادا کی جانب سے سب لوگوں کو اس ذکر کی تلقین کیجئے۔ اور ارشاد کیجئے (یعنی مرشدی کیجئے)۔

(281) نقلست کہ چوں حضرت میراں علیہ السلام بعد بلوغ ہجرت کردند۔ بمقامے رسیدند دراں مقام درویش بود آمد ملاقات شد۔ گفت مسکنِ من ازیں مقدار سہ صد کردہ است در آں مقام مشغول بودم ناگاہ خوشبوئی بے نہایت بمشام من رسید در بیان نیامد از غیب ندا آمد کہ فلاں مقام ذاتِ مہدی پیدا شدہ است۔ وبعدہٗ از بلوغ اُو ہجرت در راہِ خدا کردہ است۔ بروبا اُو بیعت کن۔ آں وقت رسیدہ است کہ تو مہدیءِ موعود آخرالزماں ہستی من 1 با تو بیعت کنم تا روز قیامت من درگروہِ مہدی باشم۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بلوغ کے بعد جب ہجرت فرمائی اور ایک مقام پر پہنچے وہاں ایک فقیر رہتا تھا آیا۔ ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ میرا مقام یہاں سے تین سو منزل پر ہے۔ میں وہاں اپنے شغل

1۔ فلاں جا ذاتِ مہدیؑ است۔ (غ۔ب)(ا۔چ)

میں تھا اتفاقاً بے انتہا ناقابلِ بیان خوشبو معلوم ہونے لگی۔ غیب سے ندا بھی سنائی دی کہ فلاں جگہ ذاتِ مہدیؑ کا ظہور ہوا ہے۔ درجہ مہدیت کو پہنچنے کے بعد اس نے فی سبیل اللہ ہجرت اختیار کرلی ہے۔ جاؤ اس کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔ اب وہ وقت آ پہنچا ہے کہ آپ مہدی ءِ موعود آخر الزماں ہیں۔ میں آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کر رہا ہوں تاکہ قیامت کے دن مہدی کی جماعت میں رہوں۔

(282) در ایامِ ہجرت بمقامے رسیدند پیشِ دروازۂ شہرے یاران رسیدند مردے پیش در شہر نشستہ بود۔ گفت شما سوداگراں ہستید رسمِ دیوانی بدہید۔ بعدہٗ بروید لمحہ ایشاں توقف کردند حضرت میراں علیہ السلام رسیدند فرمودند چرا توقف کردید۔جواب دادند ایں مردِ چنیں می گوید۔ فرمودند اُورا حضور بیارید۔ حضور آمد فرمودند:-

نا (ے) ہم لاویں لونگ سپاری نا پربت 1 کی دوا (ے) ہم تو لاویں پیو کی پچناں واں کہانکالا کا(ے)

آں مرد بمجرد شنیدن ایں سخن دیوانہ شد۔رقص کناں دنبال شد و بچشمِ گریاں و بدل بریاں تکراری گفت" واں کہاں کالا کا " مقدار راہ برابر آمد بعدہٗ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند خیالِ خود باش چہ دیوانگی می کنی۔ ہماں جا ایستادہ شد۔

ترجمہ :-ہجرت کے دنوں میں ایک مقام پر شہر کے دروازہ کے قریب پہنچے۔ ایک سپاہی شہر کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا تم لوگ سوداگر ہو پہلے رسمِ دیوانی ادا کرو، بعد یہاں سے گزرو۔ کچھ دیر یہ لوگ ٹھہر گئے (اتنے میں)

1۔ پرتب (غ۔ب) تا پربت (ا۔چ) 2۔پیو کی بچناں بہو کی واں کہانکالا کا (ا۔چ) 3۔ ان نسخوں میں صرف اتنی عبارت ہے یہ آں مرد ہمیں سخن بشنید دیوانہ شدہ ہمراہ شد و دیگروید۔ (غ۔ب)(ا۔چ) (ے) صرف یہ شعر نقلیاتِ حضرت میاں سید عالمؒ میں بھی درج ہے۔(ے) ادا (غ۔ب) (ا۔چ) (ب۔ا)(نقلیاتِ میاں سید عالمؒ) (ے) لاگا (نقلیاتِ حضرت میاں سید عالمؒ)

حضرت مہدی علیہ السلام بھی پہنچ گئے۔ فرمایا کہ کیوں ٹھہرے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ شخص ایسا کہتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اس کو حاضر کرو۔ جب وہ حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا:

(ترجمہ شعر) نہ ہم لونگ سپاری لاد کر لائے ہیں اور نہ ہمارے پاس پہاڑ کی جڑی بوٹی ہے ہم تو اپنے محبوب اللہ تعالیٰ کا عشق و محبت لائے ہیں۔ ہمارے پاس دنیا کا سامان نہیں ہے۔ سپاہی اس کلام کو سنتے ہی دیوانہ بن گیا۔ (وجد طاری ہوکر) رقص کرنے لگا اور ساتھ ہوگیا۔ آنسو بہاتے ہوئے سوزِ دل سے بار بار کہنے لگا "واں کہاں کالا کا" تھوڑی دور (اس طرح) ساتھ چلا تھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا۔ دیوانگی کیا کر رہے ہو اپنے ہوش میں رہو۔ وہیں ٹھہر گیا۔

(283) روزے دندانِ مبارک حضرت میراں علیہ السلام از مقام خود جدا شد برزمین افتاد بی بی الہداتی رضی اللہ عنہا 1 بردشتند کہ بحرمت بدارند۔ برادرِ بی بیؓ میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ' مزاحم شدند کہ مرا عطا کنید۔ ایں تبرک بدارم چند تنازع شد بعدہ' حضرت میراں علیہ السلام فرمودند خصوصیت مکنید آں نورِ خدا است۔ نور از نور جدا نخواہد شد۔ بعدہ' بی بی الہداتی رضی اللہ عنہا دندانِ مبارک درجامہ پیچیدہ درصندوق نہادہ قفل کردند بعد از چند روز صندوق کشادند دندانِ مبارک نیافتند۔

ترجمہ :- ایک روز حضرت میراں علیہ السلام کا دندانِ مبارک دہنِ مبارک سے الگ ہوکر زمین پر آ گیا۔ بی بی الہداتی

1۔ نسخہ (ا۔چ) (غ۔ب) میں اس روایت کا مضمون یہ ہے۔ الہداتی رضی اللہ عنہا برداشتہ درصندوق نگاہ کردند بعد مدتے دندان را جستند نیا فتند۔ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند چہ می بینید گفتند۔ دندانِ خوند کار بینم نمی یابم۔ فرمودند دندان نورِ خدا است۔ نور از نور جدا نخواہد ماند۔

رضی اللہ عنہٗ نے حرمتہً محفوظ کرنے کے ارادہ سے اٹھالیا۔ بی بی کے بھائی میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ نے مزاحمت کی کہ مجھے دے دیجئے میں بطورِ تبرک رکھ لونگا۔ کچھ دیر باہم مزاحمت جاری تھی کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مزاحمت نہ کرو وہ تو خدا کا نور ہے ۔ نور، نور سے جدا نہ رہے گا۔ اس کے بعد بی بی الہداتی رضی اللہ عنہا نے دندانِ مبارک کپڑے میں لپیٹ کر صندوق میں محفوظ کر کے قفل لگا دیا۔ چند دن بعد صندوق کھولا تو دندانِ مبارک نہ پایا۔

(284) نیز[1] منقول است در ولایتِ مانڈو روزے فتوح بسیار رسید بحدیکه حضرت میراں علیه السلام به ہر دو دستِ مبارک پر کرده می دہند بسیار خلق مطیع شد۔ ہر که می آمدے گفتے اے خداوند قسمت ما را بده۔ ہیچ کس محروم نماند یکے دف زن آمد ہمچنیں سخن گفت یک تسبیح مروارید قیمتی مانده بود آں دف زن را مرحمت کردن ۔طلبیدند میاں سید سلام اللہ عرض کردند حضرت میرانجیوؑ آں مروارید بیش قیمتی ہست۔فرمودند که ہمچنیں است و فرمانِ خدائے تعالیٰ اینست "قل متاع الدنیا قلیل" وایں متاعِ دنیا را خدائے تعالیٰ اندک گفته است۔ ایں مقدار مروارید چند مقدار خواہد بود۔ بعدہٗ میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ آورده دادند۔ بعد ازاں برائے ادائے نماز بکنار حوض رفتند و خلق آں مقدار دنبال شد که در شما رنیاید دراں روز ماہم و بعضے یاراں فہم کردند که قدِ مبارک که بالائے تمام خلق است۔ چپ و راست ایستاده دیدند از ہر یکے سرِ مبارک بالا یافتند۔

ترجمہ :- نیز روایت ہے کہ شہرِ مانڈو میں ایک دن فتوح اتنی زیادہ آئی کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے دونوں دستِ مبارک بھر بھر کر دے رہے تھے ۔ بہت لوگوں نے اطاعت قبول کی جو شخص آتا خداوند ہم کو حصہ دیجئے کوئی محروم نہ رہا۔ ایک دفالی (دف بجانے والا) آیا اُس نے بھی دستِ سوال دراز کیا۔ مروارید کی قیمتی تسبیح رہ گئی تھی

1۔ روایت (284) ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (ا۔چ) (غ۔ب)

دفالی کو دینے کے لئے حضرت نے منگوائی۔ حضرت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ نے عرض کیا حضرت میرانجیؒ اس تسبیح کے مروارید بہت قیمتی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا قیمتی تو ہیں لیکن خدائے تعالیٰ کا فرمان یہ ہے کہ " قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ۔۔الخ(سورۃ النساء۔77) (کہدو کہ دنیا کی متاع قلیل ہے) جب اللہ تعالیٰ نے متاعِ دنیا کو قلیل فرمایا ہے تو یہ مروارید بھی قلیل ہیں۔ حضرت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ نے تسبیح لاکر پیش کردی۔ اس کے بعد (حضرت مہدی علیہ السلام مع جماعت) نماز کے لئے حوض کے پاس تشریف لائے۔ بے شمار لوگ حضرتؑ کے پیچھے ہوگئے۔ اس دن ہم نے اور بعض صحابہؓ نے سمجھا کہ (حضرت مہدی علیہ السلام) کا قدِ مبارک تمام لوگوں سے بلند ہے۔ دائیں بائیں جانب کھڑا ہوکر بھی ہم نے دیکھا تو ہر ایک سے حضرتؑ کا سرِ مبارک بلند پایا۔

(285) علامتِ مہدیؑ آں بود که قدِ مبارک 1 بالائے از تمام خلق بود۔ چوں استاده شدے دستِ مبارک تازانو رسیدے۔

ترجمہ :- مہدی کی علامت یہ ہے کہ قدِ مبارک تمام خلق سے بلند ہو۔ اور جب وہ کھڑے ہوجائیں تو اُن کے ہاتھ زانو تک پہنچ جائیں۔

(286) نقل است 2 لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (سورۃ الصف۔2) حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ درمحل تا سه روز بیان نکردند که قال با حال باید۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ۝(سورۃ الصف۔2)(تم جو نہ کرتے ہو کہتے کیوں ہو؟)

1۔ قدِم مبارک (غ۔ب)2۔ روایت (286) نسخہ (ب۔ا) میں نہیں ہے۔

اس آیت پر حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ نے تین دن تک بیان نہیں فرمایا کہ قال با حال ہونا چاہیئے۔

(287) نقل است که در راہِ رہزناں قصدِ رہزنی کردند۔ چوں یاراں دیدند پرسیدند چه باید کرد فرمودند (حضرت میراں علیه السلام) مشغول با خدا باشید خود از اسپ فردد شدند و شمشیر و سپر بدست گرفته پیشِ یاراں رواں شدند۔ لشکرِ رہزناں مستعد بسیار بود۔ چوں نظرِ حضرتؑ براں افتاده بگریختند یاراں بسلامت پیشتر شدند۔ یک فقیر پس مانده بود اُو را راہزناں گرفته پرسیدند راست بگوایں لشکر ازاں کیست با چندیں فیلاں و اسپاں و باسلحۂ آہنی می گذشت۔ گفت که حضرت میراں علیه السلام است۔ بعدہٗ اُو را 1 رہا کردند ۔ چوں ایں خبر از حضرت میراں علیه السلام پرسیدند، باخشم و عتاب فرمودند که دنبال ذکر باشید دریں ہیچ بزرگی نیست بندگانِ خدائے را در طلبِ خدا شدند باید۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ چند رہزن راستہ میں رہزنی کا ارادہ رکھتے تھے۔ جب آپؑ کے صحابہؓ نے دیکھا تو (حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کرنا چاہیئے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہو۔ خود گھوڑے سے اتر گئے تلوار اور سپر ہاتھ میں لئے ہوئے صحابہؓ کے آگے آگے چلنے لگے۔ رہزنوں کا لشکر جو تیار تھا جب حضرت مہدی علیہ السلام کی نظر اس پر پڑی بھاگ گیا۔ صحابہؓ امن و عافیت سے آگے بڑھ گئے۔ دائرے کے ایک فقیر صاحب پیچھے رہ گئے تھے۔ رہزنوں نے اُن کو پکڑ کر دریافت کیا کہ سچ کہو یہ لشکر کس کا ہے۔ جو اتنے ہاتھیوں، گھوڑوں اور اسلحہ کے ساتھ گزرا ہے۔ انھوں نے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا ہے۔ اس کے بعد اُن کو رہزنوں نے چھوڑ دیا۔ جب اس بارے میں حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا گیا تو آپؑ نے خشم و عتاب سے فرمایا کہ ذکر میں مشغول رہو۔ اس میں کوئی بزرگی نہیں ہے۔ بندگانِ خدا کو صرف خدا کی طلب میں رہنا چاہیئے۔

1- روایت (286) نسخہ (ب۔ا) میں نہیں ہے۔ 2۔ رہا کردند کے بعد کا مضمون اس نسخہ میں نہیں ہے۔ (غ۔ب)(ا۔چ)

(288) روزے شراب خوار متکبر بدکار و مالدار باشوخی پیشِ حضرت میراں علیہ السلام آمد۔ بعضے یاراں مانع شدند قبول نکرد نزدِ حضرت آمدہ نبشست بقصد بیانِ آیتہا 1 درمنع وارد شد۔ اُو بازگشت یاراں التماس کردند کہ بآوند شراب آمدہ بود اگر بزبانِ مبارک ممنوع شدے توبہ کردے ۔ فرمودند مرا برائے تبلیغ فرستاد و برائے منع صریح نفرستادہ ہر کہ از شنیدن بیان کلام اللہ پند نخواہد گرفت بمنع صریح چہ سود۔ ایں سخن بگوش آں شراب خوار رسانید آں گفت اگر بزبانِ مبارک منع کنند توبہ کنم۔ باز ہمیں صورت پیشِ حضرت آمد و آوند شراب بکشاد چہ بیند کہ درد موشے ریزیدہ خلط شدہ است۔ نیز ممنوع نہ شد۔ کرءت دیگر بیامد بعدہٗ مستعد شدہ آوند شراب بشکست و منایع شد دراں ہم ممنوع نہ شد۔ یاراں گفتند کہ بزبانِ حال اُو را منع کنند۔ ہشیار باش آں مرد گفت اگر بزبانِ قال منع کنند باز خواہم ماند۔ سوم کرءت باذوقانوشید درشکم گرفت کہ جان کندن شروع گشت۔ پس بہماں حال پیشِ حضرت میراں علیہ السلام آمدہ گفت اے سید امیر مرا چندیں خوار چرا کردی ۔ فرمودند اے برادر! با حضرتِ بے نیاز چندیں سر کشی نباید کرد۔ پس آب پسخوردہ نوشانیدند بہ شد و توبہ نصوح کرد۔ تلقین شدہ صحبت اختیار کرد۔

ترجمہ :- ایک روز (بیانِ قرآن کی مجلس میں) ایک شراب خوار جو مغرور و بدکار و مالدار تھا شوخیانہ انداز میں حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا۔ بعض صحابہؓ نے اس کو روکا لیکن اس نے ایک نہ سنی حضرت کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ اور اس نے نیت یہ کر رکھی تھی کہ (حضرت سے اُن آیات کا) بیان سنے جن میں ممانعت وارد ہوئی ہے ۔ اور جب وہ واپس گیا تو صحابہؓ نے التماس کیا کہ شراب کے شیشہ کے ساتھ آیا ہوا تھا تو اگر زبانِ مبارک سے منع فرمادیتے تو وہ باز آجاتا ۔ آپؑ نے فرمایا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے لئے بھیجا ہے ۔ منع صریح (یعنی شخصی تخاطب سے منع کرنے) کے لئے نہیں بھیجا ہے جو شخص بیانِ کلام اللہ سنکر نصیحت حاصل نہیں کرتا ہے اس کے لئے منعِ صریح

1۔ اینہا (غ۔ب)(ا۔چ)(ب۔ا)

سے بھی کوئی فائدہ نہیں۔ یہ بات اس شراب خوار کے کانوں تک پہنچائی گئی تو اس نے کہا کہ اگر حضرت زبانِ مبارک سے منع کریں تو میں باز آجاؤنگا۔ اس کے بعد ایک اور مرتبہ اسی طرح حضرت کے پاس آیا۔ شراب کا شیشہ کھولا کیا دیکھتا ہے کہ اس میں گلا سڑا چوہا خلط ملط ہوگیا ہے۔ یہ دیکھکر بھی باز نہ آیا۔ اور ایک مرتبہ اِسی طرح آیا۔ شراب کا شیشہ کھولنے لگا شیشہ ٹوٹ کر شراب ضائع ہوگئی۔ اس وقت بھی باز نہ آیا۔ صحابہؓ نے اس سے کہا کہ حضرت زبانِ حال سے منع فرمارہے ہیں۔ ہشیار ہو جاؤ۔ اس شخص نے کہا کہ زبانِ قال سے منع کریں گے تو باز آجاؤں گا۔ اور ایک مرتبہ جو آیا تو چاشنیوں کے ساتھ شراب پی گیا۔ پیٹ میں درد اتنا شدید شروع ہوا کہ جان کندنی کی نوبت آ گئی۔ اسی حالت میں حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا۔ اے سیدؑ مجھ کوآپؑ نے اتنا رسوا کیوں کیا۔ آپؑ نے فرمایا اے بھائی! (اللہ تعالیٰ) کے بے نیاز دربار سے اتنی سرکشی نہ کرنی چاہیئے۔ آپؑ نے پسخوردہ کا پانی پلادیا۔ اچھا ہوگیا۔ اور توبہ خالص کی اور تلقین حاصل کر کے صحبت میں رہ گیا۔

(289) روزے 1 شوخے بلباس شیخی آمده گفت که سید را خبر کنید۔یاراں گفتند صبرکن خود بیرون خواہند آمد۔ ہمدریں میان بیرون آمدند۔ پس آں گفت در دنیا دیدنی نیست۔ فرمودند که وعدۂ دیدار بعد از ممات مومن را در بہشت ہست یا نه۔ گفت آرے۔ فرمودند ان اللہ جنة لا فیها حورو لا قصورولکن تجلی ربه ضاحکا۔ ایں حدیث است یا نه۔ گفت آرے حال اُو بدیدن روئے مبارک تغیر شد۔ ہیچ سخن گفتن نتوانست بازگشست۔

ترجمہ :- ایک روز ایک شوخ مزاج شخص مشائخانہ لباس میں آ کر کہنے لگا کہ سیدؑ کو معلوم کرو (کہ میں آیا ہوں) صحابہؓ

1- روایت (287) (288) (289) کا مضمون نسخہ (ب۔ا) میں خلط ملط اور مقدم مخر ہوگیا ہے۔

نے کہا صبر کرو (کچھ دیر میں) خود باہر تشریف لائیں گے ۔ اس اثناء میں حضرت باہر تشریف لائے ۔ اس نے کہا کہ دنیا میں (خدا کا) دیدار ممکن نہیں ہے ۔ آپؑ نے سوال فرمایا کہ مومن کے لئے مرنے کے بعد بہشت میں دیدار کا وعدہ ہے یا نہیں ؟ اس نے کہا ہاں ۔ پھر آپؑ نے سوال کیا کہ " ان اللہ جنۃ لا فیھا حورو لا قصورو لکن تجلی ربہ ضاحکا"۔ (بے شک اللہ کی ایک جنت ہے جس میں حور ہیں نہ محل لیکن رب کی تجلی ہوگی اس حال میں کہ وہ ہنس رہا ہے ۔) یہ حدیث ہے یا نہیں ؟ اس نے کہا ہاں ۔ (اس نوبت پر) حضرت کے چہرۂ انور کو دیکھتے ہی اس شخص کی حالت متغیر ہونے لگی ۔ کچھ کہہ نہ سکا واپس ہوگیا۔

(290) منقول 1 است کہ در راہِ کعبہ حضرت میراں علیہ السلام بر کشتی سوار بودند۔ وقتِ طوفان ، شیخ بیرون صبر نہ کردد گفتگو آغاز کرد۔ ہمدریں میان حضرت میراں علیہ السلام بیرون آمدند اُو را نیت بحثِ بینائی بود۔ حضرت میراں علیہ السلام ناپرسیدہ فرمودند رویت اللہ لھٰذہ العین واقعۃ و ہر دو انگشت بر ہر دو چشم نہادند کسے اُو را گفت در غیب بحث میکردی۔ اکنوں چرا نمی پرسی۔ آں شیخ باہیبت و عظمت گفت ، علماء گویند در دنیا دیدار جائز نیست۔ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ موتوا قبل ان تموتوا۔ حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہست یا نہ ؟ فرمودند وعدۂ دیدار بعد از مماتِ مومن در بہشت است یا نہ؟ گفت آرے ہست۔ فرمودند ان اللہ جنۃ لا فیھا حورو ولا قصورو لکن تجلی ربہ جاحکا۔ ایں حدیث مشہور است یا نہ ؟ گفت آرے ہست۔ شیخ بدید کہ روئے مبارکؐ چناں متغیر شد کہ ہیچ سخن گفتن نہ توانست باز گشست۔ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند مارا برائے دیدنِ یار آفریدہ اند ورنہ بچہ کار آفریدہ اند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ کعبہ کے راستے میں حضرت مہدی علیہ السلام جہاز پر سوار تھے ۔ جب طوفان ہوا تو ایک شیخ جو بیرونی حصہ میں تھا صبر نہ کرسکا کچھ کہنے لگا۔ اتنے میں حضرت مہدی علیہ السلام بھی بیرونی حصہ میں تشریف لائے ۔

1۔ روایت (290) ان نسخوں میں نہیں ہے ۔ (غ۔ب) (ا۔چ)

اس کا ارادہ بینائیِ خدا کے بارے میں بحث کرنے کا تھا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے بغیر کسی سوال کے از خود فرمایاکہ " رویة الله لهٰذه العين واقعة " اور اپنی دونوں انگلیاں دونوں آنکھوں پر رکھ لیں۔ کسی نے اس شیخ سے کہا (حضرتؑ) کے غیاب میں بحث کیا کرتے تھے اب سوال کیوں نہیں کرتے ؟ اس شخص نے حضرت کی عظمت کی وجہ ہیبت کے عالم میں سوال کیا کہ علماء کہتے ہیں کہ دنیا میں دیدار جائز نہیں ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا۔ "موتوا قبل ان تموتوا " (مرنے سے پہلے مرجاؤ) حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے یا نہیں ؟ اور فرمایا کہ بہشت میں دیدار کا وعدہ ہے یا نہیں ؟ کہا جی ہاں۔ فرمایا : ان الله جنة لا فيها حورو ولا قصورو لكن تجلى ربه جاحكا۔ (بے شک اللہ کی ایک جنت ہے جس میں حور ہیں نہ محل لیکن رب کی تجلی ہوگی اس حال میں کہ وہ ہنس رہا ہے۔) یہ حدیث مشہور ہے یا نہیں ؟ اس نے کہا جی ہاں ! شیخ نے دیکھا کہ حضرت کا روئے انور متغیر ہوگیا ہے کچھ کہہ نہ سکا واپس ہوگیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا: " ہم کو دیدارِ یار کے لئے ہی مبعوث کیا گیا ہے۔ ورنہ اور کیا کام ہے جس کے لئے بعثت کی ضرورت ہو۔

(291) نقل است که مقامے کودے جوانے گذاشته بدنبالِ حضرت میراں علیه السلام رواں شد۔ پدرش درخانه حاضر نبود۔ مادرش پدرش را نوشت 1 که چنیں معامله شده است اگر توزو دنیائی و پسر را نیاری من درخانه نخواہم ماند۔ پدرش فی الحال آمد سخنہائے ناشائیسته آغاز کرد که آں سید پسرانِ مردماں را جمع می کند دورولایتِ دیگر فروختن می خواہد۔ چنیں گفته درگروه آمد۔ حضرت میراں علیه السلام را در مجلس دعوت یافت دعوت شنید در عظمت مہابت دیوانه شد ۔ہمدریں میان کسے شرینی آورد فرمودند سویت کنید سویت کردند۔ حصۂ حضرت میراں علیه السلام بر زانوے نہادند۔ ہمدریں مجلس باز کسے شرینی آورد۔ نیز فرمودند که سویت کنید

1- نوشت که اگرتو پسر را نیاری (غ۔ب)(ا۔چ)

باز حصۂ خود بدست گرفتہ فرمودند کہ مومن را ذخیرہ نباید اول حصہ کہ برزانو بود بکس عطا دادند وایں حصہ برزانو نہادند۔ چونکہ آں مرد ایں معاملہ دید طاقت نیادرد اُو را جذبہ پدید آمد شد۔ بعد بر اسپ سوار شدند آں کودک از پدر بگریخت نزدیکِ میراں علیہ السلام آمد چونکہ نزدیکِ پسر آمد ،پسر دوم طرف میراں می رود۔ کرءت مرءت چنیں شد بعدہٗ پدرش گفت اے پسر چرا می گریزی سگ نیست کہ برائے گرفتن تو آمدہ بودم اکنون بدیدن روئے مبارک چناں شدہ ام۔ اما پیغام مادر توبتو رسائم کہ مادرتو گفتہ است کہ یکبار روئے توبہ بینم تا مرا آرام شود۔ گفت اکنوں پیغامِ من بما درمن برساں کہ درراہِ خدا ہجرت کرد۔ و صحبتِ امام آخرالزماں اختیار کرد۔ تو ہم دریں راہ بیا پس آں مرد بدست کس پیغامِ پسر گویایند۔ وخود نرفت و دنبالِ حضرت میراں علیہ السلام رواں شد۔

ترجمہ :۔ روایت ہے کہ ایک مقام پر ایک جوان لڑکا (اپنا گھر) چھوڑ کر حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ ساتھ چلا۔ اس کا باپ گھر میں نہ تھا۔ اس کی ماں نے اس کے باپ کو لکھوا بھیجا کہ یہاں یہ واقعہ پیش آیا ہے اگر تم جلد نہ آؤ میرا لڑکا مجھے نہ پہنچا دو تو میں گھر میں نہ رہوں گی۔ اس لڑکے کا باپ اسی وقت (گھر) آیا۔ اور نا شایستہ باتیں کہنے لگا۔ کہ وہ سید لوگوں کے بچوں کو جمع کر رہا ہے اور دوسرے ملک میں فروخت کر دینا چاہتا ہے (نعوذ باللہ) اس قسم کی بکواس کرتے ہوئے جماعت میں آیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو دعوت و تبلیغ کی مجلس میں پایا۔ بیانِ دعوت سننے لگا آپ کی عظمت اور رعب کے اثر سے فریفتہ ہوگیا۔ اس عرصہ میں کسی نے شیرینی پیش کی۔ آپؑ نے سویت کا حکم دیا۔ حضرت نے اپنا حصہ اپنے زانوئے مبارک پر رکھ لیا۔ اس مجلس میں ایک اور شخص نے شیرینی پیش کی اس دفعہ بھی آپؑ نے سویت کا حکم صادر فرمایا۔ اور اپنا یہ حصہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ " مومن را ذخیرہ نہ باید" (مومن کو ذخیرہ نہ کرنا چاہیئے) پہلا حصہ جو کہ زانوئے مبارک پر تھا کسی کو عطا فرمادیا اور یہ حصہ زانوئے مبارک پر

آپؑ نے رکھ لیا۔ جب اس شخص نے یہ معاملہ دیکھا برداشت نہ کرسکا۔ اس پر جذبہ طاری ہوگیا اور خود بھی ساتھ ہوگیا۔ جب آپؑ گھوڑے پر سوار ہوئے تو وہ لڑکا باپ سے بھاگتے ہوئے حضرت مہدی علیہ السلام کے نزدیک آ گیا۔ باپ لڑکے کے قریب آنے لگا تو لڑکا حضرت مہدی علیہ السلام کی دوسری جانب ہوگیا۔ بار بار ایسا ہی ہوتا رہا۔ آخر اس کے باپ نے کہا بیٹا (تو مجھ سے) کیوں بھاگ رہا ہے (میں تیرا باپ ہوں) کتا نہیں ہوں جو تجھے پکڑنے آرہا ہو۔ حضرت کے چہرۂ مبارک کو دیکھنے کے بعد اب میں جیسا کچھ ہوگیا ہوں ظاہر ہے۔ میں صرف تیری ماں کا پیغام تجھے پہنچا دیتا ہوں۔ تیری ماں نے کہا ہے کہ ایک بار تیری صورت دیکھ لینا چاہتی ہوں تاکہ تسکین ہو۔ لڑکے نے جواب دیا کہ اب آپ میرا پیغام میری ماں کو پہنچا دیجئے کہ (تمہارا بیٹا) خدا کی راہ میں ہجرت کرچکا ہے اور امامِ آخر الزمانؑ کی صحبت اختیار کرچکا ہے۔ تم بھی یہی راستہ اختیار کریں۔ اس شخص نے کسی کے ذریعہ لڑکے کا پیغام کہلا دیا۔ خود نہ گیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ ساتھ روانہ ہوگیا۔

(292) 1 منقول است که میاں یوسف سہیت در عہدِ حضرت میراں علیه السلام در تقویٰ اُو علم و مکاشفه و مقتدائے تمام مشہور بودند۔ بعد مشرف شدند به پابوسیِ میرانجیو علیه السلام درمیان اندک روز اُو را مکاشفه شد و الہام معلوم شد که این ذات مہدی ءِ آخرالزماں ہست۔ بعدہٗ بعلم ظاہری الہام خود را مقابله کرد۔ ہیچ فرق در ذات نیافت مگر آنکه درخاطر اُو مانده بود۔ چنانچه حضرت رسالت مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم مہرِ نبوت برپشت بود مہدی علیه السلام را نیز مہرِ ولایت باید و لیکن طاقت نبود برائے پرسیدن یک روز حضرت میراں علیه السلام دست میاں مذکور گرفته درحجره بردند و جامه را از پشتِ مبارک خود جدا کردند و فرمودند آنچه می طلبید به بینید۔ چوں میاں یوسف رضی الله عنہٗ مہرِ ولایت دیدند بوسه دادند و تصدیق باقرار کردند۔ بعد چند روز یاد

1۔ روایت (292) ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب) (ا۔چ)

آمد که یکے مجذوب درجذبه گفته بود که امروز امامِ آخرالزماں مہدی تولد شد۔ میاں یوسف سخنِ مجذوب شنیده تاریخ نبشته بودند۔ورق تفحص کرده پیشِ حضرت میراں علیه السلام ایں مذاکره گفت وعمرِ مبارک پرسیدند۔ حضرت میراں علیه السلام فرمودند بنده نمی داند و میاں ابوبکر رضی الله عنہٗ را پرسیدند۔ چوں از میاں ابوبکررضی الله عنہٗ تحقیق کردند تاریخ مقابله کردند یک روز تفاوت نه بود۔ شکر کردد گفت الحمد لله علی ھٰذه الحال۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت میاں یوسف سہیت رضی اللہ عنہٗ تقویٰ و علم و مکاشفہ کے لحاظ سے تمام شہر میں مشہور تھے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی پابوسی و صحبت سے مشرف ہونے کے بعد چند ہی دنوں میں ان پر مکاشفہ ہوا۔ جس میں ان کو معلوم ہوا کہ یہی ذات مہدی ءِ آخرالزماں ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے علمِ ظاہری سے اپنے اس الہام کا مقابلہ کیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات میں کوئی فرق نہ پایا۔ مگر ایک بات جو ان کے دل میں رہ گئی وہ یہ تھی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشتِ مبارک پر جس طرح مہرِنبوت تھی اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کے لئے بھی مہرِولایت ہونی چاہیئے لیکن پوچھنے کی مجال نہ تھی۔ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام میاں مذکور کا ہاتھ پکڑ کر حجرہ میں لے گئے اور اپنی پشتِ مبارک سے کپڑا ہٹاکر آپؑ نے فرمایا جو چاہتے ہو دیکھ لو۔ میاں یوسف رضی اللہ عنہٗ نے مہرِ مبارک دیکھکر بوسہ دیا۔ اور تصدیق باقرارکرلی۔ چند دن بعد یاد آیا کہ ایک مجذوب نے جذبہ کی حالت میں کہا تھاکہ آج امامِ آخرالزماں مہدی ءِ موعوٗدپیدا ہوئے ہیں۔" حضرت میاں یوسف رضی اللہ عنہٗ نے یہ سنتے ہی اسی وقت تاریخ لکھکر رکھ لی تھی۔ کاغذ تلاش کیا اور حضرت مہدی علیہ السلام سے اس کا تذکرہ کیا اور عمرِ مبارک دریافت فرمائی۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ نہیں جانتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ پوچھا اور ان سے تحقیق کرکے تاریخ کا مقابلہ کیا ایک دن کا بھی فرق نہ پایا۔ شکر ادا کرتے ہوئے (حضرت میاں

یوسف رضی اللہ عنہٗ نے) کہا۔ الحمدللہ علی ھٰذہ الحال۔

(293) روزے حضرت میراں علیہ السلام بیانِ قرآن میکردند یکے عالم حاضر بود۔گفت ایں در تفاسیر نیست ۔فرمودند در تفسیر باشد یا نہ باشد درقواعدِعلمِ عربی مناسب ہست یا نہ؟ گفت ہست فاما اگر در تفاسیر یافتہ شود اطمینان زیادہ گردد۔ فرمودند کہ درخانۂ شما کدام تفسیرہا است۔ گفت چندیں تفاسیر برنام آوردہ۔ حضرت میراں علیہ السلام یک تفسیر معین کردہ فرمود آں را بیارید 1به بینم اُو رفت و دید کہ آں معنی دراں تفاسیر نیست۔ باایں ہم آورد وآں محل کشیدہ پیشِ حضرت میراں علیہ السلام نہاد۔ در آں 2 ورق حاشیہ بود۔ حضرت میران علیہ السلام براں انگشت نہادہ فرمودند بہ بینی چہ نوشتہ اند دید کہ ہماں معنی کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند دیدہ حیران شدہ و سرِخود برپائے مبارک نہاد و تصدیق کرد و ہمراہ شد دراں مجلس بسیار کساں تصدیق کردند۔

ترجمہ :- ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام بیانِ قرآن فرمارہے تھے ایک عالم صاحب حاضر تھے ۔ انھوں نے کہا کہ یہ (تفسیر) کتب تفاسیر میں نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا کتبِ تفاسیر میں ہو یا نہ ہو قواعدِ علم عربی کے مناسب ہے یا نہیں؟ اس نے کہا ہاں ہے لیکن اگر تفاسیر میں پائی جائے تو زیادہ اطمینان ہوگا۔ آپؑ نے سوال فرمایا کہ تمہارے گھر میں کونسی کتبِ تفاسیر ہیں؟ انھوں نے چند کتابوں کے نام سنائے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک تفسیر مقرر کرکے فرمایا کہ وہ لالو میں دیکھوں گا۔ انھوں نے جاکر دیکھا کہ وہ معنی اس تفسیر میں نہیں ہیں۔ اس کے باوجود لاکر انھوں نے کتاب کا وہ مقام نکال کر حضرتؑ کے سامنے کتاب رکھدی۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس ورق

1۔ بیارید اُو گفت چند باردریں محل مطالعہ کردہ ام اما ایں معنی نیست وآں محل کشیدہ (غ۔ب)(ا۔چ) 2۔ دراں ورق جائے نبشتہ اند دیدہ ہماں معنی کہ فرمودند نبشتہ اند حیران شد۔ (غ۔ا)(ا۔چ)

کے حاشیہ پر انگلی رکھکر فرمایا کہ دیکھو کیا لکھا ہوا ہے۔ انھوں نے دیکھا کہ وہی معنی لکھے ہوئے ہیں جو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمائے تھے۔ یہ دیکھکر حیران ہوگئے۔ انھوں نے اپنا سر حضرتؑ کے قدموں پر ڈال دیا اور تصدیق کرلی۔ ساتھ ہوگئے۔ اس مجلس میں بہت لوگوں نے تصدیق کا شرف حاصل کیا۔

(294) نقل است[1] روزے در ولایت دارالحرب حضرت میراں علیہ السلام با دائرہ می رفتند۔ ثور عزیز بمانده شد۔ حضرت میراں علیہ السلام را خبر کردند که ایں دارالحرب است چه باید کرد۔ میرانجیو علیہ السلام توجه بحق تعالیٰ کردند۔ چوں چشم کشادند فرمودند میشود ذبح کند۔ اگر غلبه خواہند کرد کافراں معجزه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم است که مقہور شدند تا اطاعت کنند۔ باما سر کشی چنیں کردن نتوانند و ترا خاتمِ ولایتِ محمدیه گردانید۔ ترا ہم ایں کرامت داده ام و با تو ہم کافراں ایں دو کار۔ یکے خواہند کردد لیکن ترا باید چوں بیایند روئے خود بطرف لشکرِ ایشاں کنی۔ به بینی تا چه پیدا شود۔ بعدہٗ آں ثور را ذبح و التماس کردند که ایں در راہِ خدا گزار نیدیم فرمودند سویت کنید۔ چوں یاراں در سویت مشغول شدند۔ ناگاه کافرے افتاد شود شورو غوغا کرد۔ پیشِ باشاه خود رفت و بانگ کرد که دریں ملک کارے که گاہے نه شده است در عہد تومی شود۔ بادشاه کوچک بود مادرش لشکر نامزد کرد۔ وزیر دانا بود و گفت که شتابی مکنید اگر لشکر مسلماناں باقوت باشد ناگاه نے آگاه آوردن نتوانستند۔ اغلب از نادانان ایں کار شده است که من باندک سواران بردم اغلب ایں خبر دروغ است۔ تاچنانچه من گفتم ہمچنا نست آرنده را خبر پرسیدند۔ ایں مردماں چه شکل دارند گفت فقیرانند باز پرسید چه مقدار اند ہفتا دو ہشتاد کس باشند۔ وزیر گفت آنچه من میگویم حکایت ہمچنا نست که جماعتِ نادانان ہستند بارے آں وزیر آمد چه بیند که سویت کنند۔ گفت اے نادانان چه کار کردید۔ یاراں جواب دادند برفرموده سرلشکر ما ایں کار کردیم گفت سرلشکر شما می نمائید۔ بعدہٗ حضرت میراں علیہ السلام را خبر کردند و میرانجی علیہ السلام سوار شده آمدند۔ چوں وزیر روئے مبارک حضرت میراں علیہ السلام دید ہریک فی الحال از اسپ فردد

1۔ روایت (294) ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (غ۔ب)(ا۔چ)

آمدند و سر برپائے مبارک نہادند و گفتند که ملک شما است و ما ن وکر شما ہستیم حضرت میراں علیه السلام مرا ایشان را سوئے دینِ محمد صلی الله علیه وسلم دعوت کردند۔ چوں از دعوت فارغ شدند کافراں گفتند مشکل ما امروز حل شد۔ فرمودند چه مشکل ؟ گفت شبیده بودم پیشِ ازیں آغارِ اسلام پیش یک مسلمان دو کافراں می گریختند چونکه مسلمان ضعیف شدند پیشِ مسلمان یک کافر گریخته و ایں زماں خود یکساں شده اند مسلماناں و کافراں ۔ اکنوں معلوم شد آں مسلماناں پیشِ ہمچوں بوده باشند۔ حضرت میراں علیه السلام تبسم کردند و فرمودند ہمچنان است۔ بعدہٗ آں وزیر سر برپائے مبارک نہاده التماس کرد که چند روز روانه مشوید۔ فرمودند حق تعالیٰ ایں ملک را داده است۔ بغیر فرمانِ حق تعالیٰ ازیں ملک بیروں نخواہم شد۔ وزیر گفت ما نوکرِ شما ہستیم۔ ہر چه رضا باشد بکنید۔ وزیر بازگشت پیشِ مادر بادشاه گفت ایں چه بلا کرده بودی ملکِ خود بدست خود تلف کرده بودی آزاں مردانِ خدا پرستانند گاہے ایں چنیں مردماں ندیده ام آنچه حکایت پیشیناں شنیده بودیم که اندک مومنان ولایت کافراں گرفتند و تاراج کردند دراں جائے اسلام کردند و بتخانه شکستند و بعضے کافراں اطاعتِ مسلماناں کردند ۔وآنا نکه مسلمان نه شدند جزیۂ اسلامی قبول کردند۔ ایشاں آنا نند که با ایشاں قتال ممکن نیست۔ باید که دل ایشاں معمور کنند و خوشنود گردانند۔ و بعدہٗ مادرِآں بادشاه بسیر خدمتی فرستاد بلکه چند گوسفنداں ہم فرستاد۔ بعد ازاں چند روز فرمانِ حق تعالیٰ شد ازیں ولایت بیشتر استعداد روانه شدند کردند۔ وزیر باز آمد و التماس کرد اے خداوند دریں راه رہزنانند۔ ماہم مستعد شویم و ہمراه بیائم تا آنکه ازاں مقام بیشتر شوند تادزداں مزاحمت نه دہند۔فرمودند آں خدا که ایں جا قوت غلبه داده است ہمیشه ہمراه من است۔ ہمه جائے امان و غلبه دہنده ہمونست حاجت شما نیست ایں فرمودند و روانه شدند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ایک روز اپنی جماعت کے ساتھ ایک مملکت میں داخل ہوئے جو دارالحرب کے حکم میں تھی۔ ایک اہلِ دائرہ کا بیل بیمار ہوگیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا

کہ یہ دارالحرب ہے کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کی طرف توجہ کی (کچھ دیر بعد) چشمِ مبارک کھول کر فرمایا اس کو ذبح کرنے کا حکم ہورہا ہے۔ اگر کفار حملہ بھی کریں تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ وہ اتنا مقہور ہوں گے کہ اطاعت کریں گے۔ ہم سے سرکشی نہ کرسکیں گے۔ ہم نے تم کو ولایتِ محمدیہؐ کا خاتم بنایا ہے۔ تم کو بھی وہی معجزہ دیا ہے۔ کفار تمہارے ساتھ بھی ان دو کاموں میں سے ایک کام کریں گے۔ لیکن تمہیں چاہیے کہ جب وہ آئیں تو اپنا منھ ان کے لشکر کی طرف رکھیں پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اہلِ دائرہ نے اس بیل کو ذبح کردیا۔ اور حضرتؑ سے عرض کردیا کہ یہ ہم نے فی سبیل اللہ پیش کردیا ہے۔ حضرتؑ نے سویت کا حکم صادر فرمایا۔ جب صحابہؓ سویت میں مشغول ہوئے اتفاقاً ایک کافر ادھر سے گزرا شور مچایا۔ اپنے بادشاہ کے پاس پہنچکر فریاد کی کہ اس مملکت میں جو کام کبھی نہ ہوا تھا اب آپ کے زمانہ میں ہوا ہے۔ بادشاہ کمسن تھا اس کی ماں نے فوج کو حکم دے دیا۔ وزیر عقلمند تھا عرض کیا جلدی نہ کیجئے۔ اگر مسلمانوں کے ساتھ طاقتور لشکر بھی ہوتا تو اس طرح بے اطلاع نہ لاسکتے۔ غالباً ناواقف لوگوں سے یہ کام سرزد ہوا ہے۔ میں چند سواروں کے ساتھ جاکر تحقیق کرونگا۔ غالباً یہ خبر جھوٹی ہے۔ پھر مخبر سے پوچھنے لگا کہ ان لوگوں کی علامات کیا ہیں۔؟ اس نے کہا فقیراں ہیں۔ پوچھا کتنے ہیں ؟ کہا ستر (70) یا اسی (80) نفوس ہوں گے۔ وزیر نے کہا میں جو خیال کررہا ہوں یہ خبر ویسی ہی ہے کہ یہ ناواقف لوگوں کی جماعت ہے۔ وزیر اس مقام پر پہنچا دیکھا سویت ہورہی ہے۔ کہا اے! ناواقف لوگو۔ تم نے یہ کیا کام کیا۔ صحابہؓ نے جواب دیا ہم نے ہمارے سردار کے حکم سے کیا ہے۔ کہا تمہارے سردار سے ملاؤ۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں اطلاع دی گئی۔ حضرت سواری پر تشریف لائے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا چہرۂ انور دیکھتے ہی گھوڑوں سے اتر پڑے۔ اور قدموں پر سر رکھدیئے۔ اور کہنے لگے ملک آپ کا ہے۔ ہم آپ کے غلام ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے ان پر دینِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ فرمائی

جب بیانِ تبلیغ سے آپؑ فارغ ہوئے تو کافروں نے کہ آج ہماری مشکل حل ہوئی۔ فرمایا کونسی مشکل؟ عرض کیا ہم نے سنا تھا کہ آج سے پہلے آغازِ اسلام کے زمانہ میں ایک مسلمان کے مقابلہ میں دو کافر بھاگتے نظر آئے ہیں۔اور اس زمانہ میں اتنے کمزور ہوگئے ہیں کہ مسلمان و کافر ایک نظر آ رہے ہیں۔ اب معلوم ہوا کہ وہ اگلے مسلمان ایسے ہی تھے۔ (جیسے کہ آپ لوگ نظر آ رہے ہیں) حضرت مہدی علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا ہاں صحیح ہے۔اس کے بعد وزیر نے پیر پر سر رکھکر عرض کیا کہ چند روز یہیں تشریف رکھیئے۔ فرمایا۔ حق تعالیٰ نے یہ ملک ہمیں دے دیا ہے۔ اس کے حکم کے بغیر ہم یہاں سے نہ جائیں گے۔ وزیر نے عرض کیا ہم توآپؑ کے غلام ہیں۔ آپؑ جو چاہے کیجئے۔ وزیر واپس ہوا۔ بادشاہ کی والدہ سے کہا۔ آپ نے تو بلا نازل کرلی تھی۔ اپنے ہاتھوں اپنا ملک تباہ کرچکی تھیں۔ وہ لوگ خدا پرست ہیں۔ایسے لوگ تو کبھی دیکھنے میں نہیں آے۔ جیسا کہ اگلے لوگوں کے قصے ہم سنتے آئے ہیں کہ تھوڑے مومنین کافروں کے ملک پر غلبہ پا جاتے تھے۔ وہاں اسلام قائم کرتے اور بتخانے توڑ دیتے تھے۔ اور کفار اطاعت قبول کرتے تھے۔ جو مسلمان نہ ہوتے اُن سے جزیہ وصول کرتے تھے۔ یہ لوگ بھی کچھ ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ ان سے جنگ ممکن نہیں ہے۔ ان لوگوں کی دلداری کرنی چاہیئے اور اُن کو خوش کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد بادشاہ کی والدہ نے بہت سارے خدمتگار روانہ کئے بلکہ چند بکرے بھی بھجوائے۔ چند روز بعد اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا تو اس مملکت سے روانہ ہونے کی تیاری شروع کردی گئی۔ وزیر حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ اے خداوند اس راستہ میں ڈاکو ہیں۔ ہم بھی تیار ہوکر ساتھ چلتے ہیں تاکہ آپؑ اس خطرناک مقام سے گزر جائیں اور ڈاکو مزاحمت نہ کرنے پائیں۔آپؑ نے فرمایا جس خدا نے یہاں غلبہ عطا فرمایا ہے ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے اور ہر جگہ امن و غلبہ عطا فرمانے والا ہے۔ تمہاری ضرورت نہیں۔ یہ فرمایا اور روانہ ہوگئے۔

(294) روایت (294) کے بجائے نسخہ (غ۔ب) (ا۔چ) میں روایت ذیل مذکور ہے بلحاظ مضمون ہم اس کو بطور حاشیہ درج کررہے ہیں۔

نقلست چوں بسندھ رسیدند ستور را ند بوح کردہ گرفتند پیشِ بادشاہ فریاد کہ طائفہ گاؤ را ذبح کردد و گوشتِ او گرفتہ درون قلعہ آمدہ بجائے فرود آمدند۔ دلشاد وزیزے بود گفت رضا ندہ تا رفتہ بند کردہ بیارم۔ بعدہٗ بادشاہ گفت یک باریک آدمی باید فرستاد تا بگوید کہ ازیں ولایت پیشتر شوید۔ مردم معتبر ایں پیغام رسانید۔ فرمودند کہ مرا ازحق تعالیٰ فرمان شدہ است کہ ایں ملک ترا دادیم بغیر فرمان ازیں ملک بیروں نہ شوم اگر برتو غلبہ کنند چوں روئے توبہ بینید بگریزند۔ ایں معجزہ جد تست۔ ترا ایں کہ امت دادیم۔ اگر خاطر خوار شدن زودبیائید۔ چوں ایں حکایت آئیندہ پیشِ بادشاہ رسایند پس دلشاد قرارداد کہ بقالاں را عہد کنایند کہ دو کانہا بستہ دارند۔ و ایشاں را چیزے غلہ ندہند۔ تا بگرسنگی بمیرند۔ یا بردند و ہ سہ روز چنیں گزشت۔ یاراں بمیراں علیہ السلام خبر رسانیدند۔ فرمودند کہ فرمان می شود ملک شما را دادہ ام چیزے بستانید۔ یاراں دویدنددو کانہا بزورکشادند۔ و ہر چہ خواستند ستدند۔ خبربہ دلشاد رسید ببادشاہ رسانیدہ مشورت کرد۔ بطریق اخلاص ایشاں را در کشتی کردہ در آپ غرق کنیم۔ گویانیدند پس لبِ آب جائے خوب است۔ آمدہ بہ بیند فرمودند فرمان می شود جہاز بیارید جہاز آوردند و در کشتی نشستند چوں درمیان آب رسید خواستند کہ غرق کنند۔ ناگاہ در آب جوش شد فرمان رسید کریختم فرمودند کہ فرمان می شود کہ بمدریں مقام نزول کن و بایارانِ خود بگو کہ بعد از نمازِ عشاء بمہ نجپند ہر کہ شک آرد اُو مردود است۔ درآں مقام نزول کردند و بمہ یاراں بعد عشاء خفتندوآں مرد ہیبت زدہ ہمراہ بود کہ ہیچ یکے نمرد و ہمہ یاراں برائے نمازِ فجریکجا شدند۔ درتحیر شد۔ پیشِ حضرت میراں علیہ السلام تصدیق کرد و دنبالِ حضرت میراں علیہ السلام نگذاشت و تارکِ دنیا شد۔ (غ۔ب)(ا۔چ)

۔ چوں بسندھ رسیدند بشہرِ پارمیر ستوراند بوح کردہ گرفتند۔(ا۔چ)

---

(295) نقل است کہ سگے ہمراہ بود ہرجا کہ حضرت مہدی علیہ السلام منزل کردے اُو نیزآنجا بودے چوں رواں شدے اُو نیز شدے وپنج وقت بانگِ نماز گفتے 1بلکہ بعضے وقت بانگِ نماز

1۔ گفتے و برزانو مشغول بودے (غ۔ب)(ا۔چ)

موذن اُو بانگ گفتے و ہر روز آں سگ تا ربع روز برزانو نشستہ مشغول بودے یک محل 1برائے آز مودن طعام پیش اُو نہاد۔ میل ہم نہ کردے و در ذکر بودے اُو را سویت بود۔ یاراں پرسیدند کہ روزِ قیامت حال سگ چوں خواہد شد۔ فرمودند ایں سگ اصحابِ کہف خواہد 2 بود و فرمان می شود کہ اُو را در گروہِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و ایں را در گروہِ مہدی شمردہ خواہد شد۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ (حضرتؑ کے دائرہ میں) ایک کتا تھا۔ سفر میں ساتھ رہتا۔ آپؑ جہاں مقام کرتے وہ بھی ٹھہر جاتا آپؑ جب روانہ ہوتے وہ بھی ساتھ ہو جاتا تھا۔ اور پانچوں نمازوں کے وقت (اپنی زبانِ حال میں) بانگ دیتا تھا۔ بلکہ بعض وقت موذن کے ساتھ ساتھ اذاں دیتا تھا۔ اور ہر روز سوا پہر تک دو زانو بیٹھکر ذکر میں مشغول رہتا تھا۔ ایک وقت آزمائش کے طور پر (اس کے شغلِ ذکر کے وقت) اس کے سامنے کھانا رکھا گیا اس نے رغبت بھی نہ کی اور ذکر میں مشغول رہا۔ اس کے لئے سویت بھی مقرر تھی۔ صحابہؓ نے سوال کیا کہ قیامت کے دن اس کتے کا کیا حال رہے گا۔ آپؑ نے فرمایا یہ اصحابِ کہف کے کتے کے ساتھ رہے گا۔ اور فرمان ہوتا ہے کہ اس کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں اور اس کے مہدی کی جماعت میں شمار کیا جائے گا۔

(296) نقل است کہ کسے مبتلائے افیون بودے چوں پسخوردۂ حضرت میراں علیہ السلام خوردے حاجتِ افیون دیگر بار نیفتے۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ ایک شخص افیون کا عادی تھا۔ جب حضرت مہدی علیہ السلام کا پسخوردہ پیتا اُس کو کبھی افیون کی ضرورت پیش نہ آتی۔

1- بحدیکہ (ب۔ا) 2۔ خواہد بود کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (گ۔ب)(ا۔چ)

(297) 1 روزے یک شخص پیشِ حضرت میراں علیہ السلام عرض کرد مادر فلاں کودک آہ میگوید دست زدن برسینہ درخانۂ ایں مہدی باد کہ پسر مارا کشیدہ۔ تبسم کردہ فرمودند کہ مہدیاں تا قامِ قیامت باشند۔بہ بینم تا بر کدام کس آہ و دست زدنی بر سینہ می افتد۔

ترجمہ :- ایک دن ایک شخص نے حضرت میراں علیہ السلام کے سامنے عرض کیا کہ فلاں کی ماں آہ و بکا کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اس مہدیؑ کے گھر میں (ہمارے مثل) ماتم (سینہ پیٹنا) ہو کہ اس نے ہمارے بچہ کو کھینچ لیا ہے۔ آنحضرتؑ نے مسکرا کر فرمایا کہ مہدویاں قیامِ قیامت تک رہیں گے۔ ہم دیکھیں گے کہ کس کے حصہ میں آہ و واویلہ اور سینہ کوبی آتی ہے۔

(298) روایت (298) کے بجائے نسخہ (غ۔ب) (ا۔چ) میں روایت ذیل مذکور ہے۔چونکہ اس روایت کا مضمون خلط ملط پایا جارہا ہے اس لئے ہم نے اس کو بطورِ حاشیہ درج کردیا ہے۔

نقلست :- 1 بعد رحلت ہریکے اتفاق کردند ایں جوے را مدتے شدہ است از حق تعالیٰ می خواہد کہ لقمۂ پسخوردۂ حضرت مہدی علیہ السلام ایں را برسد۔ایں پسخوردہ می خواہد ۔فرمودند آنچہ خوردہ بودم پسخوردہ آں بیائید۔ حضرت میراں علیہ السلام ماہی خوردہ بودند۔استخواں ہائے آں آوردند و بدستِ مبارک خود دراں اند اختند۔ فرمودند کہ ہیچ اندیشہ مکنید حافظ خدا است ہر چند قصد غرق کردن می کردند نتوانستند باخیریت درخشکی فردد آمدند ۔ بعدہٗ رواں شدند بمقامے رسیدند و راہ پیش آمدہ دیدند یک راہ آب وارد و دیگر راہ بے آب۔ بطرف پیشتر شدند ۔یاراں گفتند دریں راہ آب نیست فرمودند کہ فرمان بدیں راہ رفتن است۔ بعد ساعتے غیر متعاد ابرے پدید آمد و بیارید کہ ہمہ منزل کفایت کند۔ در راہ می رفتند مردے دہشت خوردہ پیش آمدہ گفت کہ ایں راہ مروید پرسیدند چرا گفت دریں را امشب من با چندیں آدمیاں بمقامے نزول کردہ بودم باسباب بسیار مرا فراگ نبود۔ شب بیدار بودم و ہمہ یاراں خسپیدند ہریکے مردند مکرمن ماندہ ام اسباب ہما نجا گزاشتہ کہ نزدیک مقبرہ شریفہ مقام کند۔تاموت نیاید لیکن درخواب حضرت میراں علیہ السلام امر کردند کہ ازیں ولایت ہردید بریں ولایت قہر است بداں سبب ہریکے باز گشتند چنانچہ درخواب فرمودند ہمچناں عیاں شد۔(غ۔ب) (ا۔چ)

---

(299) نقلست حضرت میراں علیہ السلام وقتِ رحلت ایں دوآیت خواندند :- قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(سورۃ یوسف) 108 و دیگر " اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔ الخ "(سورۃ المآئدہ) 3 یکے مہاجر بآوازِ بلند گریہ کرد۔ فرمودند 1 برگریہ کنندگاں آنچہ خبر دادنی بود از حق تعالیٰ خبر دادم اکنوں کردن و ناکردن شما دانید۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے رحلت کے وقت اس آئیہ شریفہ پر بیان فرمایاکہ :-

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (سورۃ یوسف)108

(اے محمدؐ! کہو کہ یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بصیرۃ پر بلاتا ہوں اور وہ (مہدی) بھی بلائے گا جو میرا تابع ہے (سورۃ یوسف)108 دوسری آیت :- " اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔ الخ "(سورۃ المآئدہ)3 پر بھی بیان فرمایا۔

ایک مہاجر رضی اللہ عنہٗ بلند آواز سے رونے لگے ۔ آپؑ نے فرمایا رونے والوں کو جو کچھ معلوم کرنا تھا منجانب اللہ میں نے معلوم کردیا ہے ۔ اب اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا وہ تم جانیں ۔

(300) 2 منقول است کہ بعد از رحلت ہریکے اتفاق کردند ازیں جا بروید کہ دریں ولایت قہر شدنی است بداں سبب ہر یکے باز گشتند چنانچہ حضرت میراں علیہ السلام در خواب فرمودہ بودند ہمچناں شد عیاں۔

1۔ ہر کہ گریہ می کنی برخود گریہ کن (ب ۔ ا) 2۔ روایت (300) (301) ان نسخوں میں نہیں ہے ۔ (غ ۔ ب) (ا ۔ چ)

ترجمہ :- روایت ہے کہ (حضرت مہدی علیہ السلام کی) رحلت کے بعد تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس امر پر اتفاق کیاکہ یہاں سے روانہ ہوجانا چاہیئے۔ کیونکہ اس شہر میں قہر نازل ہونے والا ہے۔ اس لئے سب وہاں سے واپس ہوگئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے خواب میں جس (قہر) کی خبر دی تھی وہی ہوا۔

(301)منقول است که حضرت میراں علیه السلام به شبِ قدر بعد ادائے نمازِ عشاء باسنتِ موکده یک دوگانه گزاردند و خود امام شدند و تمام یاراں مقتدی بعد از سلام حضرت میراں علیه السلام این دعاء خواندند۔ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنَاً وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنَا وَاحْشُرْنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنَ بِفَضْلِکَ وَبِکَرَمِکَ وَبِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنْ۔بعدہٗ میاں سیدسلام اللہ التماس کردندکه میرانجیوؒ مایاں را فراموش کردند ایشاں ازیں دعاء بے نصیب شدند۔بعدہٗ بدیں طریق خواندند: اَللّٰهُمَّ اَحْیِیْنَا مِسْکِیْنَاً وَّ اَمِتْنَا مِسْکِیْنَاً وَاحْشُرْنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنْ و ایں دعاء نیز خواندند۔ اَللّٰهُمَّ صَغِرِ الدُّنْیَا بِأَعْیُنِنَا وَ عَظِّمْ جَلَالَکَ فِیْ قُلُوْبِنَا اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمرْضَاتِکَ وَثَبِّتْنَا عَلَی دِیْنِکَ وَ طَاعَتِکَ بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ وَبِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنْ۔ اَللّٰهُمَّ أَرِنَاالْحَقَّ حَقّاً وَارْزُقْنَااِتِّبَاعَهٗ وَأَرِنَاالْبَاطِلَ بَاطِلَ وَّ رْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنْ۔ و ایں دوگانه میاں سید خوند میر رضی الله عنه خود امامت کرده ہمیشه گزارده اند۔جہت متابعتِ حضرت مہدی صلی الله علیه و سلم و جمله مہاجران که بودند بدنبالِ میاں سید خوندمیر رضی الله عنه گزاردند۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے شبِ قدر میں سنتِ موکدہ کے ساتھ نمازِ عشاء ادا کرنے کے بعد ایک دوگانہ خود اپنی امامت میں ادا فرمایا۔تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اقتداء کی سلام کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ دعاء پڑھی۔ اَللّٰهُمَ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْناً وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْناً وَاحْشُرْنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنَ بِفَضْلِکَ وَبِکَرَمِکَ وَبِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنْ (اے اللہ تو مجھے مسکین جلا، مسکین حالت میں موت دے اور قیامت کے دن میرا حشر مسکینوں کے زمرہ میں فرما۔ اپنے فضل وکرم سے اے بہترین رحم فرمانے

والے ۔ اس وقت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ نے عرض کیاکہ میرانجیؒ آپ نے ہم کوفراموش فرمادیا ہم لوگ اس دعاء سے بے نصیب رہ گئے ۔ پھر حضرت نے اس طریقہ پر دعاء پڑھی: اَللّٰھُمَّ اَحْیِیْنَا مِسْکِیْنَاً وَّ اَمِتْنَا مِسْکِیْناً وَاحْشُرْنَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنْ (اے اللہ تو ہمیں مسکین جلا اور مسکین حالت میں موت دے اور قیامت کے دن ہمارا حشر مسکینوں میں فرما۔اورآپؑ نے یہ دعاء بھی پڑھی:۔ اَللّٰھُمَّ صَغِرِالدُّنْیَا بِأَعْیُنِنَا وَعَظِّمْ جَلَالَکَ فِیْ قُلُوْبِنَا اَللّٰھُمَّ وَ فِقْنَا لِمَرْضَاتِکَ وَ ثَبِّتْنَا عَلٰی دِیْنِکَ وَ طَاعَتِکَ بِفَضْلِکَ وَ کَرَمِکَ وَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنْ۔ اَللّٰھُمَّ أَرِنَاالْحَقَّ حَقّاً وَارْزُقْنَا أَتِّبَاعَہٗ وَأَرِنَاالْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّ ارْزُقْنَا أَجْتِنَابَہٗ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنْ۔ اے اللہ ہماری نظروں میں دنیا کو حقیر بنادے اور اپنے جلال کو ہمارے قلوب میں بڑھادے۔ اے اللہ تواپنی مرضی پر چلنے کی ہمیں توفیق عطا فرما۔ اوراپنے دین اوراپنی اطاعت پر ہمیں ثبت قدم رکھ۔ اے اللہ تو ہمیں حق کو حق کی حالت میں دکھا اور اس کی اتباع روزی کر اور ہمیں باطل کو بطلان کی حالت میں دکھا۔ اس سے ہم کو بچالے اپنی رحمت سے اے بہترین رحم فرمانے والے اور یہ دوگانہ حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے بھی حضرت مہدی علیہ السلام کی اتباع کے طور پر خود امام بن کر ہمیشہ ادا فرمایاہے ۔ اور تمام مہاجرین رضی اللہ عنہم بھی شریک رہتے ۔ آپؑ کی اقتداء میں اداکرتے تھے

(302) نقل است حضرت مہدی علیہ السلام درحقِ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ بن خداوند۔ہفت 1 بشارتہا فرمودند یکے دیدن وچشیدن دوم دریا نوش سوم مست ہشیار چہارم کشکِ ملامت پنجم" بل ھوکل فیہٖ" ششم گواہی چشمِ سربرویتِ حق تعالٰی " رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ الآیۃ۔

ترجمہ :- روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت بندگی میاں نظام بن خداوند رضی اللہ عنہٗ کے حق میں

1۔ ہفت نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔چ)

سات بشارتیں فرمائی ہیں ۔ ایک " دیدن وچشیدن" دوسری " دریا نوش "تیسری " مست ہشیار" چوتھی "کشکِ ملامت" پانچویں " بل ھو کل فیہٖ" چھٹی "گواہیِ رویتِ حق تعالٰی بچشمِ سر" ساتویں " رجال لاتلھیھم تجارۃ و لا بیعن ذکراللہ" الآیۃ ۔

تمت الکتاب بعون اللہ

املک الوھاب

ماہِ محرم 1369 ہجری

****